e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 65 Thursday , December 05 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۶۵) لکھنؤ، بروز جمعرات ۵-دسمبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۲/جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

سکھبیر بادل پر جان لیوا حملہ، حملہ آور گرفتار

امرتسر: شرومنی اکالی دل کے سابق صدر اور پنجاب کے سابق نائب وزیر اعلیٰ سکھبیر سنگھ بادل پر ایک معمر علیحدگی پسند نارائن سنگھ چورا نے بدھ کی صبح امرتسر کے گولڈن ٹمپل میں گولی چلائی تاہم گولی چلانے سے قبل ہی اس کی نیت کو بھانپ لیا گیا تھا۔ چنانچہ بادل کے محافظوں نے اسے دبوچ لیا۔ گولی ہوا میں چلی اور ایک دیوار کے ساتھ ٹکرا گئی۔ سکھبیر سنگھ بادل سکھ روایات کے تحت اپنے گناہوں کی تلافی کیلئے بطور سزا گولڈن ٹمپل کے دروازے پر ایک محافظ کی ڈیوٹی انجام دے رہے تھے۔ وہ وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پولیس نے ملزم نارائن سنگھ چیرا کو گرفتار کرلیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق 68 سالہ حملہ آور نارائن سنگھ چورا کی پنجاب میں عسکریت پسندی اور خالصتانی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی ایک طویل تاریخ ہے۔ وہ ماضی میں ببر خالصہ انٹرنیشنل جیسی ممنوعہ تنظیموں کے ساتھ وابستہ رہے ہیں اور ان کے خلاف کم و بیش ایک درجن مقدمات درج ہیں۔

سپریم کورٹ نے مہاراشٹر حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا

نئی دہلی، (یو این آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو مہاراشٹر حکومت کو 2016 کے سورج گڑھ آتشزنی کیس سے متعلق وکیل اور کارکن سریندر گاڈلنگ کی ضمانت کی عرضی پر روک لگانے کے لئے تنقید کی۔ خیال رہے ریاستی حکومت نے کچھ دستاویزات کے زیر التوا جمع کرانے کا حوالہ دیتے ہوئے التوا کی درخواست کی ہے۔ جسٹس ایم ایم سندریش اور اروند کمار کی ڈویژن بنچ نے کیس کی فوری سماعت پر اصرار کرتے ہوئے کہا "یہ کوئی عام کیس نہیں ہے۔ ہمیں یہ سننا ہوگا۔ بنچ نے ریاستی حکومت کو اضافی دستاویزات داخل کرنے کے لیے دو ہفتے کا وقت دیا ہے۔ واضح رہے کہ جنوری 2023 میں بمبئی ہائی کورٹ کی ناگپور بنچ کی طرف سے ضمانت کی درخواست مسترد ہونے کے بعد گاڈلنگ نے عدالت عظمیٰ سے رجوع کیا ہے۔ یہ عرضی دسمبر 2016 کے اس واقعے سے متعلق ہے جس میں مہاراشٹر کے گڑھ چرولی میں سورج گڑھ کانوں سے لوہے کو لے جانے والی 39 گاڑیوں کو مبینہ طور پر ماؤنوازوں نے آگ لگا دی تھی۔ گڑھ چرولی پولیس نے تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی متعدد دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی ہے۔

پولیس نے روکا، راہل اور پرینکا سنبھل نہیں جاسکے

سنبھل جانا میرا حق ہے، روکنا آئین کے خلاف: راہل گاندھی، اپوزیشن لیڈر کو اتر پردیش کی سرحد پر روکے جانے کے خلاف حزب اختلاف کا لوک سبھا سے واک آؤٹ

نئی دہلی: کانگریس رکن پارلیمنٹ و لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کا تشدد زدہ سنبھل کا دورہ منسوخ ہوگیا۔ راہل گاندھی سنبھل جانے کے لئے اپنی بہن و کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی کے علاوہ دیگر کانگریس لیڈروں کے ساتھ غازی پور بارڈر پہنچے۔ لیکن راہل گاندھی کو یوپی میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے یوپی پولیس نے پورا دم خم لگا دیا۔ راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی واڈرا کو دہلی میرٹھ ایکسپریس وے پر غازی پور بارڈر پر پولیس نے روک دیا ہے۔ یہی نہیں پولیس نے دہلی سے یوپی میں داخل ہونے والے تمام راستوں پر بیریکیڈنگ کردی تھی۔ پولیس اور راہل کے درمیان طویل بحث ہوئی، مگر پولیس نے انہیں آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ راہل گاندھی نے اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "ہم سنبھل جا کر حالات کا جائزہ لینا چاہتے ہیں، مگر پولیس ہمیں روک رہی ہے۔ یہ میرا آئینی حق ہے کہ میں عوام کے درمیان جاسکوں، مگر مجھے روکا جارہا ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "میں اکیلا جانے کو تیار تھا اور پولیس کی رہنمائی میں بھی جانے پر راضی تھا، مگر پولیس نے اجازت دینے سے انکار کردیا۔ اب وہ کہہ رہے ہیں کہ چند دنوں بعد ہمیں جانے دیں گے، جو میرے آئینی حقوق کے خلاف ہے۔" راہل گاندھی نے آئین ہاتھ میں اٹھا کر کہا، "یہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔ ہم متاثرین سے ملاقات اور زمینی صورتحال دیکھنا چاہتے ہیں، مگر ہمیں روکا جارہا ہے۔ یہ نیا ہندوستان ہے جہاں آئین کو کمزور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، لیکن ہم لڑائی جاری رکھیں گے۔"

کانگریس کی رہنما پرینکا گاندھی واڈرا نے بھی پولیس کے رویے پر ناراضگی ظاہر کی۔ انہوں نے کہا، "راہل گاندھی کا سنبھل جانا ان کا آئینی حق ہے اور انہیں متاثرین کے ساتھ ملاقات کی اجازت دی جانی چاہیے۔" راہل گاندھی بدھ کی صبح پارٹی رہنماؤں کے ہمراہ سنبھل جانے کے لیے روانہ ہوئے تھے، مگر غازی پور بارڈر پر پولیس نے انہیں روک دیا۔ اس وقت سنبھل میں دفعہ 163 نافذ ہے، جس کے تحت وہاں جانے پر پابندی ہے۔ دریں اثنا، سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے سنبھل تشدد پر سخت غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "انتظامیہ نے بی جے پی کے اشارے پر اس واقعہ کو انجام دیا ہے۔ کسی بھی پارٹی کے رہنما کو وہاں جانے نہیں دیا جارہا ہے۔ وہ کیا چھپانا چاہتے ہیں؟ انتظامیہ کی زبان دیکھیے۔ کیا جمہوریت میں افسروں کو اس طرح کے سلوک اور زبان کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ پتہ نہیں وہ 10 تاریخ تک کیا کیا چھپائیں گے اور کیا دباؤ بنائیں گے۔" وہیں سماج وادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے سنبھل کے واقعہ پر کہا کہ کہیں نہ کہیں انتظامیہ معاملے کو دبانے کی کوشش کررہی ہے۔ اس لیے اب تک حالات معمول پر نہیں آپائے ہیں۔ انہیں پتہ ہے کہ اگر کوئی نمائندہ وفد جاکر لوگوں سے ملے گا تو حقیقت سامنے آجائے گی۔ وہ چاہتے ہیں کہ جتنی تاخیر ہوگی، بی جے پی کے لیے اتنا ہی اچھا ہوگا۔

سنبھل جانے کی اجازت نہ دے کر حکومت کیا چھپانا چاہتی ہے: اکھلیش

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) صدر اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت کسی بھی پارٹی کے لیڈر کو سنبھل نہیں جانے دے رہی ہے۔ آخر حکومت کیا چھپانا چاہ رہی ہے۔ یادو نے بدھ کو جاری بیان میں کہا کہ سنبھل جانے پر پابندی لگانا سرکاری مینجمنٹ کی ناکامی ہے۔ سنبھل میں سماجی ہم آہنگی کا ماحول بگڑا تو اس کے لئے بی جے پی حکومت اپنی ذمہ داری سے کیسے منہ چرا سکتی ہے۔ شواہد، حقائق ماحول کو دیکھنے پر سب کو نظر آئے گا کہ یہ تشدد منظم تھا اور سارا واقعہ سازش کے تحت ہوا ہے۔ بی جے پی کا جھوٹ کب تک سچ پر پردہ ڈالے گا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے اتر پردیش میں ضمنی الیکشن میں عوام کو ووٹ نہیں ڈالنے دیا۔ یوپی کا ضمنی الیکشن پہلے 13 نومبر کو ہونا تھا جب بی جے پی کو جانکاری ہوگئی کہ بہت سارے لوگ تیوہاروں میں اپنے گاؤں آئے تھے اور وہ ووٹ ڈال کر واپس جائیں گے تو بی جے پی نے ضمنی الیکشن کی تاریخ بدل کر 20 نومبر کرادی۔

سنبھل تشدد: الہ آباد ہائی کورٹ سے ایس آئی ٹی جانچ کا مطالبہ کرنے والی عرضی مسترد

جانچ میں ریاستی حکومت اور انتظامیہ کے کردار کی تحقیقات کا مطالبہ بھی کیا گیا تھا

پریاگ راج: الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک ریٹائرڈ ہائی کورٹ جج کی نگرانی میں ایس آئی ٹی کے ذریعہ سنبھل میں تشدد، آتش زنی اور فائرنگ کی تحقیقات کا مطالبہ کرنے والی پی آئی ایل کو مسترد کردیا ہے۔ یہ حکم جسٹس اشونی کمار مشرا اور جسٹس گوتم چودھری کی ڈویژن بنچ نے عرضی واپس لینے کی بنیاد پر دیا۔ بدھ کو سماعت کے دوران ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل منیش گوئل نے عدالت کو مطلع کیا کہ حکومت نے کیس کی تحقیقات کے لیے ہائی کورٹ کے جج پر مشتمل عدالتی کمیشن تشکیل دینے کا حکم دیا ہے۔ اس کے بعد درخواست گزار کی جانب سے پولیس کے لیے رہنما خطوط بنانے کے مطالبے پر زور دیا گیا۔ اس پر عدالت نے کہا کہ کمیشن تحقیقات کر رہا ہے۔ اگر درخواست گزار چاہے تو مناسب فورم پر اپنے خیالات پیش کرسکتا ہے۔ جس پر درخواست گزار کے وکیل نے درخواست واپس لینے کی استدعا کی جسے عدالت نے منظور کرتے ہوئے درخواست خارج کردی۔ سماعت کے دوران سی بی آئی کے سینئر وکیل گیان پرکاش اور ایڈوکیٹ سنجے یادو بھی موجود تھے۔

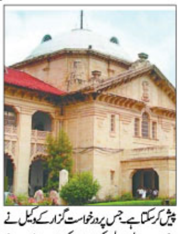

وارانسی کے سماجی کارکن اور صحافی ڈاکٹر آنند پرکاش تیواری نے کمشنر مرادآباد، ڈی ایم، ایس پی سنبھل، ایس ڈی ایم چندوسی، سی او سنبھل اور ایڈوکیٹ کمشنر ٹیم کے ارکان کے کردار کی تحقیقات کے لیے ہائی کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کی قیادت میں ایک ایس آئی ٹی تشکیل دی تھی۔ اور رپورٹ پیش کرنے کے احکامات جاری کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ سنبھل واقعہ میں ریاستی حکومت اور انتظامیہ کے رول کی جانچ ایک آزاد تحقیقاتی ایجنسی سے کرانے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ 19 نومبر کو 8 لوگوں نے سول جج سینئر ڈویژن سنبھل کی عدالت میں دیوانی مقدمہ دائر کرتے ہوئے کہا کہ مندر کو گرا کر جامع مسجد بنائی گئی تھی۔ اس حوالے سے سروے کرایا جائے۔

سنبھل میں اب بلڈوزر کارروائی، انتظامیہ نے 12 دکانیں مسمار کیں

سنبھل: یوپی کے سنبھل ضلع میں تشدد کے بعد جہاں پولس انتظامیہ کی جانچ تیز ہوگئی ہے وہیں اب چندوسی میں بلڈوزر کارروائی کی گئی ہے۔ انتظامیہ نے چندوسی کی تمام مبینہ غیر قانونی دکانوں کو بلڈوزر سے مسمار کردیا۔ غور طلب ہے کہ سنبھل میں 24 نومبر کو ہوئے تشدد کے بعد یہاں کے حالات آہستہ آہستہ معمول پر آرہے ہیں۔ لیکن، منگل کو شاہی جامع مسجد کے پیچھے تشدد زدہ راستے پر سرچ آپریشن کے دوران پولیس نے پاکستان اور امریکا سے کارتوس برآمد کرنے کا دعویٰ کیا۔ تب سے پولیس انتظامیہ الرٹ ہوگئی۔ بدھ کو انتظامیہ نے دوبارہ سرچ آپریشن شروع کیا۔ دوسری طرف سنبھل تشدد کی وجہ سے چندوسی ضلع میں بلڈوزر کارروائی پھر زور پکڑ گئی ہے۔ چندوسی کوتوالی کے علاقے میں مبینہ غیر قانونی دکانوں پر بلڈوزر کارروائی کی جارہی ہے۔ ایک درجن کے قریب دکانوں کو بلڈوزر لگا کر مسمار کردیا گیا ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ حال ہی میں یوپی حکومت میں ثانوی تعلیم کی وزیر مملکت اور چندوسی سے بی جے پی ایم ایل اے گلاب دیوی نے بھی اپنے والد کی دکان کو ہتھوڑے سے گرا دیا تھا جو تجاوزات سے متاثر ہوئی تھی۔ چندوسی میں انتظامیہ ایک ماہ سے زائد عرصے سے بلڈوزر کارروائی کررہی ہے۔ دریں اثناء شاہی جامع مسجد کے سروے تشدد کے باعث بلڈوزر آپریشن روک دیا گیا۔ لیکن، اب پھر سے بلڈوزر کی کارروائی شروع ہوگئی ہے۔

یوپی کے 'غنڈہ ایکٹ' پر سپریم کورٹ ناراض

حکومت کو نوٹس جاری کرکے جواب طلب، عدالت عظمیٰ نے گینگسٹر ایکٹ کو 'بہت سخت' قرار دیا

نئی دہلی۔ اتر پردیش کے غنڈہ ایکٹ سے متعلق سپریم کورٹ نے آج تلخ تبصرہ کرتے ہوئے اسے 'بہت سخت' قرار دیا ہے۔ جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس کے وی وشوناتھن کی بنچ نے 4 دسمبر کو ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے یہ بیان دیا۔ سپریم کورٹ نے اتر پردیش حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے اتر پردیش گینگسٹرس اینڈ اینٹی سوشل ایکٹیویٹیز (روک تھام) ایکٹ پر جواب طلب کیا ہے۔ بنچ نے واضح لفظوں میں کہا کہ اتر پردیش کا غنڈہ اور غیر سماجی سرگرمی روک تھام ایکٹ بہت سخت ہے۔ دراصل الہ آباد ہائی کورٹ نے مئی 2023 میں غنڈہ ایکٹ کے تحت زیر التوا کارروائی روکنے کا مطالبہ کرنے والی ایک عرضی کو خارج کرنے کا فیصلہ سنایا تھا۔ اس فیصلے کو عرضی دہندہ نے سپریم کورٹ میں چیلنج پیش کیا۔ اب عدالت عظمیٰ نے عرضی پر سماعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس عرضی پر سپریم کورٹ نے گزشتہ سال نومبر ماہ میں یوپی حکومت سے جواب طلب کیا تھا۔ ساتھ ہی اس نے عرضی دہندہ کے خلاف گینگسٹر ایکٹ کے تحت کسی کارروائی پر بھی روک لگادی تھی۔

اس معاملے میں سماعت کے دوران سینئر ایڈووکیٹ گورو اگروال اور ایڈووکیٹ تنوی دوبے کے ذریعہ عرضی دہندہ نے دلیل پیش کی کہ یوپی گینگسٹر ایکٹ کے تحت ان کے خلاف درج ایف آئی آر بے بنیاد ہے۔ عرضی دہندہ کا کہنا ہے کہ یہ ایف آئی آر گزشتہ ایف آئی آر سے پیدا ہوئی ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ یہ ایف آئی آر درج کرنا قانونی طریقہ کار کا غلط استعمال ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی دلیل دی گئی ہے کہ عرضی دہندہ کے خلاف گینگسٹر ایکٹ لگانا جانبدارانہ اور پولیس و عدالتی مشینری کا غلط استعمال ہے۔ بدھ کے روز عرضی دہندہ کے وکیل نے اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ عرضی دہندہ کے خلاف پہلے 1986 ایکٹ کی دفعات میں غیر قانونی کانکنی کا معاملہ درج کیا گیا۔ ایک ہی الزام میں دو مرتبہ معاملہ درج ہوا۔ یہ سننے کے بعد بنچ نے غنڈہ ایکٹ کی تنقید کی اور کہا کہ اس پر غور کیے جانے کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی بنچ نے یہ بھی کہا کہ اس قانون کے کچھ التزامات کے آئینی جواز کو چیلنج کرنے والی ایک عرضی پر بھی عدالت سماعت کرے گی۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ "اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے عدالت نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ایکٹ کی بعض دفعات کے آئینی جواز کو چیلنج کرنے والی ایک علیحدہ درخواست پر فیصلہ زیر التوا ہے۔" 29 نومبر کو عدالت عظمیٰ نے ایکٹ کی مخصوص دفعات کے آئینی جواز پر سوال اٹھانے والی ایک علیحدہ درخواست کی سماعت کے لیے رضامندی ظاہر کی تھی۔

مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ کے طور پر فڑنویس کی حلف برداری آج

ایکناتھ شندے مہاوتی حکومت میں نائب وزیر اعلیٰ بنیں گے

ممبئی۔ (یو این آئی) مہاراشٹر حکومت کی باگ ڈور ایک بار پھر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے لیڈر اور سابق وزیر اعلیٰ دیویندر سریتا گنگادھر راؤ فڑنویس کو سونپنے کی تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں۔ حلف برداری کی تقریب یہاں کے تاریخی آزاد میدان میں ہوگی۔ ریاست کے گورنر سی پی رادھا کرشنن جمعرات کی شام مسٹر فڑنویس کو وزیر اعلیٰ کے عہدے کا حلف دلائیں گے۔ یہ مسٹر فڑنویس کی وزیر اعلیٰ کے عہدے کے لیے تیسری حلف برداری ہوگی، لیکن یہ حقیقی معنوں میں مکمل اکثریت کے ساتھ ان کی دوسری حکومت ہوگی۔ وہ پہلی بار 2014-19 تک وزیر اعلیٰ رہے۔ 2019 کے اسمبلی انتخابات کے بعد اس وقت کے گورنر بھگت سنگھ کوشیاری نے جلد بازی میں انہیں وزیر اعلیٰ کا حلف دلایا لیکن اراکین اسمبلی کی جانب سے خاطر خواہ حمایت نہ ملنے کی وجہ سے انہیں استعفیٰ دینا پڑا۔ مسٹر فڑنویس نے بدھ کو مہاراشٹر بی جے پی قانون ساز پارٹی کا لیڈر منتخب ہونے کے بعد، مہایوتی اتحاد کی اتحادی جماعتوں کے رہنماؤں کے ساتھ، یہاں راج بھون میں گورنر کو حمایت کا ایک خط دیا اور نئی حکومت بنانے کا دعویٰ پیش کیا۔ مسٹر فڑنویس کے ساتھ گورنر سے ملاقات کرنے گئے لیڈران میں شیوسینا لیڈر اور سابق سبکدوش ہونے والے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے، مہاوتی اتحاد کے تیسرے بڑے پارٹنر اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) لیڈر اجیت پوار، مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارامن اور گجرات کے سابق وزیر اعلیٰ وجے روپانی بھی شامل تھے۔ قبل ازیں، مسٹر فڑنویس کو بی جے پی کی مرکزی مبصرین محترمہ سیتارمن اور مسٹر روپانی کی نگرانی میں پارٹی لیجسلیچر پارٹی کی میٹنگ میں متفقہ طور پر لیڈر منتخب کیا گیا۔ اس کے بعد مہاوتی اتحاد کے ارکان اور لیڈروں کی ایک الگ میٹنگ ہوئی اور وہاں سے اتحاد کے سینئر لیڈر مسٹر فڑنویس کے ساتھ نئی حکومت کی تشکیل کا دعویٰ کرنے راج بھون پہنچے۔ مسٹر فڑنویس نے گورنر کو حلیف پارٹی قائدین کی طرف سے حمایت کے خطوط سونپے۔ مسٹر رادھا کرشنن نے مسٹر فڑنویس کو جمعرات کی شام 5 بجے حلف لینے کے لئے مدعو کیا ہے۔ حلف برداری کی تقریب ممبئی کے تاریخی آزاد میدان میں ہوگی۔ تقریب میں وزیر اعظم نریندر مودی بھی موجود ہوں گے۔ اس موقع پر وزرائے اعلیٰ اور قومی جمہوری اتحاد کی حکومت کے سینئر قائدین کی بھی شرکت کا امکان ہے۔ گورنر سے ملاقات کے بعد مسٹر فڑنویس نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ مہاوتی نے حکومت بنانے کا دعویٰ پیش کیا ہے۔ انہوں نے شیوسینا لیڈر شندے کا شکریہ ادا کیا اور کہا، "انہوں نے وزیر اعلیٰ کے عہدے کے لیے میرے نام کی حمایت کی ہے۔ این سی پی لیڈر اجیت پوار نے بھی میرے نام کی سفارش کی۔ حلف برداری کی تقریب کل شام 5.30 بجے آزاد میدان میں ہوگی۔ سی ایم، ڈپٹی سی ایم (وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ) کے معاملے پر، انہوں نے کہا، یہ صرف تکنیکی معاملات ہیں۔ ہم نے پچھلے ڈھائی سالوں میں ایک ساتھ کام کیا ہے۔ مستقبل میں بھی ہم سب مل کر ایک اچھی حکومت دینے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مہاوتی حکومت عوام سے کئے گئے وعدوں اور ریاست کو نئی بلندیوں پر لے جانے کے اپنے عزم کو پورا کرے گی۔ انہوں نے پارٹی کی دوبارہ قیادت کرنے کا موقع ملنے پر وزیر اعظم، قومی صدر جے پی نڈا اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کا شکریہ ادا کیا۔

مہاراشٹر اور ہریانہ میں بی جے پی کو سازش کے ذریعے ملی فتح! کجریوال کا دعویٰ

نئی دہلی: دہلی اسمبلی انتخابات 2025 قریب ہیں اور اس سے پہلے سیاسی گرمیوں میں تیزی آچکی ہے۔ عام آدمی پارٹی کے سربراہ اروند کجریوال نے بی جے پی پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ عوام کے ووٹ کاٹنے کی کوشش کررہی ہے۔ کجریوال نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ بی جے پی نے ہزاروں ووٹروں کے ووٹ کاٹنے کے لیے درخواستیں دائر کی ہیں اور جلد اس پر ایک بڑا انکشاف کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ کجریوال نے مزید کہا کہ آیا مہاراشٹر اور ہریانہ میں بی جے پی نے بھی اسی طرح کی سازش کے ذریعے انتخابات جیتے ہیں۔ انہوں نے بی جے پی کو متنبہ کیا کہ دہلی میں ان کا منصوبہ کامیاب نہیں ہوگا۔ ان کے مطابق بی جے پی نے انتخابات میں دھاندلی کی کوشش کی ہے تاکہ عوام کے ووٹ کاٹ کر اپنی کامیابی کو یقینی بنایا جاسکے۔ مہاراشٹر اور ہریانہ میں حالیہ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی غیر متوقع کامیابی نے سیاسی حلقوں میں ہلچل مچادی ہے۔ جہاں ہریانہ میں کانگریس کے حق میں ماحول کے باوجود بی جے پی نے اپنی کامیابی حاصل کی۔

اجمیر شریف درگاہ سروے

سابق افسران کی وزیر اعظم سے 'نظریاتی حملہ' روکنے کی درخواست

سابق افسران نے وزیر اعظم نریندر مودی کو خط ارسال کرتے ہوئے سروے پر مداخلت کی درخواست کی۔ اسے ہندوستان کے تہذیبی ورثے پر 'نظریاتی حملہ' قرار دیتے ہوئے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا گیا

نئی دہلی۔ اجمیر کی معروف درگاہ خواجہ معین الدین چشتی کے سروے کے عدالتی حکم کے بعد سابق بیوروکریٹس اور سفارت کاروں کے ایک گروپ نے وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر اس فیصلے کو ہندوستان کے تہذیبی ورثے پر ایک 'نظریاتی حملہ' قرار دیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم سے اس 'غیر قانونی اور نقصان دہ' کارروائی کو روکنے کے لیے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ خط میں سابق دہلی لیفٹیننٹ گورنر نجیب جنگ، سابق چیف الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی، سابق وائس چیف آف آرمی اسٹاف لیفٹیننٹ جنرل ضمیر الدین شاہ اور آر بی آئی کے سابق ڈپٹی گورنر روی ویرا گپتا سمیت دیگر اہم شخصیات کے نام شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے خود سالانہ عرس کے موقع پر درگاہ کو چادر پیش کی ہے، جو امن اور ہم آہنگی کا پیغام ہے۔ سابق افسران نے خط میں کہا، "یہ تصور نا قابل فہم ہے کہ 12 ویں صدی کے صوفی خواجہ معین الدین چشتی، جو رواداری اور ہم آہنگی کے علمبردار تھے، کسی مندر کو نقصان پہنچا سکتے تھے۔" خط میں مزید کہا گیا کہ گزشتہ دہائی کے دوران مذہبی تعلقات خصوصاً ہندو اور مسلم برادریوں کے درمیان کشیدگی بڑھی ہے، جس نے اقلیتوں کو بے چینی اور عدم تحفظ میں مبتلا کردیا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ گزشتہ سالوں میں گائے کے گوشت کے الزام پر مسلمانوں کو ہراساں کرنا، لنچنگ کے واقعات اور اسلام مخالف تقاریر جیسے واقعات سامنے آئے ہیں۔ حالیہ دنوں میں مسلم کاروباروں کے بائیکاٹ، کرائے پر مکانات نہ دینے اور مکانات کو مسمار کرنے کی کارروائیاں سامنے آئیں۔ سابق سفارت کاروں نے وزیر اعظم سے اپیل کی کہ وہ تمام ریاستی حکومتوں کو آئین اور قانون کی پاسداری یقینی بنانے کی ہدایت کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت مذہبی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کے تحفظ کے لیے بین المذاہب اجلاس کی ضرورت ہے، جہاں وزیر اعظم خود ایک متحد ہندوستان کا پیغام دیں۔ خط کے اختتام پر کہا گیا، "وقت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے، ہم وزیر اعظم سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ تمام ہندوستانیوں کو، خاص طور پر اقلیتوں کو یقین دلائیں کہ ان کی حکومت فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے پرعزم ہے۔" خیال رہے کہ 27 نومبر کو اجمیر کی ایک سول عدالت نے ہندو سینا کے قومی صدر وشنو گپتا کی اس درخواست پر سماعت کرتے ہوئے درگاہ کمیٹی، مرکزی وزارت اقلیتی امور اور محکمہ آثار قدیمہ (اے ایس آئی) کو نوٹس جاری کیے ہیں، جس میں دعویٰ کیا گیا کہ یہ درگاہ اصل میں ایک شیو مندر تھی۔

سورین کو راحت، ای ڈی کے کیس میں ذاتی حاضری سے ملی چھوٹ

رانچی: جھارکھنڈ ہائی کورٹ نے بدھ کو وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کو ایک اہم ریلیف دیتے ہوئے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے کیس میں ذاتی طور پر عدالت میں حاضر ہونے سے چھوٹ دے دی۔ عدالت نے رکن اسمبلی۔رکن پارلیمنٹ (ایم پی-ایم ایل اے) اسپیشل کورٹ کے فیصلے کے خلاف دائر درخواست پر سماعت کرتے ہوئے ای ڈی کو نوٹس جاری کیا اور 16 دسمبر تک جواب داخل کرنے کا حکم دیا۔ یہ معاملہ زمین گھوٹالے سے متعلق ہے جس میں ای ڈی نے سورین کو دس مرتبہ طلبی کے نوٹس جاری کیے تھے۔ تاہم، وزیر اعلیٰ صرف دو بار حاضر ہوئے، جس کے بعد ای ڈی نے ان کے خلاف شکایت درج کی۔ شکایت میں دعویٰ کیا گیا کہ یہ عمل منی لانڈرنگ ایکٹ (پی ایم ایل اے) اور تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعات کی خلاف ورزی ہے۔ ایم پی-ایم ایل اے اسپیشل کورٹ نے سورین کی درخواست، جس میں ذاتی حاضری سے چھوٹ مانگی گئی تھی، 25 نومبر کو خارج کردی اور انہیں 4 دسمبر کو پیش ہونے کا حکم دیا۔ تاہم، اس حکم کے خلاف سورین نے جھارکھنڈ ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی۔ سورین کے وکیلوں پیوش چترش، دیپانکر رائے اور شریہ مشرا نے بدھ کے روز عدالت میں ان کی جانب سے دلائل پیش کیے۔ عدالت نے ایم پی-ایم ایل اے کورٹ کے فیصلے کو عارضی طور پر معطل کرتے ہوئے ذاتی حاضری کی پابندی ختم کردی۔

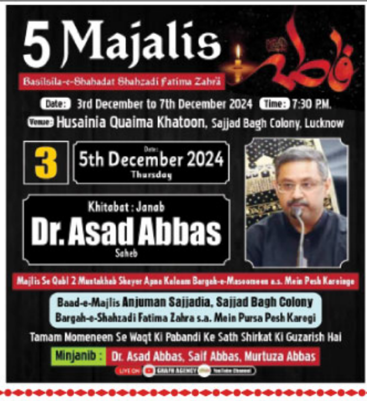

شامی فوج نے مسلح دھڑوں کو حماۃ سے 20 کلومیٹر بھگایا

حماۃ میں شامی فوج کا جوابی حملہ، ہلاکتوں کی تعداد 600 تک پہنچ گئی
حماہ کے دیہی علاقے میں "ضخیم تر فوجی قافلہ" داخل ہوگیا: شامی فوج

حماۃ (ایجنسی) شام کے محاذ پر بدھ کے روز بھی گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ لڑائی کے دوران ایک بار پھر ڈرامائی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ اچانک شام میں سرکاری فوج کو پسپا کرنے والے اپوزیشن جنگجو حماۃ میں اسی تیزی کے ساتھ پسپائی اختیار کرنے لگے ہیں۔ تازہ ترین پیش رفت میں شامی ٹیلی ویژن نے ادلب اور اس کے دیہی علاقوں میں عسکریت پسندوں کے گوداموں اور گاڑیوں پر فوج کے فضائی حملوں کا دعویٰ کیا ہے۔ اطلاعات ہیں کہ فوج حماۃ کے شمال مشرق اور شہر کے شمال مغربی دیہی علاقوں میں پرتشدد جھڑپوں میں مصروف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شامی فوج کے یونٹ اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اور حماۃ شہر کے حفاظتی زون کو تقریباً 20 کلومیٹر تک پھیلانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ مقامی اخبار الوطن نے اطلاع دی ہے کہ شامی افواج نے مسلح اپوزیشن کے جنگجوؤں کو ملک کے مغرب میں واقع حماۃ شہر سے 20 کلومیٹر دور پسپائی پر مجبور کردیا۔ دریں اثنا سیرین آبزرویٹری نے العربیہ اور الحدث کو بتایا کہ شامی فورسز کے جوابی حملے نے دھڑوں کو حماۃ سے 10 کلومیٹر دور دھکیل دیا گیا ہے۔ اس سے پیشتر 'العربیہ' اور 'الحدث' کے نامہ نگار نے اطلاع دی تھی کہ حماۃ شہر کے مشرق اور شمال مشرق میں جھڑپیں جاری ہیں۔ یہ لڑائیاں زین العابدین کے گرد مرکوز ہیں جو حماۃ کا گیٹ وے ہے۔ وہاں کے مقامی نامہ نگار نے حماۃ کے دیہی علاقوں میں جہاں دھڑوں نے پیش قدمی کی ہے ان علاقوں میں روسی اور شامی طیاروں کے شدید حملوں کی خبر دی۔ نامہ نگار نے بتایا کہ مسلح دھڑے حماۃ شہر سے 5 سے 7 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔ شامی فوج نے کہا کہ اس نے حماۃ کے دیہی علاقوں میں سب سے بڑا فوجی قافلہ پہنچایا ہے تاکہ محاذوں پر تعینات فورسز کی مدد کی جا سکے اور 25 ویں ڈویژن کمانڈ اور حماۃ شہر کے پورے علاقے کو محفوظ بنایا جا سکے۔ شامی فوج کی طرف سے ادلب اور حلب کے دیہی علاقوں میں روسی فضائی کور کی مدد سے پرتشدد حملے کرنے کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ حمص میں ہونے والے دھماکے شامی اور روسی فضائیہ کے حملوں کی وجہ سے ہوئے۔ شامی فوج نے اعلان کیا ہے کہ اس نے لڑائی شروع ہونے کے بعد سے غیر ملکی قومیتوں کے مسلح دھڑوں کے کم از کم 200 ارکان کو ہلاک کیا ہے اور مزید کہا کہ اس نے مسلح دھڑوں کی جانب سے شروع کیے گئے 20 سے زیادہ ڈرونز کو تباہ کرنے میں کردیا۔ شامی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ مختلف مقامات پر اس کی افواج کو فوجی کمک پہنچانے کا عمل جاری ہے۔ بڑی فوجی کمک حماۃ کے دیہی علاقوں کی طرف روانہ ہو رہی ہے، جہاں اس کی افواج اور مسلح دھڑوں کے درمیان پرتشدد لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ شامی خبر رساں ایجنسی کے مطابق شامی فوج نے حماۃ گورنری کی شمالی اور مغربی سرحدوں پر اپنے دفاع کو مضبوط کرلیا ہے جہاں وہ مسلح دھڑوں کے خلاف پرتشدد جنگ جاری رکھے ہوئے ہے۔ سیرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے مطابق حماۃ کے دیہی علاقوں کے شمال اور مغرب میں کئی محوروں پر جھڑپیں جاری ہیں۔ یہ وہ علاقے ہیں جہاں سے دھڑے شہر کی جانب پیش قدمی کر رہے ہیں۔ اپوزیشن دھڑوں نے اعلان کیا کہ وہ حماۃ کے قرب و جوار میں طیبہ الامام، حلفایا اور معردیس کے قصبوں کو کنٹرول کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں، جو شہر کے شمال اور شمال مغرب میں واقع قصبے ہیں۔

شام میں سرکاری فوج کے اعلان کے مطابق حماہ کے دیہی علاقے میں زیادہ بڑا فوجی قافلہ داخل ہوگیا ہے۔ اس کا مقصد محاذوں پر تعینات فوج کی سپورٹ کرنا اور ڈویژن 25 کی کمان اور حماہ شہر کو مکمل تحفظ فراہم کرنا ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب شامی فوج ادلب اور حلب کے دیہی علاقوں پر شدید حملے کر رہی ہے۔ ان کارروائیوں میں اسے روسی فضائیہ کی معاونت حاصل ہے۔ شامی خبر رساں ایجنسی کے مطابق شامی فوج نے حماہ صوبے کی شمالی اور مغربی سرحد پر اپنے دفاع کو مضبوط بنایا ہے جہاں وہ مسلح گروپوں کے ساتھ گھمسان کی لڑائی میں مصروف ہے۔ شام میں انسانی حقوق کی رصدگاہ "المرصد" کے مطابق حماہ کے دیہی علاقے کے شمال اور مغرب میں کئی محاذوں پر جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ وہ علاقے ہیں جہاں سے مسلح گروپ حماہ شہر کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں۔ المرصد کا کہنا ہے کہ مسلح گروپ حماہ شہر کے شمال میں سات کلومیٹر کی دوری پر ہیں۔ اس سے قبل روسی وزارت دفاع نے بتایا تھا کہ روسی فوج نے شامی فوج کے ساتھ مل کر ادلب، حماہ اور حلب میں مسلح گروپوں کے ٹھکانوں پر مشترکہ حملے کیے تھے۔ اس سے قبل یورپی یونین نے شام میں تمام فریقوں پر کشیدگی اور جارحیت کم کرنے پر زور دیا تھا۔ یونین کے ترجمان نے زیادہ گنجان آباد علاقوں پر روس کے فضائی حملوں کی مذمت کی۔ دوسری جانب اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے شمالی شام میں تشدد کے واقعات میں اضافے پر تشویش کا اظہار کیا۔ انھوں نے زور دیا کہ لڑائی فوری طور پر روک دی جائے۔ اقوام متحدہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ نقص امن کی اس صورت حال میں اقوام متحدہ اور اس کے شراکت داروں کی جانب سے حلب، ادلب اور حماہ کے کئی علاقوں میں اپنی غیر انسانی کارروائیوں کو "بڑی حد تک" روکنا ہوگا۔

شامی فوج نے وسطی شہر حماۃ گورنری میں اپوزیشن جنگجوؤں کی پیش قدمی روکنے کے لیے ایک "جوابی حملہ" کیا ہے۔ اس دوران شامی فوج نے مسلح دھڑوں شہر سے کئی کلومیٹر پسپا کردیا ہے۔ سیرین آبزرویٹری نے کہا کہ ھیۃ تحریر الشام اور اس کے اتحادی دھڑے شامی فوج کے ساتھ شدید لڑائی کے بعد حماۃ شہر کے قریب کوہ زین العابدین کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہے۔ گذشتہ نصف شب شامی فوج نے جوابی حملہ شروع کیا جو آج جاری ہے۔ اطلاعات کے مطابق شامی فوج نے دھڑوں کو حماۃ شہر سے تقریباً 10 کلومیٹر دور دھکیل دیا ہے۔ سانا نیوز ایجنسی کے مطابق شامی فوج کے یونٹ شمالی حماۃ کے دیہی علاقوں میں مسلح دھڑوں کے ٹھکانوں پر اپنے حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ایجنسی نے وضاحت کی کہ شامی فوج مسلح دھڑوں کے ٹھکانوں اور ان کی نقل و حرکت کے محوروں کو نشانہ بنا رہی ہے۔ ہوئے کہ متعدد جنگجوؤں کو ہلاک کردیا گیا اور ان کے فوجی ساز و سامان کو تباہ کر دیا گیا۔ شام میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے جنرل کارپوریشن نے اطلاع دی ہے کہ شامی فضائیہ نے روسی فضائیہ کے تعاون سے اس ہفتے شام میں 600,1 سے زیادہ جنگجوؤں کو ہلاک کیا۔ سیرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس نے بدھ کو اطلاع دی ہے کہ شام میں عسکریت پسندوں اور حکومتی فورسز کے درمیان ہونے والی جھڑپوں کے نتیجے میں 600 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ آبزرویٹری کے مطابق 605 افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہوئی ہے جن میں 107 عام شہری شامل تھے۔ مسلح دھڑوں کے 299 ارکان اور سرکاری افواج کے 199 ارکان اور ان کے وفادار بھی مارے گئے۔

جنگ کے بعد غزہ کے انتظامی امور پر حماس اور فتح معاہدے کے قریب پہنچ گئے

قاہرہ: (ایجنسی) فلسطینی حکام کا کہنا ہے کہ فتح اور حماس جنگ کے بعد غزہ کی پٹی کے انتظامی امور سے متعلق ایک معاہدے کرنے کے قریب ہیں۔ اس معاہدے میں غزہ کے انتظامی امور کے لیے سیاسی طور پر آزاد ٹیکنوکریٹس کی ایک کمیٹی کی تقرری کی جائے گی۔ کمیٹی مؤثر طریقے سے حماس کی حکمرانی کا خاتمہ کرے گی اور اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی کے مذاکرات کو آگے بڑھانے میں مدد کرے گی۔ 2007 میں حماس نے غزہ میں اقتدار پر قبضہ کرلیا تھا۔ اس کے بعد سے حریف دھڑوں نے مصالحت کی کئی ناکام کوششیں کی ہیں۔ اس دوران اسرائیل نے غزہ میں جنگ کے بعد حماس یا فتح کے کسی بھی کردار کو مسترد کر دیا ہے۔ فتح مغربی حمایت یافتہ فلسطینی اتھارٹی پر غلبہ رکھتی ہے۔ فلسطینی اتھارٹی کے ایک اہلکار نے منگل کے روز تصدیق کی کہ قاہرہ میں ایک ابتدائی معاہدہ طے پا گیا ہے۔ عہدیدار نے کہا کہ کمیٹی میں 12 سے 15 ارکان ہوں گے جن میں سے زیادہ تر غزہ سے ہیں۔ یہ کمیٹی فلسطینی اتھارٹی کو رپورٹ کرے گی۔ فلسطینی اتھارٹی کا صدر دفتر اسرائیل کے مقبوضہ مغربی کنارے میں ہے۔ کمیٹی انسانی امداد اور تعمیر نو کی سہولت کے لیے مقامی اور بین الاقوامی جماعتوں کے ساتھ مل کر کام کرے گی۔ حماس کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ حماس اور فتح نے عمومی شرائط پر اتفاق کیا تھا لیکن ابھی کچھ تفصیلات اور کمیٹی میں شامل افراد کے بارے میں بات چیت جاری ہے۔ اہلکار نے مزید کہا کہ ایک معاہدے کا اعلان قاہرہ میں تمام فلسطینی دھڑوں کے اجلاس کے بعد کیا جائے گا۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو نے حماس کے خاتمے اور متعدد یرغمالیوں کی واپسی تک جنگ جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اسرائیل غزہ پر کھلے عام سیکیورٹی کنٹرول برقرار رکھے گا۔ اسرائیل کے مطابق جنگ کے بعد شہری معاملات فلسطینی اتھارٹی یا حماس سے غیر وابستہ مقامی فلسطینیوں کے زیر انتظام ہوں گے۔ امریکہ شروع ہی سے فلسطین کو ریاست کا درجہ دینے سے قبل مغربی کنارے اور غزہ دونوں پر حکومت کرنے کے لیے فلسطینی اتھارٹی کو بحال کرنے کا مطالبہ کرتا آیا ہے۔ اسرائیلی حکومت فلسطینی ریاست کی مخالفت کرتی ہے۔ تاہم مبینہ طور پر متحدہ عرب امارات کے ساتھ جنگ کے بعد کے منصوبے پر بات چیت کر رہی ہے۔ حماس کے عہدیدار نے کہا کہ ابھرتا ہوا فلسطینی معاہدہ غزہ میں حماس کی حکمرانی کو ختم کرکے اسرائیل کے جنگی اہداف میں سے ایک کو پورا کرے گا۔ یہ واضح نہیں ہے کہ اسرائیلی حکام اس معاہدے کو کس طرح دیکھیں گے۔ حماس کے عہدیدار نے کہا کہ کمیٹی اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی کے معاہدے کے بعد اپنی ذمہ داریاں سنبھالے گی۔ امریکی اور عرب ثالثوں نے تقریباً ایک سال تک اس طرح کے معاہدے کی کوشش کی ہے لیکن مذاکرات بار بار تعطل کا شکار رہے۔ غزہ میں مقامی محکمہ صحت کے حکام کے مطابق اسرائیلی جارحیت میں 44,000 سے زیادہ فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں اور غزہ کے 2.3 ملین باشندوں کی اکثریت بے گھر ہو چکی ہے۔

سابق صدر عارف علوی کی 3 مقدمات میں حفاظتی ضمانت منظور

کراچی، 4 دسمبر (یو این آئی) سندھ ہائیکورٹ نے سابق صدر عارف علوی کی 3 مقدمات میں حفاظتی ضمانت منظور کرلی۔ سابق صدر نے سندھ ہائیکورٹ میں دائر درخواست میں مؤقف اختیار کیا کہ پرامن احتجاج کے باوجود دہشتگردی ایکٹ سمیت دیگر سنگین دفعات کے تحت مقدمات درج کر لیے گئے، اب تک کی معلومات کے مطابق میرے خلاف میانوالی، ٹیکسلا اور راولپنڈی میں مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ درخواست میں استدعا کی گئی کہ سندھ پولیس کو عارف علوی کی گرفتاری اور ان کا نام نامعلوم ایف آئی آرز میں شامل کرنے سے بھی روکا جائے۔ بعدازاں عدالت نے 50 ہزار کے مچلکوں کے عوض عارف علوی کی 20 دن کے لیے حفاظتی ضمانت منظور کی۔ عدالت نے کہا کہ کیس کی مزید سماعت کے لیے معاملہ آئینی بینچ کو بھیجا جا رہا ہے، مقدمات کی تفصیلات سمیت دیگر معاملات آئینی بینچ دیکھے گا۔

ڈاکٹروں کی جانب سے جنگ زدہ غزہ سے مشرقی یروشلم تک طبی انخلاء کی اپیل

طبی ماہرین اور انسانی حقوق کے گروپوں نے منگل کے روز غزہ سے انسانی ہمدردی کی راہداری کو فوراً کھولنے کا مطالبہ کیا تاکہ مشرقی یروشلم کے ہسپتالوں سے مریضوں کا فوری انخلاء ممکن ہو سکے۔ اسرائیل غزہ کی پٹی سے روانگی کے تمام مقامات کنٹرول کرتا ہے جو غزہ میں ایک سال سے جاری جنگ کی وجہ سے متاثر ہوئی ہے۔ غیر معمولی طبی انخلاء کا اہتمام بین الاقوامی تنظیموں یا بیرونی ممالک نے اسرائیلی حکام کے ساتھ مل کر کیا ہے۔ لیکن جنگ سے بڑھتی ہوئی ہلاکتوں کے درمیان مشرقی یروشلم کے ہسپتالوں کے نیٹ ورک اور فزیشنز فار ہیومن رائٹس اسرائیل (پی ایچ آر آئی) نے غزہ کو طبی بنیادوں پر فوراً مشرقی یروشلم کے لیے دوبارہ کھولنے کا مطالبہ کیا اور اندازہ لگایا ہے کہ غزہ میں تقریباً 25,000 مریضوں کو فوری نگہداشت کی ضرورت ہے۔ مشرقی یروشلم میں آگستا وکٹوریہ ہسپتال کے ڈائریکٹر فادی اترش نے کہا کہ انخلا کی راہداری کو دوبارہ کھولنا ضروری ہے تاکہ ہمارے لیے مشرقی یروشلم کے ہسپتالوں میں ضروری علاج کی فراہمی جاری رکھنا ممکن ہو جہاں ہمارے پاس جگہ اور طبی مہارت دونوں موجود ہیں"۔ غزہ میں جن مریضوں کے لیے علاج کی سہولت فلسطینی سرزمین پر دستیاب نہیں ہوتی تھی، انہیں جنگ سے پہلے اسرائیل سے منسلک مشرقی یروشلم یا مقبوضہ مغربی کنارے کے ہسپتالوں میں اور بعض صورتوں میں اسرائیل منتقل کیا جا سکتا تھا۔ نومبر کے اوائل میں غزہ سے تقریباً 200 مریضوں کے غیر معمولی انخلاء کے دوران عالمی ادارۂ صحت نے کہا کہ تقریباً 14,000 افراد طبی انخلاء کے منتظر تھے۔ کچھ دن بعد ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز (ایم ایس ایف (نے کہا" ، اسرائیلی حکام نے بغیر کسی وضاحت کے غزہ سے اردن کے ایم ایس ایف ہسپتال جانے کے لیے آٹھ بچوں اور ان کے لواحقین کا طبی انخلاء روک دیا جنہیں طبی امداد کی ضرورت ہے۔ ان میں ایک دو سالہ بچہ بھی ہے جس کی ٹانگ کاٹ دی گئی ہے۔ اسرائیلی وزارت دفاع کی فلسطینی علاقوں میں شہری امور کا انتظام کرنے والی ایجنسی سی او جی اے ٹی نے کہا، منگل کے روز غزہ اور اسرائیل کے درمیان کریم شالوم راہداری کے ذریعے 31 مریض اور ان کے لواحقین غزہ سے روانہ ہوئے"۔ اس میں مزید کہا گیا کہ مریضوں کو علاج کے لیے اردن اور امریکہ منتقل کیا جانا تھا۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس اڈانوم گیبریئس نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ 31 افراد میں کینسر کے علاج کے منتظر 11 بچے اور ان کے 20 لواحقین شامل تھے۔ انہوں نے کہا" ، غزہ کے طول و عرض میں ہزاروں مریضوں کو بدستور جان بچانے والی نگہداشت کے لیے طبی انخلاء کی ضرورت ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ غزہ کی پٹی سے باہر مریضوں کی محفوظ منتقلی کے لیے تمام راہداریاں استعمال کی جائیں۔" غزہ کی وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق سات اکتوبر 2023 کو جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک 105,000 سے زیادہ لوگ زخمی ہو چکے ہیں۔ غزہ کا نظام صحت جنگ کی وجہ سے بہت حد تک تباہ ہو چکا ہے اور اب صرف مٹھی بھر طبی سہولیات ہی علاج فراہم کرنے کے قابل ہیں۔

عالمی خاموشی اور عرب بے حسی کے درمیان غزہ میں تباہی کی جنگ

قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ کی معصوم آبادی کے خلاف چھیڑی جانے والی تباہی کی جنگ کے آغاز کو ایک سال سے زیادہ کا عرصہ گذر گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ دنیا کو قتل عام کے مناظر کی عادت پڑنے لگی ہے اور وہ احتجاجی مارچ کے بعد خاموش رہنے پر مائل ہوگئی ہے۔ فلسطین کی حمایت اور اسرائیل کی جارحیت کی مذمت میں گذشتہ ایک سال کے دوران پوری دنیا میں آوازیں اٹھیں مگر اب اسرائیلی جارحیت تو اسی طرح جاری و ساری ہے مگر اس کے خلاف دنیا کی خاموشی اور بے حسی بڑھتی جا رہی ہے۔ جہاں تک عرب ملکوں کے موقف کا تعلق ہے تو عرب صیہونی استکبار کے سامنے بے بس ہو گئے ہیں۔ یہی حال عرب حکومتوں کا بھی ہے جس نے غزہ کے لوگوں کو چھوڑ دیا۔ مزاحمت کرنے والے اکیلے میدان میں لڑ رہے ہیں۔ صحافی اور محقق ہشام جعفر نے غزہ میں نسل کشی کے سامنے عربوں کی بے بسی کی حالت کی وضاحت کرتے ہوئے اپنے مضمون میں واضح کیا کہ عرب سرکاری نظام کی اب کوئی واضح شناخت نہیں ہے۔ یہ ٹکڑے ٹکڑے اور تقسیم کا شکار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بعض عرب حکومتیں نہ صرف فلسطینیوں کی حمایت میں اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں ناکام رہیں بلکہ اس نے صہیونی وجود کو عوامی سطح پر مادی اور اخلاقی مدد فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ہشام جعفر نے عربوں کے اس سرکاری موقف کی وضاحت کہا کہ یہ حکومتیں حقیقت پسندی کے بہانے اپنے قومی اور اقتصادی مفادات کو اقدار پر مقدم رکھتی ہیں اور اس طرح وہ عوام کی امنگوں کو پھلانگتی ہیں۔ اگر عربوں کی نااہلی (خاموشی اور سازش) نہ ہوتی تو اسرائیلی ریاست غزہ میں فلسطینی عوام کے خلاف جدید تاریخ میں سب سے زیادہ گھناؤنا جرم کرنے کی جرأت نہ کر پاتی۔ تاریخ یاد رکھے گی کہ عرب خاموش رہے۔ ان میں سے بعض نے فلسطینی عوام کے قتل اور بھوک سے مرنے میں صیہونیوں کا ساتھ دیا۔ تاہم محقق نے فلسطینیوں کی حمایت میں عرب حکومتوں اور ان کے عوام کے موقف کے درمیان واضح فرق کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی کے دوران عرب حکومتیں زبانی بیانات اور محدود ریلیف سے آگے نہیں بڑھ سکیں جب کہ عرب عوام دل و جان کے ساتھ فلسطینی عوام کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہشام جعفر کا خیال ہے کہ فلسطین کی حمایت اور مدد کرنے میں عربوں کی مقبولیت نہیں ہے۔ عرب اور مسلمان فلسطینیوں کی حمایت میں سب سے کم تعاون کرنے والے ہیں۔ اس کا جواز ان حکومتوں کے موقف سے ہے، جو ان کے لوگوں کو اظہار خیال کرنے سے روکتی ہیں اور عوام کو آزادانہ طور پر فلسطینیوں کی حمایت میں ریلیوں سے روکتی ہیں۔ غزہ میں بے گناہ لوگوں کے خلاف جنگ کے حوالے سے عالمی خاموشی کے باوجود کچھ ممالک خاموش تماشائی کا کردار ادا کرنے پر راضی نہیں ہوئے بلکہ درحقیقت اسرائیلی جارحیت کی حمایت میں حصہ لیا۔ ان ممالک میں سب سے آگے برطانیہ ہے جو جارحیت میں صیہونی ریاست کا امریکہ کے بعد تیسرا بڑا کفیل بن چکا ہے۔ اس تناظر میں برطانوی تحقیقاتی صحافی میٹ کینارڈ نے غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی کی جنگ میں برطانیہ کی شرکت کے کچھ شواہد کا جائزہ لیا۔

نمیبیا کی نائب صدر نے تاریخ رقم کردی، ملک کی پہلی خاتون صدر بن گئیں

ونڈ ہوک، 4 دسمبر (یو این آئی) نمیبیا کے نائب صدر نیٹمبو نندی۔ندیتوا نے ملک کا صدارتی انتخاب جیت کر تاریخ رقم کی ہے وہ نمیبیا کی پہلی خاتون صدر اور پورے افریقی براعظم میں دوسری خاتون صدر بن گئی ہیں۔ یہ ایک اہم قدم ہے جو نمیبیا میں خواتین کی سیاسی شرکت اور قیادت کو فروغ دینے میں سنگ میل ثابت ہو سکتا ہے۔ نمیبیا کے الیکشن کمیشن نے یہ اطلاع دی ہے۔ نمیبیا کی حکمران ساؤتھ ویسٹ افریقہ پیپلز آرگنائزیشن پارٹی (ایس ڈبلیو اے پی او) کی محترمہ ندیتوا نے 27 نومبر کو ہونے والے انتخابات میں 57.3 فیصد ووٹ حاصل کر کے کامیابی حاصل کی۔" 2014 کے انتخابی ایکٹ نمبر پانچ کے سیکشن 109 کے مطابق، جیسا کہ ترمیم شدہ، الیکٹورل کمیشن کی چیئرپرسن، ڈاکٹر ایلسی ٹی نگکیمبوا نے، 2024 کے صدارتی انتخابات میں ایس ڈبلیو اے پی او پارٹی کی اپنی ایکسی لینسی نیٹمبو نندی۔ندیتوا کو نامزد کیا ہے، کمیشن نے سوشل میڈیا پر کہا کہ انہیں فاتح اور صدر قرار دیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ملکی اپوزیشن نے نتائج پر احتجاج کیا۔ محترمہ ندیتوا نے اکتوبر میں میڈیا کو بتایا تھا کہ اگر وہ منتخب ہوئیں تو وہ ملک کی اقتصادی ترقی پر توجہ مرکوز کرنے کا ارادہ کریں گی، بشمول بے روزگاری کی شرح کو کم کرنے اور تیل اور گیس کی صنعتوں کو فروغ دینے کے لیے کام کرنا۔

ملک سے غداری کا الزام، جنوبی کوریا کے صدر کے خلاف مواخذے کی تحریک جمع کرائی گئی

سیئول، 4 دسمبر (یو این آئی) جنوبی کوریا کے قانون سازوں نے ناکام مارشل لاء کے بعد صدر یون سک یول کے خلاف مواخذے کی تحریک جمع کرا دی۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق سیاسی دباؤ کے باعث جنوبی کوریا کے صدر یون سک یول نے بدھ کے روز علی الصبح ملک میں نافذ مارشل لاء اٹھالیا جس کے بعد فوج کی بیرکوں میں واپسی ہوگئی ہے۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ فوج نے پارلیمنٹ کو گھیر لیا تھا جس پر پارلیمنٹ نے مارشل لاء کے نفاذ کے خلاف ووٹ دیا تھا۔ مارشل لاء لگانے کے بعد پارلیمنٹ تیزی سے حرکت میں آئی، قومی اسمبلی کے اسپیکر وون شیک نے اعلان کیا کہ یہ قانون غلط ہے اور قانون ساز عوام کے ساتھ جمہوریت کا تحفظ کریں گے۔ اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے صدر یون سک یول کے اقدام کی شدید مخالفت کرتے ہوئے کہا گیا کہ صدر کا اقدام ملک سے غداری ہے، مارشل لاء کا فیصلہ واپس لینے کے بعد انہیں عہدے سے استعفیٰ دینا پڑے گا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جنوبی کوریا کی اپوزیشن جماعتوں نے صدر یون سک یول کیخلاف مواخذے کی تحریک جمع کرادی۔ اپوزیشن جماعتوں کا کہنا ہے کہ صدر کے خلاف مارشل لاء کے نفاذ پر مواخذے کی تحریک جمع کرائی ہے اور مواخذے کی تحریک پر جمعہ تک ووٹنگ متوقع ہے۔ جنوبی کوریا کے صدر یون سک یول نے قوم سے خطاب میں کہا تھا کہ اپوزیشن کی ریاست مخالف سرگرمیوں کے باعث مارشل لاء نافذ کیا، شمالی کوریا کی طرف جھکاؤ رکھنے والی اپوزیشن پارلیمنٹ پر قابض تھی۔ جنوبی کوریا کے صدر نے پارلیمنٹ میں اکثریت رکھنے والی اپوزیشن جماعت ڈیموکریٹک پارٹی کے حالیہ اقدامات کو اس فیصلے کا محرک قرار دیا تھا جس نے حکومتی بجٹ کو مسترد کردیا تھا اور ملک کے چند اعلیٰ پراسیکیوٹرز کے مواخذے کی تحریک پیش کی تھی۔ جنوبی کوریا کی خبر رساں ایجنسی کے مطابق اپوزیشن جماعت ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ نے مارشل لاء کے نفاذ کو غیر آئینی قرار دیا تھا، جنوبی کوریا کے 300 کے ایوان میں 190 ارکان نے مارشل لاء کے خلاف ووٹ دے کر صدارتی فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔

کویت میں 1785 افراد کی شہریت واپس لے لی گئی

کویت، 4 دسمبر (یو این آئی) کویت میں حکام کی جانب سے 1785 افراد کی شہریت واپس لینے کے احکامات صادر کیے گئے ہیں، دو معروف فنکاروں کی بھی شہریت واپس لے لی گئی ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق کویت میں حکام کا کہنا ہے کہ گلوکارہ نوال الکویتیہ اور فنکار داود حسین سے بھی شہریت واپس لی گئی ہے۔ ان افراد کی شہریت کے حوالے سے کویتی اعلیٰ کمیٹی کی جانب سے کی گئی تحقیقات کے بعد 1758 افراد کے بارے میں رپورٹ پیش کی تھی کہ انہیں جو شہریت دی گئی تھی وہ ضوابط کے مطابق نہیں تھی۔ رپورٹس کے مطابق شہریت کمیٹی کی جانب سے ان افراد کے بارے میں انتہائی باریک بینی سے تحقیقات کی جا رہی ہیں جنہیں کویتی شہریت جاری کی گئی تھی۔ متعلقہ کمیٹی کی رپورٹ میں جن افراد کی شہریت واپس لینے کی سفارش کی گئی ہے اس میں کہا گیا تھا کہ شہریت جاری کرتے وقت قانونِ شہریت کے نکات کو مدنظر نہیں رکھا گیا تھا جس کے باعث وہ مطلوبہ معیار پر پورا نہیں اترے۔ کمیٹی کی جانب سے سفارش کی گئی کہ 'اعلیٰ خدمات' کی مد میں جنہیں شہریت دی گئی تھی وہ اس کے اہل نہیں ہیں اسی لیے انکی شہریت منسوخ کی جائے۔ واضح رہے داود حسین کو سال 2001 میں فن کی بنیاد پر سابق امیر کویت شیخ جابر الاحمد الصباح کے حکم پر کویتی شہریت دی گئی تھی۔ داود حسین کا تعلق مذاح سے تھا وہ کویت اور عرب دنیا کے معروف کامیڈین مانے جاتے تھے۔ معروف گلوکارہ 'نوال' گزشتہ 40 برس سے زائد عرصے سے کویت میں مقیم ہیں۔ انہوں نے یہاں سے سینکڑوں البم ریلیز کیے ہیں۔ نوال کو فن کی دنیا میں اعلیٰ مقام حاصل ہے، عوام میں ان کے مداحوں کی تعداد بھی کافی زیادہ ہے۔

نیپال کے نئے تعلیمی بل کے ڈرافٹ میں "مدارس کی تعلیم" کو بھی ترجیحی دی جائے

کٹھمنڈو: راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال کے جنرل سکریٹری مولانا مشہود خاں نیپالی نے دارالحکومت کٹھمنڈو میں ایک میمورنڈم وزیر تعلیم بدیا بھٹرائی اور تعلیم، صحت اور اطلاعاتی کمیٹی کے صدر امر بہادر تھاپا کی خدمت میں پیش کیا۔ میمورنڈم کے مضمون پر گفتگو کرتے ہوئے راشٹریہ مدرسہ سنگھ کے صدر اور استاد جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈا نگر نیپال ڈاکٹر عبدالغنی القوفی نے کہا کہ صدیوں سے مدارس میں پڑھانے والے اساتذہ و مدرسین نیز علماء کرام کا مستقبل غیر یقینی اور خطرے میں ہے، جبکہ وہ عصری سکولوں کے بالمقابل کہیں زیادہ محنتی، پابند اور احساس ذمہ داری رکھتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان علماء اور اساتذہ کی تقرری کو مستقل کرنے اور ان کی سروس کو پائیداری بخشنے کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں۔ پہلے مرحلہ میں حکومت کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ مدارس کو کم از کم دو اساتذہ کی ابتدائی تنخواہ کے برابر مالی امداد فراہم کی جائے، کیونکہ موجودہ امداد ناکافی ہے۔ راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال کے نائب صدر مولانا جیش کی نے کہا کہ ہم نے اس موقع پر یہ وضاحت بھی کی کہ ہمیں تعاون صرف تین لاکھ دیا جا رہا ہے جبکہ مطالبہ سارے مضامین کو داخل کرنے کا ہے جن سے ہمارا تشخص ہی خطرے میں پڑ جائے بلکہ مدرسہ کی شناخت ہی ختم ہو جائے۔ یہ کیسا مطالبہ ہے ہونا یہ چاہیے کہ حکومت تعاون کی رقم بڑھائے پھر جن عصری موضوعات کو مدارس کے اپنے مواد کے شانہ بشانہ چلایا جا سکتا ہے اس طور پر کہ ان کی شناخت کو کوئی مسئلہ درپیش نہ ہو اس پر بات کی جا سکتی ہے۔ مجموعی طور پر راشٹریہ مدرسہ سنگھ کے دونوں میمورنڈم کو بڑی اہمیت دی گئی اور متعلقہ جہت کی جانب سے اس سلسلے میں مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی گئی۔

مسجد نبویؐ ریاض الجنہ میں نماز کے لیے شیڈول جاری

مدینہ منورہ، 4 دسمبر (یو این آئی) سعودی عرب میں ادارہ امور حرمین نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں روضہ الشریفہ (ریاض الجنہ) میں نماز کے لیے مرد و خواتین زائرین کے لیے یومیہ بنیاد پر شیڈول کا تعین کیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ادارہ امور حرمین کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ زائر خواتین کے لیے نماز فجر کے فوری بعد سے صبح 11 بجے تک جبکہ دوسرا وقت عشا کی نماز کے بعد سے رات دو بجے تک رکھا گیا ہے۔ مردوں کے لیے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روضہ شریفہ کیلیے نصف شب کے بعد 2 بجے سے نماز فجر تک جبکہ دوسرا وقت ساڑھے گیارہ سے نماز عشاء تک کا رکھا گیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق 'نسک' یا 'توکلنا' ایپ سے پرمٹ حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ زائرین کی خدمت بہتر انداز میں کی جا سکے۔ واضح رہے کہ روضہ شریفہ کا رقبہ 330 مربع میٹر ہے جس میں فی گھنٹہ 800 افراد کی گنجائش ہے۔ اوسطاً ہر آنے والے زائر کو دس منٹ کا وقت دیا جاتا ہے۔

عظمت فاطمہؑ یہی ہے کہ وہ گیارہ معصوموں کی ماں ہیں: مولانا سید صفی حیدر

حضرت فاطمہؑ کی سیرت و کردار میں آج کی خواتین کے تمام مسائل کا حل موجود: مولانا حسنین باقری □ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شخصیت ہمارے لیے بہترین نمونہ عمل ہے مولانا عازم باقری □ مذہب کے لحاظ سے کسی کو نقصان پہنچانا سب سے بڑی آفت ہے: مولانا نجیب الحسن زیدی □ حجاب کا اعلیٰ نمونہ حضرت فاطمہ زہراؑ: مولانا افضال حسین □ ادارہ مقصد حسینی کے تحت دو روزہ مجالس مجلس آج سے □ ادارہ مقصد حسینی کے تحت دو روزہ مجالس مجلس آج سے

لکھنؤ: گولہ گنج واقع ادارہ تنظیم المکاتب میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی شہادت کے سلسلہ میں سہ روزہ مجالس کی دوسری مجلس کا انعقاد ہوا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے مولوی نقی عباس نے کیا۔ اس کے بعد مولوی علی حیدر، مولوی حسن عسکری اور مولوی ایاز رضوی نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سید صفی حیدر نے کہا کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پردہ غیب میں دین بچانے کا کام کررہے ہیں اور ظہور کے بعد دین پھیلانے کا کام کریںگے۔ اللہ نے ہدایت کی ذمہ داری مردوں پر رکھی لیکن کائنات کی واحد خاتون ہیں جو ہدایت کے لئے آئی جو گیارہ اماموں کی ماں ہیں۔ مولانا نے کہا کہ جب جناب اسماعیل کو ذبح کرنے کے لئے جناب ابراہیم لے کر گئے تو شیطان نے جناب ابراہیم کو زوجہ کو بہکایا لیکن بہکی نہیں کیونکہ وہ ایک معصوم کی زوجہ تھیں اور ایک معصوم کی ماں تھیں اسی سے عظمت فاطمیہ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جو ایک معصوم کی ماں ہو اُسکا کیا مرتبہ ہے تو جو گیارہ معصوموں کی ماں ہوں انکا کیا مرتبہ ہوگا۔ آخر میں مولوی نقی عباس اور مولوی ظفر علی نے نوحہ خوانی کی اور طلاب جامعہ امامیہ نے وسینہ زنی کی۔ مجلس میں نظامت کے فرائض مولانا علی مہذب خرد نقوی نے انجام دیے۔

راجہ جی پورم کے نکیت رائے تالاب

واقع شبیہ روضہ زینبیہ میں ثانئ زہرا کمیٹی کے زیر اہتمام خاتون جنت، شہزادیؑ کونینؑ، مادر حسنینؑ، دل بند مصطفیؐ، زوجہ مرتضیؑ، حضرت فاطمہ زہراؑ کی دلسوز شہادت کے سلسلہ میں سات روزہ مجالس بعنوان '46واں روح پرور اجتماع' کا اہتمام 2 دسمبر سے 8 دسمبر تک روضہ کے طاہر جرولی ہال میں صبح 10 بجے سے جاری ہے۔ مجالس کا آغاز تلاوت ربانی سے ہو رہا ہے جس کے بعد شعرا بارگاہ معصومہ کونینؑ میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کررہے ہیں۔ اس کے بعد مقامی و بیرونی علما، ذاکرین و خطیب اہل بیت روزانہ پانچ مجالس کو خطاب کررہے ہیں۔ دوران مجلس نذر مولیٰ کا اہتمام بھی کیا گیا ہے اور پروگرام میں تعاون کرنے والے مومنین کے مرحومین کیلئے فاتحہ خوانی بھی ہو رہی ہے۔ کمیٹی کے سکریٹری آفتاب رضوی نے پروگرام کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ منگل 4 دسمبر کو پہلی مجلس کا آغاز ٹھیک 15:10 بجے تلاوت ربانی سے ہوا جس کے بعد قاری فرقان نے پیش خوانی کی اور مولانا آغا مہدی نجفی نے مجلس کو خطاب کیا، دوسری مجلس میں طاہر کانپوری کی پیش خوانی کے بعد مولانا مرزا یعسوب عباس، تیسری مجلس میں حسن مرزاپوری کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید محمد حسنین باقری جوراسی، چوتھی مجلس میں اعجاز زیدی کے منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد مولانا سید علی انور جعفری اور اس دن کی آخری مجلس میں ظفری فیض آبادی کی پیش خوانی کے بعد مولانا مصطفےٰ علی خاں نے مجلس کو خطاب کیا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے سید محمد حسنین باقری جوراسی نے شہزادی کونین حضرت فاطمہ زہرا کی عظمت، سیرت و تعلیمات پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دختران اسلام ہر شعبہ زندگی میں اپنے آپ کو حضرت فاطمہ الزہرا کی حیات مقدسہ کے آئینے میں دیکھیں تو آپ میں ایک مثالی بیٹی، بہن، بیوی اور ماں کی خصوصیات درجہ کمال پر ملتی ہیں۔ مولانا باقری نے مزید کہا کہ خواتین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی انسانیت، خواتین کے حقوق اور منزلت کو حضرت زہرا کی سیرت میں تلاش کریں۔ حضرت زہرا اور دیگر اسلامی خواتین کی زندگی میں ان انسانی اقدار اور کمال کو ڈھونڈیں اور ان کو معاشرہ میں عام کریں تاکہ آج کی خواتین ان اسلامی نمونوں کو پڑھ کر ان کے کردار کو اپنی عملی زندگی میں ڈھال سکیں۔ ان مثالی خواتین کی زندگی و کردار کے مختلف پہلوؤں سے ہماری خواتین آشنا ہوں اور ان کی زندگی سے اپنے لئے الہام لیں۔ حضرت زہرا کی سیرت و کردار میں آج کی خواتین کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم مفکرین نے آپ کو ایک کامل شخصیت ہونے کے لحاظ سے تمام خواتین کے لیے نمونہ قرار دیا ہے۔ آخر میں مولانا نے جب خاتون جنت کی المناک شہادت کا ذکر کیا تو یہاں موجود سبھی عقیدت مند اشکبار ہوگئے۔ مولانا نے اس بات پر بھی زور دیا کہ وقت کا تقاضہ ہے کہ ایام فاطمی عزائے حسین کی طرح برپا کی جائیں تاکہ ظالم کے چہرے پر پڑی نقاب کو بے نقاب کیا جاسکے۔

مسٹر رضوی نے مزید بتایا کہ 5 دسمبر کو پہلی مجلس ٹھیک 15:10 بجے تلاوت ربانی سے شروع ہوگی جس کے بعد اختر اعظمی پیش خوانی کریں گے اور کرنل سید جرار احمد مرثیہ پیش کریں گے۔ 15:11 بجے خورشید حیدر کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید زہید الحسن، دن میں ایک بجے شموم لکھنوی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید فیروز حسین زیدی، شام 6 بجے خوشنود مصطفےٰ کے منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد مولانا سید انور حسین رضوی اور اس کے دن کی آخری مجلس شام 7 بجے ہوگی جس میں عارف لکھنوی پیش خوانی کریں گے اور مولانا سید عابس کاظم جرولی مجلس کو خطاب کریں گے۔ مسٹر آفتاب رضوی نے بتایا کہ اسی دن یعنی 5 دسمبر کو شب میں 8 بجے زنانی مجلس ہوگی جس کے بعد خواتین شہزادی کونین حضرت فاطمہ زہرا کا شبیہ تابوت برآمد کریں گی۔

بارہ بنکی کے موضع عالم پور میں

سہ روزہ مجالس عزائے فاطمیہ کا اہتمام کیا گیا ان مجالس کا سلسلہ حسینیہ شبیہ محمد مرحوم میں صبح 9 بجے شروع ہوتا ہے اور شب میں 7:30 حسینیہ امانت علی میں مجلس منعقد ہوتی ہے اسی سلسلے کی دوسری مجلس کو حسینیہ شبیہ محمد مرحوم میں مولانا سید محمد عازم باقری نے خطاب کیا مولانا نے بتایا کہ ہمارے بارہویں امام عج اللہ تعالی فرجہ شریف ارشاد فرما رہے ہیں کہ جناب فاطمہ میرے لیے بہترین نمونہ عمل ہیں بنت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے لیے بہترین ائیڈیل ہیں جناب فاطمہ کی وہ اہمیت ہے اور آپ کی وہ شخصیت ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام فرماتے ہیں جو ہمارے وقت کے امام ہیں کہ آپ میرے لیے بہترین نمونہ عمل ہیں کائنات کے ہر انسان کے لیے جناب فاطمہ آئیڈیل ہیں اور ہمیں چاہیے کہ آپ کی سیرت کو بیان کریں اور ان کی سیرت پر عمل کرنے کی کوشش کریں آخر میں مولانا نے جناب فاطمہ زہرا سلام علیہا کے مصائب بیان کئے جس سے مومنین نے گریہ کیا بعد مجلس انجمن فروغ عزا دیوارہ سادات نے نوحہ خوانی کیا اسی سلسلے کی تیسری اور آخری مجلس 5 دسمبر کو صبح ٹھیک 9 بجے اسی امام بارگاہ میں شروع ہوجائے گی جسکو مولانا سید سجاد باقر لکھنؤ خطاب کریں گے مجلس کے فوراً بعد جلوس عزائے فاطمیہ برآمد ہوگا جس میں انجمن رونق عزا عالم پور نوحہ خوانی کرے گی پھر یہ جلوس حسینیہ محمد زائر مرحوم میں جائیگا جہاں اختتامی مجلس کو مولانا سید سلیم اعظمی خطاب کریں گے لہٰذا تمام مومنین و مومنات سے کثیر تعداد میں شرکت کی گذارش ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

کی شہادت کے موقع پر دفتر نمائندگی ولی فقیہ دہلی کی جانب سے امام باڑہ سبطین آباد میں دو روزہ مجالس کے سلسلے کی پہلی مجلس کو مولانا نجیب الحسن زیدی نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز قاری معصوم مہدی نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ اسکے بعد شعراء کرام نے بارگاہ سیدہ عالمیان میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا نجیب الحسن زیدی نے حضرت فاطمہ کی دعا کے جملوں کی تشریح کی اور کہا کہ شہزادی کونین حضرت صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا اپنی ایک دعاء میں رب کریم کی بارگاہ میں یوں درخواست گزار ہیں مالک میری مصیبت کو دین میں قرار نہ دے اور دنیا کو میرا اہم و غم قرار نہ دے اور میرے علم کی انتہا کو دنیا قرار نہ دینا۔ اس دعاء کے اندر بی بی نے سب سے بڑی مصیبت سے پناہ مانگتے ہوئے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دنیا کی تمام مصیبتیں آسان ہیں دین مصیبت میں پڑے یہ بڑی مصیبت ہے انسان کی آنکھوں پر مادیت کا پردہ پڑ جائے یہ بڑی مصیبت ہے یقینا کسی مشکل میں پھنس جانا سانحات و حوادث میں گرفتار ہونا آفت کا شکار ہو جانا بلاؤں میں گرفتار ہو جانا ایک تلخ اور افسوسناک پہلو کا حامل ہے ہے جو انسان کے ساتھ کبھی بھی پیش آسکتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ کبھی یہ آفت اور چوٹ مادی ہوتی ہے، کبھی روحانی اور اخلاقی ہوتی ہے، کبھی جسمانی ہوتی ہے اور کبھی روحانی اور مذہبی ہوتی ہے۔ مذہب کے لحاظ سے کسی کو نقصان پہنچنا سب سے بڑی آفت ہے اور اسی کے ساتھ انسان کی علمی کوششوں اور علم و معرفت کی راہ میں اس کی تنگ و دو کا "دنیا" میں سمٹ جانا بھی روحانی نقصان کی علامت ہے۔ دنیا انسانی وجود کا خلاصہ نہیں ہے اور نہ ہی نفع نقصان کا معیار صرف مادیت ہے۔ بی بی کے ان دعائیہ فقروں سے نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ شخص جس کی مادی زندگی، عافیت اور اسکا ذریعہ معاش تو محفوظ ہو لیکن دین اور اخلاق متاثر ہو وہ درحقیقت خسارے میں ہے۔ ہم اپنے پیاروں کو کھونے والے کے پاس جاکر تعزیت پیش کرتے ہیں کسی کو چوٹ لگ جائے اسے دیکھنے جاتے ہیں اظہار ہمدردی کرتے ہیں ہونا بھی چاہیئے یہی انسانیت ہے لیکن جس کو مذہبی چوٹ پہنچتی ہے وہ بھی ہمدردی کے لائق ہے جس نے مذہب کو کھو دیا وہ بھی ہماری تعزیت کا زیادہ مستحق ہے۔ مجلس کے آخر میں مولانا نے حضرت فاطمہ زہرا کی شہادت کے واقعہ کو بیان کیا۔ نظامت کے فرائض مولانا احمد رضا بجنوری نے انجام دیئے۔ ۵ دسمبر کو دوسری مجلس اسی جگہ منعقد ہوگی جسکو مولانا کلب جواد نقوی خطاب کریں گے۔

حسینہ جنّت مآب سید تقی ؒ میں

دفتر آیۃ اللہ العظمی سید صادق حسینی شیرازی کے زیر اہتمام سہ روزہ مجالس کا انعقاد جاری ہے آج کی دوسری مجلس ٹھیک سات بجے شب منعقد ہوئی۔ نظامت کے فرائض مولانا تصور حسین نے انجام دیئے۔ مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا بعدہٗ شعراء کرام نے بارگاہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا مجلس کو عالیجناب مولانا افضال حسین صاحب قبلہ خطاب کرتے ہوئے جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شخصیت اور انکی سیرت کے چند نکات بیان فرماتے ہوئے کہا کہ اگر آپ نہ ہوتیں تو نہ اسلام کامیاب ہوتا اور نہ ہی مسلمانوں کو عزت نصیب ہوتی لہٰذا آج ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ جہاں بھی وہ ہیں شہزادیؑ کی عظمت سے دوسروں کو روشناس کرائیں۔ مولانا افضال حسین نے مزید کہا کہ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی شخصیت کس درجہ بلند ہے؟ ان کے کمالات اور صلاحیتیں کیسی ہیں؟ ان کا علم کیسا ہے؟ ان کی قوت ارادی کس قدر ہے؟ اور انکی خطابت و بلاغت کیسی ہے؟ یہ تمام پہلو موضوع تحقیق ہیں انسان کو چاہئے ان موضوعات پر غور و فکر کرے۔ امام سجاد فرماتے ہیں: ایک نابینا شخص نے حضرت فاطمہ زہراؑ سے آپ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی آپ نے اپنے آپ کو اس کی نگاہوں سے پوشیدہ کرلیا۔ پیغمبر اسلام ﷺ وہیں تشریف فرما تھے اور اس ماجرے کو دیکھ رہے تھے فرمایا: فاطمہ زہراؑ تم نے کیوں اپنے آپ کو اس سے چھپالیا جب کہ وہ تم کو نہیں دیکھ رہا ہے؟ حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ ٹھیک ہے وہ مجھے نہیں دیکھ رہا ہے لیکن میں تو اسے دیکھ رہی ہوں اور میری خوشبو اس کے مشام تک پہنچ رہی ہے۔ پیغمبر خدا ﷺ نے آپ کی تعریف کی اور فرمایا گواہی دیتا ہوں کہ تم میرے وجود کا ایک ٹکڑا ہو۔ مولانا آخر میں مصائب جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو بیان کیا مجلس میں مومنین کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کل کی آخری مجلس کو عالیجناب مولانا شبیہ الحسن صاحب قبلہ خطاب فرمائیں گے۔

کشمیری محلہ واقع ادارہ مقصد حسینی کے

زیر اہتمام شہزادی کونین، دختر رسولؐ خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا کی المناک شہادت کے سلسلہ میں دو روزہ مجالس عزائے فاطمیہ بعنوان 'رسول اسلامؐ کی اکلوتی بیٹی کا ماتم' کا انعقاد 5 اور 6 دسمبر کو شام 7 بجے کیا گیا ہے۔ ادارہ کے ترجمان ایس ایم امن نے بتایا کہ کشمیری محلہ واقع مسجد قدم رسول میں جمعرات 5 دسمبر کو شام سات بجے ہونے والی مجلس کا آغاز تلاوت ربانی سے قاری شیخ جون علی کریں گے جس کے بعد توحید حسین بھتی، محمد مہدی، الطاف شیخ اور کمیل علی پیش خوانی کریں گے جبکہ مجلس کو مولانا سید محمد علی نقوی خطاب کریں گے جبکہ 6 دسمبر کو شام 7 بجے ہونے والی مجلس کو شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن اور عالم نگر مسجد کے امام جمعہ مولانا سید رضا حسین رضوی 'کردار فاطمہ زہراؑ' کے عنوان پر خطاب کریں گے۔

امام باڑہ بہشت زہرا

رسول اکرمؐ کی پیاری بیٹی شہزادیؑ کونین فاطمہ زہرا کی شہادت کے سلسلے میں پرانے لکھنؤ میں ایام عزائے فاطمیہ پورے عقیدت سے منایا جا رہا ہے۔ ہر امام بارگاہوں مسجدوں عزا خانوں میں مجالس کا سلسلہ تیز ہوگیا ہے اسی سلسلے کی ایک مجلس امام باڑہ بہشت زہرا کوئے دان کی بغیہ مصاحب گنج میں پانچ دسمبر نوچندی جمعرات کو دن میں ساڑھے تین بجے برپا کی گئی ہے۔ اس مجلس کو حجۃ الاسلام مولانا علی سلمان نجفی خطاب فرمائیں اسی سلسلے کی دوسری مجلس جمعہ کو مولانا وصی الحسن نقوی، تیسری مجلس اتوار کو مولانا افضال حیدر خطاب کریں گے۔

ملک کے ہر گاؤں میں مہاکمبھ کے لیے دعوت نامے بھیجے گی یوگی حکومت

جنوب کو سنبھالیں گے کیشو، اے کے شرما جائیں گے گجرات

لکھنؤ: 4 دسمبر (پی این ایس) پریاگ راج میں 13 جنوری سے شروع ہونے والے عقیدت کے عظیم تہوار میں 'جن کمبھ' کا انعقاد کیا جائے گا۔ دنیا بھر سے عقیدت مند آئیں گے۔ یوگی حکومت کی تیاری ملک کے ہر گاؤں سے عقیدت مندوں کو اس میں شراکت کراونے کی ہے۔ اس لیے یوگی کے وزرا ریاستوں میں پہنچیں گے اور وہاں کے لوگوں کو سی ایم اور گورنر کے ذریعے مدعو کریں گے۔ اس کے لیے وزراء کے پروگرام طے کرلیے گئے ہیں۔ 5 دسمبر سے 30 دسمبر کے درمیان مختلف ریاستوں کے دورے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے جمعہ کو کابینہ کے ساتھ میٹنگ میں مہاکمبھ کی برانڈنگ کے لئے ایکشن پلان کا اشتراک کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وزراء مختلف ریاستوں میں جائیں گے اور وہاں کے سربراہ حکومت کے ذریعے لوگوں کو مہاکمبھ اشنان کا فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیں گے۔ سی ایم آفس نے ریاست وار وزراء کے دورے کی تجویز تیار کی ہے اور انہیں مطلع کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کا خط اور گنگا کا پانی بطور دعوت نامہ بھی پیش کریں گے۔ مہاکمبھ سے متعلق روڈ شو میں سی ایم خود شرکت کر سکتے ہیں۔ ان کا پروگرام ابھی فائنل ہو رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق ڈپٹی سی ایم کیشو موریہ 5 دسمبر کو تلنگانہ کا دورہ کریں گے۔ آندھرا پردیش کی ذمہ داری بھی انہیں سونپی گئی ہے۔ کیشو کے ساتھ سابق کابینہ وزیر سدھارتھ ناتھ سنگھ بھی موجود رہیں گے۔ اتحادی پارٹی کے سربراہ سبھاسپا اور پنچایتی راج کے وزیر اوم پرکاش راج بھر کو سکم میں ڈیوٹی پر لگا دیا گیا ہے۔ ایم ایس ایم ای کے وزیر راکیش سچان اور وزیر ٹرانسپورٹ دیاشنکر سنگھ حکومت کی دعوت پر بہار اور مغربی بنگال پہنچیں گے۔ دیاشنکر مشرا دیالو کو تریپورہ میں دعوت نامہ لے جانے کو دیا گیا ہے۔ گجرات کے شہری ترقیات کے وزیر اے کے شرما کو مدعو کرنے کی ذمہ داری بھی دی گئی ہے، جنہوں نے گجرات کیڈر کے نوکرشاہ سے یوپی میں سیاست میں اپنا سفر شروع کیا۔ ان کے ساتھ آزاد انچارج وزیر کپل دیو اگروال بھی ہوں گے۔ وزراء کے مجوزہ پروگرام کے مطابق اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے کو جھارکھنڈ کا دعوت نامہ لینے کو کہا گیا ہے۔ جل شکتی کے وزیر سوتنتر دیو سنگھ مدھیہ پردیش جائیں گے اور موہن یادو کو مہاکمبھ کے لیے مدعو کریں گے۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک سماجی بہبود کے وزیر اسیم ارون کے ساتھ راجستھان جائیں گے اور وہاں کے لوگوں کو مہاکمبھ کے لیے مدعو کریں گے۔ انہیں مہاراشٹر کو بھی مدعو کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ کابینی وزیر سنجے نشاد یہاں ان کے ساتھ ہوں گے۔ وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی وزیر مملکت بلدیو اولکھ کے ساتھ دعوت ناموں کے ساتھ ہریانہ اور پنجاب پہنچیں گے۔ وزیر خزانہ سریش کھنہ کرناٹک اور دہلی کے دعوت نامے لیں گے۔ خواتین کی بہبود اور اطفال کی ترقی کی وزیر بے بی رانی موریہ اتراکھنڈ کے لوگوں کو عقیدے کے سنگم میں اشنان کی دعوت دیں گی۔ بے بی رانی، گورنر بھی یہاں رہی ہیں ہے۔

آر کے پبلک اسکول میں تین روزہ اسپورٹس فیسٹیول اختتام پذیر

دیوبند، 4 / دسمبر (ایچ الیف خان) آر کے پبلک اسکول میں جاری تین روزہ اسپورٹس فیسٹیول اختتام پذیر ہوگیا۔ اسپورٹس فیسٹیول میں آخری دن مختلف اسکولوں کے طلبہ و طالبات نے کئی مقابلوں میں حصہ لیا۔ اختتامی تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر پہنچے ریاستی وزیر برائے تعمیرات عامہ برجیش سنگھ نے طلبہ و طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کھیلوں کی ہماری زندگی میں بہت اہمیت ہے۔ کھیلوں میں بھی روزگار کے مواقع مل سکتے ہیں۔ اسپورٹس فیسٹیول کے آخری روز دون ہلز اکیڈمی کی طالبات نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کھو کھو مقابلے میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ بیڈمنٹن ڈبلز میں آر کے پبلک اسکول کی طالبہ رنجھم اور آیوشی پہلے جبکہ میپلس اکیڈمی کی اسنیہا سنگلز بیڈمنٹن مقابلے میں پہلے نمبر پر رہیں۔ دون ویلی اسکول، جنتا انٹر کالج، آر کے پبلک اسکول اور دون ہلس اسکول کے طلبہ و طالبات نے کرکٹ میچ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر اسکول کے چیئرمین راجیش چوہان، ڈاکٹر کلدیپ رانا، پرنسپل ڈاکٹر نیرج لتا شرما اور وائس پرنسپل مونیکا کپور نے بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔ اس دوران نگر پالیکا پریشد دیوبند کے چیئرمین وپن گرگ، وجے تیاگی، ڈاکٹر اپیندر چودھری، شیوراج سنگھ روڈ، کلدیپ سینی، رویندر پنڈیر، سونیت کشیپ اور منیش تیاگی وغیرہ موجود تھے۔

بلندشہر: عصمت دری کے ملزم کو 20 سال کی قید

بلندشہر: 04 دسمبر (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع بلندشہر کی ایک عدالت نے عصمت دری کے ملزم کو 20 سال کی قید با مشقت کی سزا سنائی ہے۔ پبلک پراسیکیوٹر سنیل شرما نے بدھ کو بتایا شہر علاقے محلہ فیصل آباد باشندہ راشد نامی نوجوان نے سال 2020 میں تھانہ کوتوالی شہر علاقے کی ہی ایک نابالغ لڑکی کے ساتھ عصمت دری کی تھی۔ اس معاملے میں پولیس نے دفعات 376/506/3و4 پاکسو ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ 8 مئی 2020 کو پولیس نے عدالت میں چارج شیٹ فائل کر پراسیکیوشن کی کاروائی منعقد کرائی۔ اس معاملے میں سات گواہ پیش کئے گئے۔

پوروتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس نمبر ایس اینڈ ٹی/ کان/ ای-ٹینڈر/ 2024/16

چیف سگنل اینڈ ٹیلی کمیونکیشن انجینئر/ تعمیرات/ شمال مشرقی ریلوے/ گورکھپور واسطے وصدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ای-ٹینڈر کے توسط سے مندرجہ ذیل کاموں کیلئے ٹینڈر فارم میں درج مقررہ لیاقت کا کافی تجربہ رکھنے والے ٹھیکیداروں سے ٹینڈرس طلب کرتے ہیں۔

ٹینڈر نوٹس و کام کی تفصیلات: ایس اینڈ ٹی/ کان/ ای-ٹینڈر/ 16/ 2024: کام کا نام: ایل ایچ ایس کے لیول کراسنگ نمبر 8 (سوڑھیا مئو) پر انسرشن کے ضمن میں یارڈ سگنلنگ کیبل/ کویڈ کے شفٹنگ کام کے ضمن میں مختلف سگنلنگ کام اور ساتھ ہی ڈپٹی چیف انجینئر تعمیرات لکھنؤ کے تحت سیتاپور- برھول ڈویژن کیلئے اسپیئر آئٹم کا پروویشن کا کام: بیعانہ رقم: -/1,56,300 ₹، تخمینی لاگت: 78,15,655.36 ₹، منظوری نامہ حاصل ہونے کی تاریخ سے کام پورا کرنے کی مدت: 06 ماہ؛ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ: 24-12-2024 کو 15:00 بجے۔

نوٹ:- ● اس ٹینڈر کیلئے کسی بھی طرح کے مینوول تجاویز کی اجازت نہیں ہے اور کسی بھی طرح کے موصولہ مینوول تجویز کو نظر انداز کرویا جائے گا۔ ● پوری تفصیلات ویب سائٹ http://www.ireps.gov.in پر اپلوڈ کردی گئی ہے۔ ● ٹینڈر دہندہ کے پاس کلاس- III ڈیجیٹل سگنیچر سرٹیفکیٹ ہونا ضروری ہے اور IREPS پورٹل پر رجسٹر ہونا چاہئے۔ ● سبھی ضروری دستاویز ای-ٹینڈر میں حصہ لینے کے وقت میں اپلوڈ کئے جانے چاہئیں۔

سی.ایس.ٹی.ای./تعمیرات، گورکھپور
CPRO/Signal-78
ٹرینوں میں بیڑی/سگریٹ نہ پئیں

مجاز کی 69ویں برسی کے موقع پر فاتحہ خوانی کا اہتمام

لکھنؤ: 4 دسمبر۔ اپنے وقت کے رومانی اور انقلابی شاعر مجاز کی 69 ویں برسی کے موقع پر اے ایم یو اولڈ بوائز (ایلومنائی) ایسوسی ایشن لکھنؤ نے 5 دسمبر 24 کو سہ پہر 45.3 بجے ان کی آخری آرام گاہ واقع نشاط گنج قبرستان پیپر مل کالونی، پر فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا ہے۔ ایسوسی ایشن کی اعزازی سکریٹری شہلا حق نے تمام علیگ برادری اور محبان اردو سے فاتحہ خوانی میں شرکت کی اپیل کی ہے تاکہ اس عظیم شاعر کو خراج عقیدت پیش کیا جائے جنہیں اردو کا کیٹس بھی کہا جاتا ہے۔ اسرار الحق، جو مجاز لکھنوی کے نام سے مشہور ہیں، ایک ممتاز علیگ تھے جنہوں نے اے ایم یو کا مشہور یونیورسٹی ترانہ لکھا۔ ان کا تعلق ترقی پسند مصنفین کی تحریک سے تھا۔ 19 اکتوبر 1911 کو قصبہ ردولی (اب ایودھیا ضلع میں) میں پیدا ہوئے اور 5 دسمبر 1955 کو 44 سال کی کم عمری میں انتقال کر گئے اور لکھنؤ کے نشاط گنج قبرستان میں مدفون ہوئے۔

ایس پی وفد کو سنبھل تشدد کے ملزمین سے ملنے کی اجازت دینے پر جیل کے دو اہلکار معطل

مراد آباد: جیل مینوئل کی خلاف ورزی کرنے اور 24 نومبر کو اتر پردیش کے سنبھل میں جامع مسجد کے سروے کے دوران ہوئے تشدد معاملہ میں گرفتار ملزمین سے اپوزیشن سماج وادی پارٹی کے وفد کو ملنے کی اجازت دینے پر جیل کے دو اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔ ڈائریکٹر جنرل (جیل انتظامیہ اور اصلاحاتی خدمات) پی وی راماستری نے دونوں اہلکاروں کی شناخت مراد آباد جیل کے جیلر وکرم سنگھ یادو اور ان کے نائب پروین سنگھ کے طور پر کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جیل سپرنٹنڈنٹ پی پی سنگھ کے خلاف ایک رپورٹ ریاستی حکومت کو کارروائی کے لیے بھیجی گئی ہے کیونکہ وہ گروپ اے کے افسر ہیں۔ راماستری نے کہا کہ یہ کارروائی ڈپٹی انسپکٹر جنرل (جیل) کنٹل کشور کی تحقیقات کے بعد کی گئی اور یہ پایا کہ دستور کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ گذشتہ پیر کو ایس پی کے وفد جس میں سابق رکن پارلیمنٹ ایس ٹی حسن، قانون ساز نواب جان خان اور چودھری سمرپال سنگھ نے سنبھل تشدد میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار 27 لوگوں سے ملاقات کرنے مراد آباد جیل کا دورہ کیا تھا۔ جیل کے دورے کی ویڈیو وائرل ہوگئی۔ ایس پی لیڈروں نے دعویٰ کیا کہ ملزمین کو بے تحاشہ مارا پیٹا گیا جبکہ انہوں نے ملزمین کی قانونی مدد کا بھی وعدہ کیا۔

2 روزہ مرکزی اجلاس سیرت صحابہ کی تیاریاں آخری مراحل میں

کانپور: 4 دسمبر (پی این ایس) انجمن فروغ سنت کانپور کے زیر اہتمام 47 سالہ قدیمی اجلاس 'سیرت صحابہؓ' امسال 7,6 جمادی الآخر 1446 ہجری مطابق 7، 8 دسمبر 2024 بروز سنیچر، اتوار بعد عشاء قاضی شہر کانپور حافظ معمور احمد جامعی کی زیر صدارت منعقد ہوں گے۔ اجلاس کے کنوینر مولانا منصور احمد قاسمی نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ اجلاس کی تیاریاں آخری مراحل میں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اجلاس میں خطاب فرمانے کیلئے دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم مولانا مفتی محمد راشد اعظمی، نائب میر الہند مولانا مفتی سید محمد سلمان منصور پوری استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند، مدرسہ فاروقیہ کاکوری لکھنؤ کے مہتمم مولانا عبدالعلی فاروقی، مدرسہ معہد ملت مالیگاؤں کے مہتمم مولانا عمرین محفوظ رحمانی سکریٹری مسلم پرسنل لاء بورڈ کے علاوہ ملک کے دیگر اکابر علمائے کرام تشریف لا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ قاری خوش الحان قاری اصحاب الحق بنگال، مداح خیرالانام مولانا قاری محمد عمران قاسمی مرادآبادی نعت و منقبت کا نذرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ انجمن فروغ سنت کے جنرل سکریٹری مفتی اقبال احمد قاسمی نے اجلاس کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ امت مسلمہ کو نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کے بلند مقام اور ان کے فضائل و کمالات کے تذکرہ کے علاوہ مسلمانوں میں پھیلی غلط رسومات اور نت نئی گمراہیوں سے آگاہ کرنا اور سنت و صراط مستقیم پر چلنے کیلئے آمادہ کرنا ہے۔ معتبر علماء کرام کے ذریعہ پورے دین پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ خواتین کو بھی پردہ کے ساتھ شرکت کا موقع ہوتا ہے، شب کے جلسوں کے علاوہ دن میں خواتین کی خصوصی نشست بھی منعقد ہوتی ہے، جو امسال 7 جمادی الآخر مطابق 8 دسمبر بروز اتوار دوپہر دو بجے دن میں ہوگی۔

اودھ نامہ

داغدار وراثت

اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں گزشتہ 19 نومبر اور 24 نومبر کو جو کچھ ہوا اس کی مذمت ہر طرف سے کی گئی۔ لیکن یہ کیوں ہوا اور اس کے ذمہ داران کون ہیں اس پر شاید ہی کچھ لوگوں نے لب کشائی کی ہو۔ مسلم قیادت اور ذمہ دروں نے ضرور اس پر اپنی زبان کھولی وہ بھی صرف بیان بازی تک اور زیادہ تر اس میں مصلحت پسندی کا شکار ہو گئے۔ مسلمانوں کی طرف سے ہوئے زبانی اور عملی احتجاج کو اس لئے نظر انداز کیا گیا کہ یہ انھیں کا مسئلہ تھا۔ لیکن سچ تو سچ ہی ہوتا ہے اور ہمیشہ سر چڑھ کر بولتا ہے۔ سنبھل تشدد میں پانچ اور بعض خبروں کے مطابق سات افراد کی جان چلی گئی۔ اور بہت سے افراد زخمی ہو گئے۔

سماج وادی پارٹی نے لوک سبھا کی کل کی کارروائی میں سماج وادی پارٹی نے سنبھل میں حالیہ تشدد کا معاملہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ تھا۔ اکھلیش یادو نے کھل کر کہا کہ سنبھل، جو بھائی چارے اور اتحاد کے لیے جانا جاتا تھا، اب انتظامیہ کے متنازعہ اقدامات کی وجہ سے بدامنی کا شکار ہو رہا ہے۔ اکھلیش نے کہا کہ اتر پردیش کے اس قصبے میں منصوبہ بند طریقے پر بھائی چارے کو گولی ماری گئی۔ بی جے پی اور اس کی اتحادی تنظیموں نے شروع سے ہی وہاں قومی ہم آہنگی کو بگاڑنے کا کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا، "19 نومبر کو عدالت کے حکم کے بعد محض دو گھنٹوں کے اندر ضلع مجسٹریٹ اور پولیس افسران سنبھل کی جامع مسجد کا سروے کرنے پہنچ گئے۔ اب جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اس معاملہ کی جانچ کے لئے اس کمیٹی کو اس پہلو کو پیش نظر رکھنا ہوگا کہ یہ معاملہ کیوں پیش آیا۔ اور اس کے اسباب میں کون کون سے عوامل کارفرما ہیں۔ اور ان لوگوں کو دائرہ تفتیش میں لایا جانا چاہئے جو اس کے ذمہ دار ہیں خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ کسی بھی مذہب کا ہو۔ کسی بھی مسلک کا ہو یا کسی بھی سرکاری عہدے پر ہو، اس کے ستھ کسی قسم کی و رعایت نہیں کی جانا چاہئے۔ سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما رام گوپال یادو نے بھی راجیہ سبھا میں کہا کہ 24 نومبر کو صبح پولیس نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا لیکن مقامی لوگوں کو اس کارروائی کی وجہ سے لاعلم رکھا گیا۔ کچھ دیر بعد پولیس اور افسران مسجد میں داخل ہوئے، جس پر لوگوں نے شک کا اظہار کیا اور صورتحال کشیدہ ہو گئی۔ انتظامیہ کے ان اقدامات سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ سب عوام کی توجہ حقیقی مسائل سے ہٹانے کے لیے کیا گیا۔ اس تشدد کے لئے ایک طبقہ کچھ ہی دن پہلے سبکدوش ہوئے چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ کو ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ کیونکہ انھوں نے ایک فیصلہ میں عبادت گاہ ایکٹ کو پوری طرح نظر انداز کرتے ہوئے ایک مسجد کے سروے کا حکم دیا تھا بعد میں آنے والے انھیں کی پیروی کر رہے ہیں اور دھڑا دھڑ ہر مقدس جگہوں کے خلاف درخواستیں منظور کر رہے ہیں۔ سنبھل انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ متاثرین کی موت پولیس کی گولیوں سے نہیں ہوئی۔ لیکن یہ دعویٰ سوالات کے گھیرے میں ہے کیونکہ سرکل افسر نے مشتعل مسلمانوں پر گولی چلانے کی بات کا اعتراف کیا ہے۔

دوسری سب سے اہم بات یہ کہ مسجد 'سروے' کے فیصلہ سے متعلق بھی تجزیہ کیا جانا چاہیے۔ آخر کس جذبے سے مغلوب ہو کر مقامی سول جج نے مسجد کمیٹی کی بات سنے بغیر سروے کا حکم دے کر مقرر آئینی طریقہ کار کی واضح خلاف ورزی کی۔ ایک اور بڑا سوال یہ بھی ہے کہ سروے کا مطالبہ کرنے والے عرضی دہندہ کو سروے ٹیم کے ساتھ جانے کی اجازت کیوں دی گئی؟ اطلاع ہے کہ گھروں میں توڑ پھوڑ کی گئی، خواتین کو ان کے گھروں سے گھسیٹ کر نکالا گیا اور پولیس نے ان کی شادی تقاریب میں رخنہ ڈالا۔ یہ قانون کے مطابق کارروائی نہیں کہی جاسکتی۔ ایسا لگتا ہے کہ ان کی منشا 'مسلمانوں کو سبق سکھانے' کی تھی۔ ضلع مجسٹریٹ، پولیس سپرنٹنڈنٹ اور سرکل افسر کے بیانات کوئی دلاسہ نہیں دلاتے۔ ان میں سے کسی نے بھی جان و مال کے نقصان پر افسوس نہیں ظاہر کیا۔

سنبھل کے متاثرین کے خون نے سابق چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے نام نہاد 'مجسٹس کے علم انصاف' کو جائز بنایا جس سے ملک بھر میں مساجد کے سروے کا راستہ کھل گیا۔ وارانسی میں گیانواپی مسجد کا معاملہ اس کی ایک اہم مثال ہے۔ ہندوؤں نے دعویٰ کیا تھا کہ انھیں یہ ثابت کرنے کے لیے کہ وہ ایک مندر تھا، 'مسجد کے طرز کی جانچ' کرنے کی ضرورت ہے۔ باوجود اس کے کہ 'پلیسز آف ورشپ ایکٹ 1991'، جو واضح طور سے مذہبی مقامات کی 15 اگست 1947 کی حالت کو بدلنے پر روک لگاتا ہے، چندر چوڑ نے گیانواپی مسجد کے سروے کی اجازت دے دی۔ پلیسز آف ورشپ ایکٹ خاص طور پر ایسے ہی فرقہ وارانہ تشدد کو روکنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ بی جے پی کی 'رام جنم بھومی مہم' سے مطلع قانون ساز یہ یقینی کرنا چاہتے تھے کہ کسی بھی مذہبی مقام کو تنازعہ کا موضوع نہ بنایا جائے۔ چندر چوڑ ان 5 ججوں میں تھے جنھوں نے یہ افسوسناک فیصلہ سنایا کوئی حیرانی نہیں کہ انھوں نے یہ دلیل دیتے ہوئے کہ ڈھانچہ کی 'حقیقی نوعیت' کے بارے میں جاننا 1991 کے ایکٹ کی خلاف ورزی نہیں، گیانواپی سروے کی اجازت دے کر اس ایکٹ کو پھر سے نظر انداز کر دیا۔ یہ ایک ایسی سپاٹ تشریح تھی جو بے حد خطرناک تھی۔ چندر چوڑ نے جانتے ہوئے وضو خانے کو سیل کرنے کا حکم دے دیا۔ اس نے مسجد کی نوعیت کو بدل دیا، کیونکہ چندر چوڑ کے فیصلے سے اس کا ایک حصہ مسلموں کے لیے بند ہو گیا۔ اس سے ترغیب حاصل کر ذیلی عدالت نے بعد میں مسجد کے دوسرے حصے میں پوجا کی بھی اجازت دے دی۔ اس طرح جو معاملہ ایک سروے کی شکل میں شروع ہوا تھا اس نے مسجد کا کردار بگاڑ کر 1991 کے ایکٹ کا جذبہ طاق پر رکھ دیا۔ چندر چوڑ نے جو مثال قائم کی، اس نے ہندوتوا طاقتوں کو متھرا سے لے کر سنبھل اور یہاں تک کہ اجمیر شریف تک ملک بھر میں ایسے معاملے درج کرنے کے لیے حوصلہ بڑھایا ہے۔ عدالتیں اب مستقل طور سے مساجد کے سروے کا حکم دے رہی ہیں اور یہ ایسے سیلاب میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے جس نے ہندوستان کے سیکولر ڈھانچہ کے بہہ جانے کا خطرہ پیدا کر دیا ہے۔

عبادت گاہ ایکٹ اور بھگوا بریگیڈ

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

سنبھل کے بعد اجمیر کی درگاہ، اجمیر میں ہی ڈھائی دن کا جھونپڑا مسجد، بدایوں کی جامع مسجد کے مندر ہونے کے دعوے اور سروے سے پلیس آف ورشپ ایکٹ (عبادت گاہ قانون) پر ملک میں بحث شروع ہو گئی ہے۔ 1990 میں ایل کے اڈوانی کی رتھ یاترا سے پیدا ہوئے فرقہ وارانہ طوفان اور بدامنی سے آئندہ ملک کو بچانے کے لئے پارلیمنٹ سے 1991 میں عبادت گاہ قانون پاس کیا گیا۔ اس کی دفعہ چار کی شق نمبر ایک میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ 15 اگست 1947 کو جو عبادت گاہ جس شکل میں تھی (سوائے بابری مسجد کے) اسی شکل میں رہے گی۔ دفعہ تین عبادت گاہ کے کیرکٹر کو بدلنے پر پابندی لگاتی ہے۔ دفعہ چار کی شق دو میں کہا گیا کہ کسی عبادت گاہ کا اگر کسی عدالت میں کوئی تنازعہ ہے تو وہ کالعدم ہو گیا اور آئندہ بھی کوئی مقدمہ قائم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ 2019 میں ایودھیا تنازعہ پر سپریم کورٹ کی پانچ رکنی بنچ جس کے ڈی وائی چندر چوڑ بھی ایک رکن تھے نے اپنے فیصلے میں عبادت گاہوں کے قانون کی اہمیت کو دوہراتے ہوئے کہا تھا کہ موجودہ مذہبی مقامات کے خلاف کوئی دعویٰ قانون کے ذریعہ قبول نہیں کیا جاسکتا۔ یہ فیصلہ اراضی کے مالکانہ حق کا ہے اسے کسی بھی معاملہ میں نذیر نہیں بنایا جاسکتا۔ تاہم مئی 2022 میں اس وقت کے چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ کی سربراہی والی بنچ نے سروے کو جاری رکھنے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے کہا کہ 1991 کے قانون کے تحت کسی مذہبی مقام کی نوعیت کا پتہ لگانا ممنوع نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنا فیصلہ ضلعی عدالت میں دائر درخواست جس میں کہا گیا ہے کہ مسجد ایک منہدم مندر کے کھنڈرات پر بنائی گئی تھی کی سماعت کرتے ہوئے سنایا تھا۔ اس میں عدالت نے یہ بھی کہا کہ درخواست گزار صرف 15 اگست 1947 کو اس مقام کی حیثیت کا پتہ لگانے کی مانگ کر رہا ہے۔ نہ کہ ایکٹ کے مطابق اس کی نوعیت کو بدلنے یا تبدیل کرنے کی۔

سپریم کورٹ کی سی جے آئی چندر چوڑ کی سربراہی والی بنچ جس میں جسٹس جے بی پارڈی والا اور جسٹس منوج مشرا بھی شامل تھے نے گیانواپی معاملہ کی سماعت کے دوران الہ آباد ہائی کورٹ کے حکم کو برقرار رکھا، جس میں آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کو گیانواپی کمپلیکس کے سروے کی اجازت دی گئی تھی۔ 4 اگست 2023 کو سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ سروے non invasive غیر جارحانہ تکنیک کے تحت کیا جانا چاہئے اور یہ بھی کہا کہ اس کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ آیا یہ مسجد کسی مندر کو گرا کر بنائی گئی تھی یا نہیں۔ گیانواپی مسجد کی انجمن انتظامیہ کمیٹی نے عدالت میں دلیل دی تھی کہ یہ فیصلہ 1991 کے عبادت گاہوں کے ایکٹ کے خلاف ہے اور اس سے ملک بھر میں اسی طرح کی درخواستوں کا سیلاب آ جائے گا۔ اس پر سپریم کورٹ کی بنچ نے کہا تھا کہ عبادت گاہوں کے قانون کی دفعہ 3 میں کسی بھی عبادت گاہ کی مذہبی نوعیت کی شناخت پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ تاہم، اسی ایکٹ کی دفعہ چار 15 اگست 1947 سے پہلے موجود عبادت گاہوں کی شکل میں کسی قسم کی تبدیلی کو منع کرتا ہے۔ اس اہم فیصلے میں عدالت نے کہا تھا کہ مذہبی مقامات کی تاریخی اور ثقافتی اہمیت کو برقرار رکھنے کے لیے یہ انتظام ضروری ہے لیکن مذہبی کردار کا تعین کسی اور قانونی عمل کا حصہ ہو سکتا ہے۔

جسٹس چندر چوڑ کے اس فیصلہ کی وجہ سے بھگوا بریگیڈ کے لئے مختلف مقامات پر قانونی تنازعہ کھڑا کرنے کا راستہ کھل گیا۔ مساجد اور درگاہوں کی جگہ مندر تلاش کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ گیانواپی کے بعد متھرا، سنبھل، بدایوں اور اب اجمیر کی درگاہ اور ڈھائی دن کا جھونپڑا مسجد کے سروے کا ضلع عدالت نے فیصلہ سنایا ہے۔ ملک کھودنے کا یہ سیلاب کہاں جا کر رکے گا کہنا مشکل ہے۔ مسجد کمیٹی کو سنے بغیر ضلع عدالت کی سروے کرانے میں حیران کن جلد بازی پر سپریم کورٹ کے ایڈوکیٹ بھانو پرتاپ سنگھ عدالت کو قصوروار مانتے ہیں۔ مشہور ایڈوکیٹ پرشانت بھوشن کا کہنا ہے کہ یا تو ضلع جج عبادت گاہ قانون سے واقف نہیں ہیں یا پھر وہ فرقہ پرست ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں انہیں جج بنے رہنے کا حق نہیں ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ دشنت دوے نے تو ضلع عداتوں کے اس رویہ پر گہری تشویش ظاہر کی ہے۔ سنبھل میں پولس انتظامیہ کی ملی بھگت سے ہوئے واقع جس میں پانچ لوگوں کی جان چلی گئی اور بہت سے لوگ زخمی ہوئے ہیں وہ انٹرویو کے دوران رو پڑے۔

سنبھل میں 24 نومبر کو صبح ساڑھے چھ بجے دوبارہ سروے ٹیم کا بغیر پیشگی اطلاع اور عدالت کی اجازت کے بغیر مسجد پہنچنا کئی سال پیدا کرتا ہے۔ اس بار نہ صرف پولیس سروے ٹیم کے ساتھ تھی بلکہ بڑی تعداد میں جے شری رام ※ کے نعرے لگانے والے لوگ بھی ان کے ساتھ تھے۔ اس کی وجہ سے مسلمان بھی اکٹھا ہو گئے۔ پولس نے سمجھا بجھا کر عوام کو شانت کرنے کے بجائے طاقت کا استعمال کیا۔ جس کے سبب حالات قابو سے باہر ہو گئے، پتھراؤ، لاٹھی چارج، آنسو گیس اور فائرنگ ہوئی۔ وائرل ویڈیو میں پولس لاٹھیاں بھانجتی اور گولی چلاتی دکھائی دے رہی ہے۔ سنبھل کے معاملہ میں سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں پولیس اور ضلعی انتظامیہ کو سخت ہدایات جاری کی ہیں۔ عدالت نے کہا کہ ضلع میں مکمل غیر جانبداری کے ساتھ امن و امان بحال کیا جائے۔

اس کے علاوہ سی جے آئی سنجیو کھنہ نے کہا کہ مسجد کمیٹی سول پروسیجر کوڈ کے آرڈر 9 رول 13 کے تحت 19 نومبر کو سروے کرنے کے سول کورٹ کے یکطرفہ فیصلے کو منسوخ کرنے کے لئے الہ آباد ہائی کورٹ میں درخواست دائر کر سکتی ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ ہدایت آرٹیکل 227 کے تحت نچلی عدالتوں کی نگرانی کے اپنے اختیار کے تحت دی ہے۔ اتر پردیش میں جب سے آدتیہ ناتھ وزیر اعلیٰ بنے ہیں مسلمانوں پر کسی نہ کسی بہانے بڑے پیمانے پر حملے ہو رہے ہیں۔ چند ہفتے قبل بہرائچ میں فرقہ وارانہ تشدد میں مسلم طبقہ کے خلاف ریاستی جبر اور مسلم نوجوانوں کی گرفتاری کا واقع پیش آیا۔ ہندوتوا تنظیمیں ریاستی حکومت کی سہ اور قانونی ذرائع سے تنازعہ پیدا کر مساجد، درگاہ اور قبرستان کو نشانہ بنا رہی ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ جسٹس چندر چوڑ کے فیصلہ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ سمیت مسلم تنظیموں اور اپوزیشن نے ان کے اس فیصلے پر شدید رد عمل ظاہر کیا ہے۔ ملک میں فرقہ وارانہ تنازعات کے لئے انہیں ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے۔ جسٹس چندر چوڑ نے اسی عبادت گاہوں کے قانون کو نظر انداز کیا جس پر پہلے سب کو عمل کرنے کا حکم دیا تھا۔ اگر اس تباہ کن روش کو تبدیل کرنا ہے اور بھگوا بریگیڈ کو روکنا ہے تو سپریم کورٹ کو از خود نوٹس لے کر فوری طور پر مداخلت کرنی چاہئے۔ تا کہ عبادت گاہوں کے ایکٹ کا تقدس برقرار رہے۔ جو 15 اگست 1947 کے بعد کسی عبادت گاہ کے بارے میں کوئی قانونی تنازعہ کھڑا ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔

☆☆☆

عدالتی احکامات: تشدد اور امن کے دو مختلف مظاہر

رشمی سہگل

آدتیہ سنگھ ہندوتوا بریگیڈ کے ایک اہم فرد کی جانب سے دائر کی گئی درخواست پر سماعت کر رہے تھے، جس میں سنبھل کی اے ایس آئی کے ذریعے محفوظ یادگار شاہی جامع مسجد کا سروے کرانے کی اجازت طلب کی گئی تھی، اس بنیاد پر کہ یہ مسجد سولہویں صدی میں مغل بادشاہ بابر نے ایک شیو مندر کو توڑ کر بنوائی تھی۔ درخواست 19 نومبر کو دوپہر میں دائر کی گئی اور جج نے مسلم فریق کی بات سنے بغیر اسی شام ایک وکیل کمیشن کو سروے کرنے کا حکم دے دیا۔ یہ سب بہت جلدی میں ہوا۔ یہ پہلی بار تھا جب دوسرے فریق کی بات سنے بغیر عدالت نے فیصلہ سنا دیا۔ اب یہ محض اتفاق نہیں ہوسکتا کہ سروے کا پہلا مرحلہ مکمل ہونے کے اگلے دن یعنی 20 نومبر کو یوپی کی نو اسمبلی سیٹوں کے ضمنی انتخابات کے لیے ووٹنگ ہونی تھی۔ فرقہ وارانہ عناصر کے ایسے شور شرابے سے اب کسی کو حیرت نہیں ہوتی اور یوگی آدتیہ ناتھ اس روایت کے چہرہ اور پرچم بردار رہے ہیں لیکن ایک عدالت کا اس طرح فیصلہ دینا، جو انصاف کی رسمی سماعت کا بھی خیال نہ کرے، یہ بتاتا ہے کہ ہم عوامی زندگی کے کس نچلی سطح تک پہنچ چکے ہیں۔ عدالتی حکم کے چند گھنٹوں کے اندر ہی سروے کی ٹیم وہاں پہنچ گئی۔ سروے 19 نومبر کی شام تک مکمل نہ ہو سکا، اس لیے سروے کی ٹیم 24 نومبر کو (ضمنی انتخاب کے نتائج کے اعلان کے اگلے دن) دوبارہ شاہی جامع مسجد پہنچی لیکن اس بار ٹیم کے ساتھ کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو نعرے لگاتے ہوئے مسجد کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دوسری طرف، اس بات پر ناراض کہ عدالت نے ان کا موقف سنا ہی نہیں، مسلمان بھی مسجد کے ارد گرد جمع تھے۔ پولیس بھی موجود تھی۔ اچانک پتھراؤ شروع ہو گیا اور حالات بہت سنگین ہو گئے۔ پتھراؤ اور فائرنگ ہوئی، جس میں پانچ مسلمان نوجوانوں کی موت ہو گئی۔ اس پورے معاملے کا موازنہ نینی تال ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس منوج کمار تیواری اور جج راکیش تھپلایال کی بنچ کے فیصلے سے کیا جاسکتا ہے، جس میں انہوں نے اترکاشی میں نجی ملکیت پر بنی 55 سال پرانی مسجد کو گرانے کی درخواست پر ریاست کو حکم دیا کہ حکومت اور ڈی جی پی ہر قیمت پر امن و سکون برقرار رکھیں اور یہ بھی یقینی بنائیں کہ مسجد کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

مسجد کو گرانے کی درخواست ہندو قوم پرست گروپوں کی نمائندگی کرنے والی اقلیتی خدمت کمیٹی نے 22 نومبر کو عدالت میں دائر کی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ جب یہ حکم پڑھا جا رہا تھا تو ایک جج نے کہا تھا: "ہم ایک مذہبی ریاست میں نہیں رہ رہے ہیں" اور ہمیں تمام مذاہب کا احترام کرنا چاہیے۔ نینی تال کی بنچ کا فیصلہ یہ بتاتا ہے کہ اگر عدالتیں انتظامیہ پر قانون اور نظم و ضبط قائم رکھنے کے لیے دباؤ ڈالتی ہیں، تو یہ مؤثر اور کامیاب ثابت ہوسکتا ہے۔ ہماچل پردیش بھی یہ ثابت کرتا ہے کہ اگر پولیس سیاسی مداخلت سے آزاد ہو تو وہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے مضبوطی سے کام کر سکتی ہے اور یہ مثال سنجولی سے ملتی ہے۔ سنبھل میں مظاہرین پر پولیس کے پتھراؤ کی ویڈیوز ریکارڈ ہوئے ہیں۔ وہاں پانچ ہلاکتوں میں سے ایک 22 سالہ نوجوان بھی شامل ہے، جس کے والد کا الزام ہے کہ پولیس نے اس کے سینے میں گولی ماری تھی۔

اتر کھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے فرقہ وارانہ جذبات بھڑکانے کے طریقوں پر یوگی آدتیہ ناتھ کی ہینڈ بک کو باریکی سے پڑھا ہے۔ دھامی کی نگرانی میں اتر کھنڈ، ہندوتو کے پسندیدہ تجربہ گاہ میں تبدیل ہو چکا ہے۔ کھلے عام فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھانے والی بیانات سے لے کر مساجد، مدارس اور مسلمانوں کے گھروں پر بلڈوزر چلانے (جنوری 2023 میں ہلدوانی کو یاد کریں؟)، مسلمانوں کو ان کے گھروں اور چھوٹے کاروباروں سے بے دخل کرنے اور دھمکانے (پورولا، جون 2023) تک اور 'گہری عدم مساوات والی' یکساں شہری ضابطہ (فروری 2024) جیسے مسائل، ہندو قوم پرست مسلم مخالف منصوبوں میں ایسے تمام راز چھپے ہوئے ہیں۔ لوک سبھا انتخابات (جون 2024) اور بدری ناتھ ضمنی انتخابات (جولائی 2024) میں ایودھیا/فیض آباد میں ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنے کے بعد حال ہی میں کیدار ناتھ ضمنی انتخابات میں اسی ہتھیار کا استعمال کیا گیا، جسے بی جے پی کی امیدنوٹیال نے جیتا۔ اترکاشی ضلع انتظامیہ نے پہلے ہی ستمبر میں ایک تفتیش کی تھی اور زیر غور مسجد کو جائز قرار دیا تھا جو 1969 میں ایک نجی زمین پر تعمیر کی گئی تھی۔ اس کی تعمیر کے لیے پیسے انفرادی چندہ سے جمع کیے گئے تھے اور مسجد وقف بورڈ میں رجسٹرڈ بھی ہے۔ مگر ہندوتو وادیوں کو اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور یہی وجہ تھی کہ سچ کے تمام ہونے کے باوجود 24 اکتوبر کو مسجد گرانے کی دھمکی دیتے ہوئے جلوس نکالے گئے، وہ مکمل طور پر پر اعتماد تھے کہ ریاست ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔ یہاں تک کہ وہ پولیس سے بھی ٹکرا گئے، اس واقعہ میں مظاہرین اور پولیس اہلکار دونوں زخمی ہوئے اور تشدد پھیلانے کے الزام میں آٹھ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

اترکاشی ضلع بی جے پی کے صدر ستندر رانا نے دھامی سے ملاقات کر کے پولیس کی 'زیادتی' کی دوبارہ شکایت کی۔ ہندوتو بریگیڈ کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لیے وزیر اعلیٰ نے اراضی کے حصول کے دستاویزات کی دوبارہ جانچ کا حکم دیا تا کہ یہ دیکھا جاسکے کہ کہیں کچھ غیر قانونی ※ تو نہیں ہے۔ گرفتار افراد کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ مسجد کو گرانے کے خلاف سخت موقف اختیار کرنے والے ڈی ایس پی اور ایس ڈی ایم اترکاشی کو دھامی نے دہلی سے جوڑ کر ریاستی ہیڈ کوارٹر بھیج دیا۔ وی ایچ پی کی قیادت میں ہندوتو وادی گروپوں نے یکم دسمبر کو اترکاشی میں ایک مہاپنچایت کرنے کی دھمکی دی لیکن اس سے مزید تشدد کے خدشے کے پیش نظر 27 نومبر کو نینی تال بنچ میں جلد سماعت کی درخواست کی گئی، جس پر مہاپنچایت کرنے کی اجازت دینے سے عدالت نے انکار کر دیا اور پولیس کو اترکاشی میں کسی بھی غیر متوقع واقعے کو روکنے کا حکم دیا۔

مسئلہ رام جنم بھومی تحریک اور نومبر 2019 کے سپریم کورٹ کے فیصلے تک جاتا ہے، جس میں اُس وقت کے چیف جسٹس رنجن گوگوئی کی صدارت میں پانچ ججوں کی بنچ، جس میں حال ہی میں ریٹائر ہونے والے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ بھی شامل تھے، نے متنازعہ رام جنم بھومی-بابری مسجد مقام پر رام مندر کی تعمیر کے راستے کو صاف کرنے کے لیے مخصوص دلائل کا سہارا لیا۔ فیصلے میں عبادت گاہ ایکٹ 1991 میں دیے گئے واضح استثنا کا اچھا استعمال کیا گیا، "اس ایکٹ میں شامل کوئی بھی بات اس مقام یا عبادت گاہ پر لاگو نہیں ہوگی جسے عام طور پر اتر پردیش ریاست میں ایودھیا میں واقع رام جنم بھومی-بابری مسجد کے طور پر جانا جاتا ہے۔"

لیکن یہ ایکٹ، کسی پرانے عبادت گاہ اور اس کے متوقع نتائج کے بارے میں متنازعہ دعووں کی اس روایت کو روکنے کے لیے خاص مقصد کے ساتھ آیا تھا۔ یہ اس بیان کے ساتھ شروع ہوتا ہے: "کسی بھی عبادت گاہ کے تبدیلی پر پابندی لگانے اور کسی بھی عبادت گاہ کے مذہبی کردار کو برقرار رکھنے کے لیے ایک قاعدہ، جیسا کہ وہ 15 اگست 1947 کو وجود میں تھا۔" اس کے باوجود ایسا ہوا۔ گیان واپی، متھرا، سنبھل، اجمیر شریف وغیرہ جیسے دعووں کا سیلاب آ گیا جب حال ہی میں ریٹائر ہونے والے چیف جسٹس چندر چوڑ نے گیان واپی سروے کے معاملے پر یہ دلیل دیتے ہوئے اپنی مہر لگا دی کہ ساخت کی حقیقی نوعیت ※ کے بارے میں تجسس سے عبادت گاہ ایکٹ کی خلاف ورزی نہیں ہوتی ہے۔ چندر چوڑ نے گیان واپی مسجد کمپلیکس کے جنوبی تہہ خانے میں ہونے والی عبادت پر پابندی لگانے سے بھی انکار کر دیا۔ اس فیصلے نے ملک بھر میں 2000 مساجد کو گرانے کا مطالبہ کرنے والے ہندو گروپوں کو حوصلہ دیا، جن کا دعویٰ ہے کہ انہیں مسلم حکام نے ہندو مندر گرا کر بنایا تھا۔ ان مقامات میں لال قلعہ، دہلی کی جامع مسجد اور آگرہ میں تاج محل بھی شامل ہیں۔ مدعیوں نے ان دعووں سے متعلق مقدمات پہلے ہی مختلف عدالتوں میں دائر کر رکھے ہیں، جن میں ایودھیا میں رام مندر کی طرز پر کرشنا جنم بھومی مندر کے توسیع کے لیے متھرا کی شاہی عیدگاہ گرانے کا مطالبہ بھی شامل ہے۔ وارانسی اور متھرا میں ہندوتو کی نمائندگی کرنے والے وکیل وشنو شنکر جین اصرار کرتے ہیں کہ یہ ہندو وراثت کی بحالی کی لڑائی ہے۔ تاہم، اگر ہماری عدلیہ انہیں اسی طرح اپنے طریقے سے چلنے کی اجازت دیتی رہی تو یہ ایک شدت پسند ترمیمی حکومتی اقدام بن جائے گا جس کے ذریعے اسلامی مذہبی اور مقدس مقامات کو تباہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

☆☆☆

ہندوستانی عدالتوں کے مختلف فیصلے سماجی ہم آھنگی پر گھرے اثرات چھوڑ رہے ھیں۔ ایک طرف تشدد بھڑکانے والے عدالتی حکم نے جانیں لیں، تو دوسری جانب امن کے فروغ کے لئے مثبت کردار ادا کیا

اردو ادب کی مایہ ناز شخصیت: 'اسرار الحق مجازؔ'

محمد قمر خاں

مختصر سی زندگی میں اپنے بعد شعر و ادب کا زبردست ذخیرہ چھوڑ کر جانے والی اس شخصیت کا پورا نام اسرار الحق تھا جب کہ مجازؔ ان کا شاعرانہ تخلص تھا اور اُن کی عرفیت "عمو جان" تھی وہ ایک ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے اپنی خوش مزاجی کے سبب تا زندگی عوام میں انہیں کافی مقبولیت حاصل رہی۔ ان کا شمار علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا نام روشن کرنے والے طلبا میں ہوتا ہے۔ علی گڑھ کا ترانہ "یہ میرا چمن ہے میرا چمن" ان کی ہی شاعری کا ورثہ ہے۔ مجازؔ کو وسطی دور کے سنجیدہ شعرا میں شمار کیا جاتا ہے ان کو اپنی شاعری میں پائی جانے والی رومانیت کے مدنظر اردو شاعری کا "کیٹس" کہا جاتا ہے، اپنے صوفیانہ رجحان کو لے کر بھی وہ خاصے مشہور رہے۔

مجازؔ کی ولادت قصبہ "ردولی ضلع بارہ بنکی" میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم ردولی کی ایک درس گاہ میں ہوئی۔ اس کے بعد امین آباد انٹر کالج لکھنؤ سے "ہائی اسکول" اور سینٹ جانس کالج آگرہ سے انٹر کا امتحان پاس کیا۔ جس کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی جہاں پہنچے، پر ان کی شخصیت میں اور بھی نکھار آیا اور یہاں سے انہوں نے اپنا گریجویشن پورا کیا۔ اس طرح علی گڑھ کے ماحول اور وہاں کی تعلیم نے ان کی شخصیت میں اور بھی چار چاند لگا دیئے۔ تعلیمی فراغت کے بعد ان کا ذہن شاعری کی طرف مائل ہوا اور اسی شاعری نے انہیں شہرت اور عزت دونوں بخشی اور اسی شہرت کے سبب اردو ادب میں اپنی پہچان بناتے ہوئے، وہ اردو ادب کی مایۂ ناز شخصیت بن گئے۔ مجازؔ اُس دور کے شاعر رہے ہیں کہ جب اردو میں ترقی پسند شاعرانہ ادب اپنا وجود قائم کر رہا تھا۔ مجازؔ کے کلام میں قدم قدم پر رومانیت جھلکتی ہے۔

یہاں قابل ذکر ہے کہ اگر عمر کی تھوڑی مہلت انہیں اور مل گئی ہوتی، تو وہ اردو کی بہتری، بلندی اور فروغ کے واسطے کافی کچھ کرتے۔ ان کی شاعری میں قومی جذبہ جہاں ایک طرف شامل رہتا تھا، وہیں دوسری طرف ان کی عشقیہ شاعری بھی کافی پُر اثر تھی جب کہ ان کی انقلابی شاعری میں بلا کا جوش پایا جاتا ہے۔ قومی جذبہ سے لبریز اُن کی شاعرانہ تخلیق "نظر علی گڑھ" کو ۱۹۵۱ء میں یونیورسٹی کے وی ایم ہال میں منعقد جلسہ میں "ترانۂ علی گڑھ" کا درجہ عطا کیا گیا۔ مجازؔ کی زندگی، شخصیت اور شاعرانہ صلاحیت کے متعلق بہت ساری کتابوں، رسالوں اُس دور کے مقامی اخبارات میں کافی کچھ تحریر کیا جا چکا ہے اس کے علاوہ ان کے بعد کے اردو ادب کے ادیبوں اور ناقدوں نے بھی ان کی مایۂ ناز شخصیت کو لے کر اپنے اپنے خیالات کو قلمبند کر کے کتابوں کی شکل دی ہے مثلاً:

۱۔ مجازؔ شخص اور شاعر۔ ڈاکٹر منیزہ عثمانی۔ ۱۹۸۵ء
۲۔ اسرار الحسن مجازؔ۔ پروفیسر شارب ردولوی۔ ۲۰۰۹ء
۳۔ مجازؔ کی باتیں۔ ڈاکٹر صہبا علی۔ ۲۰۰۹ء
۴۔ مجازؔ شخص اور شاعری۔ ڈاکٹر علی احمد فاطمی۔ ۲۰۱۲ء

یوم وفات پر خاص

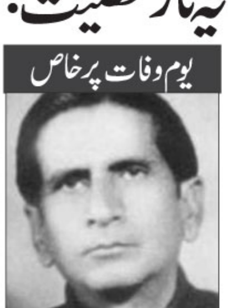

ان کی حیات کے دوران لکھنؤ میں ان کا زیادہ تر وقت حضرت گنج کے "کافی ہاؤس" جا کر اپنے کلام کو اور زیادہ موزوں اور بہتر بنانے میں گزرتا تھا۔ انہیں غزلوں کے علاوہ نظمیں لکھنے میں بھی مہارت حاصل رہی۔ ان کی نظمیں "خواب سحر"، "خاتون سے ملاقات" اور "ننھی پجارن" خصوصاً "آوارہ" وغیرہ آج بھی اتنے ہی ذوق سے پڑھی اور سنی جاتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ انہیں کسی سے محبت تھی جس کے ساتھ ان کی شادی نہیں ہو سکی اور اسی تاثر کے طور پر ایک ٹوٹے ہوئے دل کی آواز کی جھلک ان کی شاعری میں محسوس کی جا سکتی ہے۔ ہندوستان کے "محکمہ ڈاک و تار" نے ان کی یاد میں پانچ روپے کا ڈاک ٹکٹ بھی جاری کیا تھا، جو اُن کی یادگار کے طور پر آج بھی دیکھنے کو مل سکتا ہے۔

اسرار الحق مجازؔ کی نظمیں اردو ہندی اور رومن میں دستیاب ہیں۔ ان نظموں کی آڈیو ویڈیو اور ای کتاب کو ملاحظہ فرمانے کے بعد مجازؔ کی مایۂ ناز شخصیت کا اندازہ بخوبی لگ جائے گا ان کی شاعری ان کی ذاتی زندگی اور خیالات کی عکاسی کرتی ہے، وہ شاعری کرنے کے واسطے خیالات تلاش نہیں کرتے بلکہ خیالات کی عکاسی کے لئے شاعری کو ذریعہ بناتے ہیں۔

آیئے اب ہم آپ کو مجازؔ کی زندگی کے آخری دنوں کی طرف لے چلتے ہیں۔ آج سے تقریباً ۶۹ برس قبل سال ۱۹۵۵ء میں جب لکھنؤ کی قیصر باغ بارہ دری میں منعقد "اسٹوڈینٹس اردو کنونشن" جاری تھا، وہاں سجاد ظہیر، ساحر لدھیانوی، حیات اللہ انصاری، احتشام حسین، نور الحسن ہاشمی، شارب ردولوی، عصمت چغتائی، نیاز حیدر، ڈاکٹر علیم، رضیہ سجاد ظہیر جیسے محبان اردو موجود تھے، اس کے اگلے روز ۴ دسمبر کو شام مجاز اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ لال باغ میں واقع "لاری کی چھت" پر اکٹھے ہوئے تھے جہاں شراب نوشی کے بعد یہ تمام دوست مجاز کو تنہا چھوڑ کر چلے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مجازؔ اُس ٹھنڈ میں اس شراب خانہ کی کھلی چھت پر پڑے رہے، جس وجہ سے انہیں برین ہمبرج ہو گیا جس کے سبب ۵ دسمبر کی رات ۱۰:۲۲ پر ان کی موت واقع ہو گئی۔ بعد میں ان کا جنازہ ان کی رہائش دار السراج لایا گیا جس کے اگلے دن ۶ دسمبر کو انہیں نشاط گنج واقع قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ بعد میں اس سلسلہ میں ۷ دسمبر کو سٹی اسٹیشن واقع رفاہ عام کلب میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد کر مجازؔ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس تعزیتی جلسہ کی صدارت سجاد ظہیر صاحب نے کی۔ کبھی کبھی ایسا لگتا ہے جیسے اپنی موت سے ایک دن قبل ان کو اپنی موت کا کچھ اندازہ ہو چلا تھا جیسا کہ انہوں نے اس بابت خود بھی کہا ہے:

"زندگی ساز دے رہی ہے مجھے
سحر و اعجاز دے رہی ہے مجھے
اور بہت دور آسمانوں سے
موت آواز دے رہی ہے مجھے"
مجازؔ بقلم خود

اس طرح کمسنی میں ہی انہوں نے اس دنیا کو الوداع کہہ دیا جس کے بعد ایک بوڑھے باپ نے اپنے جوان بیٹے کو کندھا دیا اور ضعیف ماں نے اپنے لخت جگر کو دودھ بخشا۔ اُس دور تک ایسا زبردست مجمع اردو ادب سے جڑی کسی ہستی کے جنازے میں نہیں جٹ پایا تھا۔ دار السراج سے نشاط گنج قبرستان تک بھاری مجمع مجازؔ کے آخری سفر کا گواہ بنا ہوا تھا۔ ہمیں ماننا ہوگا کہ لکھنؤ شہر نے اپنے اس عظیم شاعر کی مایہ ناز شخصیت کے مطابق کوئی واجب قدر جیتے جی نہیں کی۔ بہر حال یہ سچ ہے کہ اس وقت کے مقامی انتظامیہ کی طرف سے ضرور، اس مرحوم شاعر کی یاد میں نشاط گنج قبرستان تک جانے والی سڑک کا نام "مجازؔ لکھنوی مارگ" رکھ دیا گیا وہیں علی گڑھ یونیورسٹی کو بھی اپنے جن سپوتوں پر فخر ہے اُن میں سے ایک اسرار الحق مجازؔ بھی ہیں۔ آخر میں یہ خاکسار اردو ادب کے واسطے مجازؔ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے، پورے احترام کے ساتھ ان کی ۶۹ ویں برسی پر مجازؔ کو اپنی خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

حضرت فاطمہ علیہا السلام کا مقام آیات کی روشنی میں

ڈاکٹر شجاعت حسین

حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شخصیت پر کافی تعداد میں مضامین اور کتابیں لکھی جا چکی ہیں خصوصاً عربی و فارسی میں بزرگان دین کی کافی تالیفات موجود ہیں۔ بندہ فقیر نے بھی حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی گزشتہ مجالس ایام فاطمیہ اور رواں ایام فاطمیہ کے دوران دریا میں عقیدت کا قطرہ ڈالنے کی دل و جان سے کوشش کی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہماری علم و عقل بضعت منی کی ذات اقدس کی حقیقی معرفت سے عاجز اور قلم اس عظیم ہستی کے حالات وصفات کو تحریر کرنے سے قاصر ہے۔ واقعی میں یہ اظہر من الشمس ہے کہ ادیبوں، دانشوروں، خطیبوں اور مقررین کی زبانیں ان کے خصائص و فضائل کو بیان کرنے کی قدرت نہیں رکھتیں۔ ایسی عظیم خاتون کی عظمت، فضائل و کمالات کس طرح قلمبند و بیان کیے جا سکتے ہیں جو نبوت و امامت کے یکجا ہونے کے مقام، رسالت و ولایت کا سنگم اور انسانی صورت میں وحور ا(۲) انسیہ ہو۔

وہ ذات جو مرکز عصمت و طہارت، جس کے احترام میں کائنات کا رسول اٹھ جائے، جس کا ہر ایک ایک پہلو ہمارے لیے نمونہ عمل اور جس ہستی کے لیے وقت کا امام یوں ارشاد فرمائے: "رسول کی بیٹی میرے لیے اسوائے حسنہ ہیں۔" (الغیبۃ طوسی صفحہ 286؛ الاحتجاج، جلد 2، صفحہ 467، بحار الانوار، جلد 53 صفحہ 180)

تاجدار انبیاء کی لخت جگر دختر، امام المتقین، شیر خدا فاتح خیبر کی شریک حیات، نوجوانان جنت کا سردار، حسنین کریمین کی مادر گرامی اور جو خود جنت کی سردار برائے خواتین کے بارے میں مجھ جیسا ادنیٰ سا طالب علم اور قلم کا سپاہی کیا لکھ سکتا ہے۔ بہر کیف حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شان میں قرآن کریم کی آیات کو اپنے علم میں اضافہ، ذہنی تقویت، قلبی سکون و شادمانی اور قارئین کی دلچسپی کے لیے تحریر کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی مقصد کے تحت کوشش ہے کہ زیادہ تفصیل سے بیان نہ کر فقط مختصر و مفید چیزوں کو ذکر کر کے اہل مطالعہ و علم دوست کے لیے ایک زینہ ہموار کریں تاکہ اہل ذوق کتابوں کا مطالعہ و تحقیق کر حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔

راقم الحروف ام الکتاب، کتاب ربانی کے چند آیات کو بیان کرنے کا خواہشمند ہے جو مقام و منزلت حضرت سیدہ فاطمہ (س) کو بیان کرتا ہو۔

ہمیں جن آیات مبارکہ پر ذہن عالیہ مرکوز کرنا ہے وہ ہیں آیات مودت، مباہلہ، تطہیر، ذی القربیٰ، مرج البحرین، ایثار، شجرہ طیبہ، صراط مستقیم، تعلیم اسما(۲)، صبر اور لیلۃ القدر۔

آیت مودت میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے "قل لا۔۔۔۔فی القربیٰ" کہہ دو میں تم سے صلہ نہیں مانگتا یہ کہ میرے اقرباء سے محبت کرو۔ اس آیت کے ذیل میں بزرگان اہل سنت نے بھی تواتر نقل کیا ہے کہ جب اس آیت کا نزول ہوا تو رسول اکرم سے عرض کیا: من قرابتک؟ آپ کے قرابت دار ہیں کون ہیں جن کی اطاعت واجب ہے۔ آپ نے فرمایا علی ؑ، فاطمہ ؑ، حسن ؑ و حسین علیہم السلام۔ (تفسیر ابن عربی جلد ۲، صفحہ ۳۲۱؛ تفسیر روح البیان مجلد ۸ صفحہ ۳۱۱؛ روح المعانی جلد ۱۳ صفحہ ۳۱)

آیت تطہیر "انما یرید۔۔۔۔۔تطہیرا" اس آیت نزول کی شان یہ ہے کہ جب پنجتن پاک چادر کے نیچے جمع ہوں یں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار! یہ میرے اہلبیت ہیں۔ خدایا: تو ان سے رجس کو دور رکھ اور ان کو ایسے پاکیزہ رکھ جیسے پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔ اس میں ذریعہ تعارف بزم کساء فاطمہ الزہرا ؑ ہیں۔ یہ فاطمہ ؑ کے بابا ہیں، یہ فاطمہ ؑ کے شوہر ہیں اور یہ فاطمہ ؑ کے بیٹے ہیں۔ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا مرکز محور تعارف قرار پاں یں۔ یہ ہے عظمت و فضیلت، مقام و منزلت فاطمہ ؑ!

آیت ذی القربیٰ (سورہ احزاب آیت ۳۳): اس آیت کے ذیل میں مفسرین نے لکھا ہے کہ رسول خدا (ص) نے خود اپنے شریک کار رسالت، حضرت فاطمہ (س) کو اپنے پاس بلایا اور فدک آپ کو دے دیا۔ لیکن افسوس کہ رسول (ص) کی رحلت کے بعد فدک آپ (ص) کی لخت جگر سے ملکیت فدک چھین لیا۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ علمائے کرام و ذاکرین عظام اپنے خطاب میں آیت مرج البحرین کا تفصیل سے ذکر نہیں کرتے "مرج البحرین یلتقیان" (سورہ رحمٰن آیت ۱۹) اس نے دو سمندروں کو جاری کیا کہ آپس میں مل جائیں۔ ابن عباس نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد علی ؑ اور فاطمہ ؑ ہیں۔ رسول خدا (ص) فرماتے ہیں جب یہ آیت

نازل ہوئی تو آپ (ص) نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے "میں خدا ہوں میں نے دو دریا رواں کیے ایک علی ؑ جو علم کا سمندر ہیں اور دوسرا فاطمہ ؑ جو نبوت کا سمندر ہیں۔ (مناقب آل ابی طالب جلد ۳، صفحہ ۳۱۹؛ بحار الانوار جلد ۲۳، صفحہ ۹۹)

آیت ایثار (سورہ حشر آیت ۹) اور وہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود محتاج ہوں۔ گھر میں کچھ نہیں لیکن مہمان بنایا۔ خود فاقہ کیا مگر سائل کو روٹی دے دی۔

آیت شجرہ طیبہ پر غور کریں "الم تر کیف۔۔۔۔۔فی السماء (سورہ ابراہیم آیت 24) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسے مثال پیش کی ہے کہ کلمہ طیبہ شجرہ طیبہ کے مانند ہے جس کی جڑیں مضبوط گڑی ہوئی ہیں اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ رسول اکرم (ص) نے فرمایا میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کی فرح ہیں اور علی ؑ اس کی جڑ ہیں اور حسن و حسین اس کے پھل ہیں۔ (کوثر جلد 5، صفحہ 611)

آیت صراط مستقیم "اھدنا الصراط المستقیم" (سورہ حمد آیت 6) اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؑ اور ان کی زوجہ حضرت فاطمہؑ اور ان کی اولاد (امام حسنؑ و امام حسینؑ تا آخر مہدیؑ) کو اپنی حجت لوگوں پر قرار دیا اور یہ ہستیاں میری امت میں خدا کے دروازے ہیں جس نے ان سے ہدایت حاصل کی وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا گیا۔

آیت صبر (سورہ مومنون آیت 111) پر تدبر و تفکر کریں "آج میں نے ان کے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا ہے کہ وہی لوگ کامیاب ہیں۔" یعنی صبر علیؑ و فاطمہ (س) و حسنؑ و حسینؑ ہیں جو انہوں نے دنیا میں طاعات الٰہی، بھوک، فقر پر کیا اور اسی طرح جو مصیبتیں اس دنیا میں ان پر آں یں اس پر صبر کیا بے شک یہ لوگ روز قیامت کامیاب و کامران ہیں۔

آیت تعلیم اسماء پر غور و فکر کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے ذریعہ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ سورہ بقرہ آیت 37 کا مطالعہ کریں جس میں ارشاد ہو رہا ہے، ابن عباس سے نقل ہو رہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سیکھا جن کی وجہ سے ان کی توبہ قبول ہوئی تو آپ نے فرمایا: "وہ کلمات محمد، علی، فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام ہیں۔ جن کہ حضرت آدم نے اپنی زبان پر جاری کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمایا (در المنثور جلد ۱، صفحہ 40)

بہت معروف آیت ہے، آیت مباہلہ "فمن حاجک۔۔۔۔۔علی الکاذبین" (سورہ آل عمران آیت 61) نجران کے پادری نے پنجتن پاک کے نورانی چہروں کو دیکھ کر اپنی شکست مان لی۔

اب آخری آیت لیلۃ القدر "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" (سورہ قدر آیت 1)۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں اللیلۃ فاطمۃ ہیں القدر اللہ ہے۔ اس مقام پر لیلۃ سے مراد فاطمہ (س) ہیں اور قدر سے مراد اللہ ہے اور دوسری جگہ پر امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس نے فاطمہ (س) کی اس طرح معرفت حاصل کی جو معرفت کا حق ہے تو بے شک اس نے لیلۃ القدر کو پا لیا۔ (قلب مصطفیٰ صفحہ 15؛ فاطمہ کوثر رسول صفحہ 102))

الحمدللہ! ان آیات کے مطالعہ سے حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبے کو اچھی طرح سمجھا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ آپ (س) کی منزلت کا احاطہ کرنا ناممکن کیونکہ ہم جیسے لوگوں کے علم میں وہ وسعت کہاں؟ اب انہیں آیات پر اکتفا کر لینا باعث تقویت و نجات قرار پائے! یقیناً معرفت حضرت سیدہ فاطمہ (س) کا حاصل کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اگر لوگ فاطمہ (س) کی معرفت حاصل کر لیتے تو لیلۃ القدر کو درک کر لیتے۔ یہ عیاں ہے کہ نہ فاطمہ (س) کی معرفت حاصل کی اور نہ ہی لیلۃ القدر کو پا سکے۔ اسی لیے رسول خدا صل اللہ علیہ والہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دروازے کو آگ لگا دی۔ پسلی کی ہڈیاں ٹوٹیں، حضرت محسن شہید ہوئے رات کے اندھیرے میں تدفین ہوئی۔ آپ (س) کے چاہنے والوں کو رونے کو یہی کافی بڑی بات ہے کہ زہراء سلام اللہ علیہا کھڑی دربار میں حق مانگ رہی ہے، تحریر نبی (ص) پھاڑ کر کہا گیا، یہ کون ضعیفہ ہے جو حق مانگ رہی ہے۔

ان باتوں پر توجہ مرکوز کریں اور عمل میں لائیں۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی جمہوریہ ایران آیت اللہ خامنہ ای حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ کے اہل منبر اور آپ کی مجالس کارساز ہوں یعنی اس طرح کی مجالس ہوں کہ اگر انسان تین سال تک آپ کی مجالس میں شرکت کرے تو تین سال بعد وہ آدمی نہ ہو بلکہ وہ ایک آگاہ آشنا اور معلومات رکھنے والا انسان ہو کہ "منبر کو انسان ساز اور فکر ساز ہونا چاہیے۔

علی گڑھ۔ موبائل 7060888223

☆☆☆☆☆

آخری قسط، گزشتہ سے پیوستہ

وقار ناصری بحیثیت ناول نگار

ڈاکٹر وضاحت حسین رضوی

"یہ عہد نامہ ان مجبور انسانوں کے لیے تھا جن کی سانسیں بھی ان کی اپنی نہیں تھیں۔ جو چھ مہینے تک بھوک اور بیکاری سے لڑتے لڑتے تھک چکے تھے۔ ایک بار میں نے دیوار کو دیکھا جہاں پردھان منتری اور باپو کی تصویر کے پس منظر ہی سارے دیس پر آزادی کا ترنگا لہراتا نظر آ رہا تھا اور تھرتھراتے ہاتھوں سے فارم پر دستخط کر دیئے۔"

کرداروں کی تخلیق کرتے ہوئے وقار ناصری کے جس طرح لکھنؤ کے پس منظر سماج و معاشرے کے متعدد مسائل کے ساتھ معاشی اور نفسیاتی عوامل کا تجزیہ کیا ہے وہ ایک اچھے ناول نگار کا وصف ہے۔ اپنے عہد کے نوجوانوں کی فکر و سماج کے متعدد طبقے سے متعلق مسائل کو بڑے حقیقی پیرائے میں پیش کیا ہے ساتھ ہی عورت کی نفسیات اور اس کے فطری جذبات کی سچی نے ترجمانی کی ہے۔ دولت مندوں کے ٹھاٹھ، غریبوں کی و متوسط طبقے کی کے مسائل اور انکی ان طبقے کے افراد کی کے احساسات و جذبات کو پیش کرنے میں کامیاب نظر آتے ہیں۔ خواہ وہ کارخانے کے ملازم کا مسئلہ ہو، لیڈوں کا دہرا کردار ہو، نوجوانوں کی یار باشی و عیاشی ہو، پاکیزہ عشق کے جذبات ہوں یا طلاق شدہ جوان عورتوں کے جنسی خواہشات، سبھی کردار ہمارے معاشرے کے جیتے جاگتے حقیقی کردار ہیں۔

زبان و بیاں، منظر نگاری، جزیات نگاری مشاہدہ کے ساتھ پائی جاتی ہے اسلوب کی جاذبیت کمال کی ہے۔ یہ ناول فطری نوعیت کا نظر آتا ہے اور اس کی کہانی ہمارے معاشرے کی خوبصورت ترجمانی کرتا ہے، جس میں زندگی یا یوں کہیں ہمارا سماج و معاشرہ اپنے تمام تر محاسن و معائب کے ساتھ سانس لیتا نظر آتا ہے۔

مجموعی طور پر وقار ناصری کے ناول دریچے کے سلسلے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے عصری عہد کی بھرپور ترجمانی کرتا ہے۔ حقیقت حال سے باخبر کرتا ہے اور حالات کی آشوب زدگیوں کا برملا اظہار بھی کرتا ہے اور زندگی کی حقیقی تصویریں بھی۔ وقار ناصری نے "دریچے" کے بعد ایک ناولٹ بھی تخلیق کیا۔

"خزاں کے دنوں میں محبت" وقار ناصری کا ایک عشقیہ ناولٹ ہے جو 1994 میں شائع ہوا۔ عشق و محبت کے موضوع پر یہ ناولٹ تخلیق کیا گیا ہے۔ اس میں راوی ہی مرکزی کردار ہے، جو اپنی محبت بھری داستان خود پیش کرتا نظر آتا ہے۔ اپنی محبت کی آپ بیتی ایک نئے طرز میں بیان کرتا ہے۔ جہاں عاشق کے احساسات و جذبات، ذہنی و دلی کیفیت اور دل ٹوٹنے کا کرب و انتشار، تنہائی کا احساس نیز اس کا جذبہ محبت قاری کو متاثر کرتا ہے۔

ظاہر ہے کہ وہی افسانوی تخلیق، ناولٹ بنتی ہے جو زندگی یا سماج کے کسی اہم مسئلہ کے مخصوص پہلوؤں کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ اس کے ولٹ میں محبت جیسے اہم مسئلہ کے مخصوص پہلوؤں کی ترجمانی کی گئی ہے۔ ایک مختصر سے کینوس پر محیط چند کردار اور واقعات کے ساتھ آپ بیتی اسلوب میں یہ ناولٹ لکھا گیا ہے۔

ناولٹ کا پلاٹ سادہ اور سوانحی طرز کا ہے۔ سن رسیدہ عاشق کی محبوبہ 'ماہناز' جو عاشق سے عمر میں کافی چھوٹی ہے دونوں کو محبت ہو جاتی ہے۔ ماہناز بھی اپنا دل دے بیٹھتی ہے۔ دونوں کے درمیان ایک دوسرے کی محبت کا بھرپور جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ دونوں کی محبت اشاروں کناروں تک ہی محدود رہتی ہے۔ کھل کر ایک دوسرے سے اظہار محبت نہیں کر پائے۔ دونوں ایک دوسرے کے دیدار کے لیے بے قرار و بیتاب رہتے ہیں۔ کسی نہ کسی بہانے ایک دوسرے کے دیدار اور ملاقات کے متمنی رہتے ہیں۔ 'ماہناز' کا مکان عاشق کے بہن کے گھر سامنے واقع ہے۔ عاشق کی بہن کے یہاں 'ماہناز' کے مراسم اور آنا جانا زیادہ رہتا ہے۔ جہاں ماہناز کی محبت میں عاشق کسی نہ کسی بہانے آفس سے آنے کے بعد بہن کے گھر پہنچ ہی جاتا ہے۔ 'ماہناز' بھی اپنے عاشق کے انتظار میں بے چین رہتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کا دیدار کر لینے کے بعد قلبی سکون محسوس کرتے ہیں۔ آہستہ آہستہ ان دونوں کی قلبی محبتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایک روز عاشق اپنی بہن کے یہاں کمرے میں چائے نوش کر رہا تھا اسی وقت 'ماہناز' ادھر ادھر جانے کے بجائے سیدھے عاشق کی طرف آتی ہے اور تیزی سے اس میز کی طرف بڑھ جاتی ہے جہاں کتابیں ڈھیر تھیں۔ 'ماہناز' اس امید سے وارد ہوئی تھی کہ عاشق اس سے گفتگو کرے گا۔ ماہناز اپنی حرکات و سکنات سے ایک دوسرے کی باہوں میں لینے کا موقع فراہم کر رہی تھی۔ مگر عاشق کچھ جسارت کرنے کے بجائے، خاموش، زندگی کا یہ حسین لمحہ سے گنواں بیٹھتا ہے ماہناز کی دلی خواہشات اور ارمان پر پانی پھرتا نظر آتا ہے کچھ ہی دیر بعد ایک جھٹکے سے مڑتی ہوئی عجیب انداز سے عاشق کو دیکھتی ہوئی دروازے سے خائف ہو کر نکل جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس واقعہ کے بعد ماہناز کئی روز تک نظر نہیں آئی۔ ٹیمو اسٹیڈ پر جہاں سے وہ کالج جاتی تھی اور عاشق اپنے کارکانے۔ ایک دوسرے کو محبت بھری نظروں دیکھ لیا کرتے تھے ایک روز عاشق کے پکارنے کے بعد ماہناز عاشق کو پہچاننے سے صاف انکار کر دیتی ہے۔ غالباً یہ اس دن کا رد عمل تھا جب موقع فراہم کرنے کے بعد بھی عاشق خاموش تھا، اسی جھنجلاہٹ اور انتقامی جذبہ کے تحت پہچاننے سے انکار کر دیتی ہے۔ بلا آخر ماہناز کو مخاطب کرتے ہوئے ایک کہانی لکھتا ہے، جس میں اپنی آپ بیتی، اپنے جذبات احساسات، اپنی پہلی محبت کے تذکرہ کے ساتھ ماہناز اپن جذبہ محبت کو بیان کرتے ہوئے آخر یہ واضح کرتا ہے کہ اگر اسے معلوم ہوتا کہ اس شہر کا یہ حشر ہوگا تو خزاں کے دنوں میں ماہناز سے محبت نہ کرتا مگر ہونی کو کون ٹال سکتا ہے۔ کون جان سکتا ہے کہ آنے والا پل اس کی زندگی میں کون سا موڑ لانے والا ہے۔

پلاٹ کو بڑی خوبصورتی سے بنا گیا ہے۔ ناولٹ نگار نے عاشق کی آپ بیتی، اس کی محبت، ماہناز و شہناز کی محبتوں کو بڑے دلچسپ حسیاتی و نفسیاتی پیرائے میں پیش کیا ہے۔

جہاں تک کردار نگاری کا سوال ہے۔ ناولٹ شاہناز، ماہناز اور خوش عاشق کا مرکزی کردار عاشق ہی کا ہے جو روای ہے۔ عاشق ایک متوسط طبقے کا تعلیم و تہذیب یافتہ گھرانے سے تعلق رکھنے والا فرد ہے جو ملازمت کے ساتھ ہی ساتھ شاعر بھی ہے اور ادب دوست بھی ہے۔

عاشق کا کردار دراصل ہمارے معاشرے کا جیتا جاگتا حقیقی کردار ہے۔ جس میں جدوجہد کرنے کا حوصلہ پابند، وضع داری، حقیقی محبت کا جذبہ خوشگوار زندگی گزارنے کا حوصلہ جیسی خصوصیات کے ساتھ اس کی فکر اور اصول پر کارفرما رہتا ہے۔ کسی بھی حالت میں اپنی خودداری سے سمجھوتا نہیں کرتا۔ ناولٹ نگار نے عاشق کے مزاج کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

"تمہیں نہیں معلوم کہ میں ایک انتہائی حساس اور جذباتی ہوں اور انا پرست بھی۔ میں ہر حال میں اپنی انا کو مقدم سمجھتا ہوں چاہے وہ تمہاری محبت کیوں نہ ہو۔ میں سمجھوتوں اور مصلحتوں کا قائل نہیں۔ یہ سمجھ لو کہ میں کسی بھی صورت میں اپنی خودی کا سودا نہیں کر سکتا۔"

اس طرح ماہناز کے پہچاننے کے بعد اس کا فیصلہ اس کی شخصیت کی ترجمانی کرتا ہے۔

"رشتہ ٹوٹنے کے بعد میں اسے نئے سرے سے کبھی نہیں جو ڑتا۔ صلح کر کے دوبارہ ملنا میری سرشت نہیں۔ میں جب بات ختم کرتا ہوں تو ہمیشہ کے لیے ختم کرتا ہوں۔ بیچ کا راستہ میں نے کبھی نہیں اختیار کیا ہے۔ یہ بات تم سے اس لیے کہہ رہا ہوں کہ آئندہ تم چاہو بھی تو میں تم سے ملنے والا نہیں۔"

"ایسی عمر میں جب بال چاندی ہو گئے ہوں جذبات سرد پڑ گئے ہوں کوئی لڑکی سراپا محبت بن جائے تو کوئی بھی ذی ہوش آدمی اپنے ہوش کھو دے گا۔ یہی میرے ساتھ ہوا۔ پرے دن کا چین اور راتوں کی نیند اڑ گی۔ مجھے ہر وقت تمہارا خیال رہنے لگا۔ میری سوچ میر فکر میری ہر چیز تمہاری تھی میرا اپنا کچھ نہیں تھا۔"

وقار ناصری ایک دوسری جگہ اس طرح قلم طراز ہیں جہاں عاشق کا کردار کھل سامنے آ جاتا ہے

"میں یہ سب اس لیے کہہ رہا ہوں کہ تم یہ نہ سمجھو کہ میرے پاس زبان نہیں تھی۔ محبت کے جذبات نہیں تھے۔ جذبوں کا اظہار نہیں تھا۔ یہ سب تھا میرے پاس لیکن یہ سب تمہارے منھ سے سننا چاہتا تھا۔ تمہیں ناز تھا تو مجھے بھی ضد تھی کہ تم پہل کرو تم بات شروع کرو اور اسی لیے میں نے تم سے کوئی بات نہیں کی۔ حالانکہ تم روز سوچ کر آتی تھی کہ میں کہاں تک چپ رہوں گا کبھی نہ کبھی تو شکست کھا کر فریاد کروں گا... لیکن تمہاری محبت سے مغلوب ہوتا تو مجھے گوارا تھا مگر اس طرح کی شکست مجھے نہیں قبول تھی۔"

پورے ناولٹ پر عاشق کی فکر ذہنیت اور اس کا مخصوص مزاج غالب رہتا ہے۔ اس کی شخصیت کے سبھی پہلوؤں میں یہ چیزیں نظر آتی ہیں۔ جگہ جگہ اس کی حق گوئی اور سچائی کا پرتو دکھائی دیتا ہے۔

ماہناز کو اپنی کہانی بیان کرتے وقت اپنی ذاتی زندگی کے اہم پہلوؤں کے ساتھ ہی ساتھ اپنی پہلی محبت کی روداد بھی بیان کرتا ہے۔ عاشق کی پہلی محبت بچپن سے ساتھ میں کھیلنے کودنے والی شاہناز سے ہوتی چلی جاتی ہے۔ بچپن کی محبت جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتی ہے۔ عاشق شاہناز سے متعلق اپنی محبت کے جذبات اور دلی کیفیات کو عکاسی یوں کرتا ہے:

"جب تک وہ (شاہناز) ساتھ رہتی میں بہت خوش رہتا، اکثر گھر والوں سے چھپ کر ہم دونوں باغ میں نکل جاتے۔ عشق پیچاں کی بیلوں سے گھرے چبوترے پر بیٹھ کر خوب باتیں کرتے۔ باتیں کرتے کرتے وہ اپنے آپ ہی اپنا سر میرے شانوں پر رکھ دیتی۔ میرے ہاتھ خود بخود اس کی کمر کے گرد ہالہ بنا لیتے۔"

عاشق آگے اس طرح بیان کرتا ہے۔

"مرمری باہوں سے دن، سنہری زلفوں سی راتیں، میری زندگی الف لیلیٰ کی نہ ختم ہونے والی داستان بن گئی تھی۔ اس کے بدن کی اشرفیاں مرے ہاتھوں کے کشکول میں چھن چھن کر کے گرتیں----

اس کے رخساروں کے گلاب میری سانسوں میں مہکتے اس کے ہونٹوں کی چھاگل میری پیاس بجھاتی۔"

شہناز کی شادی کی خبر ملنے کے بعد عاشق کے کرب و کیفیات دیکھیے۔ ناولٹ نگار نے نفسیاتی انداز سے پیش کیا ہے۔

"مجھے تو جب خبر ہوئی تو شام فراق نے اچانک میری آنکھوں سے ستارے نوچ لیے اور میری دنیا بے نور کر دی.... شادی کے بعد میں نے کبھی اس سے ملنے کی کوشش نہیں کی۔ کرتا بھی کیوں؟

اس کی حقیقی محبت کا جذبہ جا بجا ظاہر ہوتا ہے۔ عاشق اسے پہلے عشق سے متعلق ماہناز کو باخبر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

"شہناز کے بعد تم پہلی لڑکی ہو جس کے بارے میں نے سنجیدگی سے سوچا اسی لیے شہناز کی وہ ساری باتیں بتا دی جس کا علم کسی کو نہیں۔"

عاشق کی انا اس کے کردار کی ترجمانی کرتا ہے۔ اپنا موقف بڑی بے باکی سے بیان کرتا ہے جو اس کی صدق دلی اور حقیقی محبت کا عکاس ہے۔

"تم یہ نہ سوچنا کہ میں یہ سب اس لیے کہہ رہا ہوں کہ میں خود کو تمہارے سامنے معصوم بنا کر پیش کرنا چاہتا ہوں یا تم سے ہمدردی حاصل کرنا چاہتا ہوں....

ماہناز کو یقین دلاتے ہوئے اس سے اپنی محبت کا اظہار بھی کرتا رہتا ہے۔ محبت کی وضاحت کرتے ہوئے ماہناز سے کہتا ہے

"ویسے مجھے یقین ہے، محبت کرنے والے صرف محبت کرتے ہیں۔ محبت کے سوا انہیں کچھ جاننے یا سمجھنے کی ضرورت نہیں ہوئی۔

ماہناز یہ تمہاری محبت کا اعجاز ہے جو اس عمر میں ایک دوسری عمر جینے لگا ہوں۔ ایک دوسرا آدمی آہستہ آہستہ سانس لیتا ہوا میرے اندر زندہ ہو رہا ہے۔"

پوری کہانی میں بار بار ماہناز کی محبت کو عاشق خود کے لیے دوسری زندگی تصور کرتا ہے اور محبت کی توضیح کرتا ہے۔ "زندگی کی بشارت دی ہے اور تم نے میری التجا کے بغیر ہی میری فریاد سن لی اور اس زندگی سے ہم کنار کر دیا جسے لوگ محبت کہتے ہیں۔

ناولٹ نگار نے عاشق کے ذریعہ جگہ جگہ محبت کی اہمیت، افادیت اور اس کے رد عمل کی عکاسی کی ہے۔ وہ کہتا ہے:

"ایسی کہانیوں میں تو اپنے آپ سب کچھ ہو جاتا ہے۔ کوئی اتفاقی حادثہ یا روز روز کی ملاقاتیں دل کو ایک بے نام جذبہ سے شناسا کرتی ہیں۔ پھر یہی بے نام جذبہ دل سے دل تک راہ بنا لیتا ہے اور خود بخود ایک کہانی محبت کی کہانی بن جاتی ہے۔"

محبت کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے عاشق کی اور فکر اس کی شخصیت نمایاں نظر آتی ہے

"زیادہ تر محبت کی کہانیاں اسی طرح وجود میں آئیں ہیں۔ ان کی تہذیب و تربیت با قاعدہ کسی منصوبے کے تحت نہیں ہوتی۔ یہ تو اچانک وقوع پذیر ہوتی ہیں اور محبت کے راستوں پر بے سوچے سمجھے چل پڑتی ہیں۔"

"میں نے تم سے محبت کی اور شدید محبت کی یہ اور بات ہے کہ تم میری محبت کو اس طرح نہ سمجھ پائیں جس طرح میری محبت... محبت تھی۔"

ماہناز کی بے وفائی اور اس کی ناراضگی ایک عورت کے نسوانی رد عمل کا ترجمان ہے۔ عاشق ماہناز کی ذہنی سوچ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے:

ماہناز اس انکار کے بعد تم نے میرے لیے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔ لیکن یہ تو تم بخوبی جانتی ہوگی۔ اس رشتہ کے بعد کوئی اور رشتہ جب بھی.. جس کسی سے جوڑو گی اس کی بنیاد جھوٹ پر ہوگی کیونکہ تمہارا سچ تو میرے ساتھ تھا۔ وہ سچ جسے تم محبت کہہ سکتی ہو ایک اٹل حقیقت جس کے لیے کسی لفظ یا ثبوت کی ضرورت نہیں۔

ماہناز کے پہچاننے سے انکار کے بعد عاشق کے ذہن میں تمام خدشات ابھرتے ہیں جو ایک عام انسان کے ذہن میں آنا لازم ہے۔ ماہناز کے انکار کے بعد کے خدشات ان اقتباسات میں مضمر ہے

"اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہیں میرے رویہ سے بہت ٹھیس پہنچی ہے تم نے اسے اپنی ہتک سمجھا اور اسی لیے تم نے انکار کر دیا۔ تمہارا یہ انکار اصل میں تمہاری جھنجھلاہٹ ہے۔"

"یہ بھی ممکن ہے کہ تمہارا انکار اس لیے ہو کہ تمہیں تمہارے ابو نے روکا ہو۔ میرے مجموعہ کا پیش لفظ پڑھ کر وہ مجھے ایک بدچلن شاعر سمجھتے ہوں۔"

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میری بہن نے ڈھکے چھپے الفاظ میں تمہاری امی سے کہا ہو۔ تمہاری حرکات و سکنات ہی ایسی تھیں جن سے لوگ بہت کچھ سمجھ سکتے تھے۔ اور بہن نے خود اپنی آنکھوں سے تمہاری بے تابی دیکھ لی تھی۔"

"یہ باتیں تو خیر کسی طرح ٹالی بھی جا سکتی تھی مگر تم نے میری ضد سے جھنجھلا گئیں اور انتقاماً مجھے پہچاننے سے انکار کر دیا۔

ماہناز کی محبت کی عجلت اور جلد اپنے عاشق کی باہوں میں لپٹ کر پیار کرنا اور جنسی لذت سے محظوظ ہونے کی خواہشات کو ناولٹ نگار نے بڑے رومانی انداز میں پیش کیا ہے۔

"حالانکہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم مجھ سے کیا چاہتی تھیں۔ اگر ذرا بھی پیش قدمی کرتا تو تم کبھی کی میری باہوں میں جھول رہی ہوتیں۔ تم محبت کے علاوہ کچھ اور تصرف بھی چاہتی تھیں۔

تم سوچے سمجھے بغیر جلدی جلدی سارے مراحل طے کرنا چاہتی تھیں میں تمہیں برابر ٹالتا رہا جس کی وجہ سے بدگمان ہو گئیں اور یہی بدگمانی آخر میں تمہارا انکار بن گئی۔"

ماہناز کی محبت میں اسیر ہونے کے بعد عاشق اپنے جذبات کا اظہار یوں کرتا ہے۔

"خزاں کے دنوں میں اچانک بہار پا کر میں نہال ہو اٹھا۔ ماہناز تمہاری یہ محبت شہر سبز کا استعارہ بن گئی۔ لمبے صنوبر، آتشیں چنار، خنک آبشار، سرسبز وادیاں.. لالے کے پھول.... اب کیا کچھ نہیں تھا میرے پاس۔"

تم نے مجھے اس کہانی میں شامل کر کے ایک ایسی کشمکش میں ڈال دیا ہے جس کا حل میرے پاس نہیں ہے۔ اب جو کچھ ہے وہ صرف تم کر سکتی ہو۔ تم چاہو تو یہ خزاں کے دن اور یہ محبت کی کہانی میرے کردار کو کردار بنا دے اور تم چاہو تو یہ کہانی۔

ناولٹ نگار نے مندرجہ بالا اقتباسات کے توسط سے عاشق کی داخلی کیفیت کے ساتھ ماہناز کو حاصل کرنے کی تمنا کا اظہار بھی نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے کو اجاگر کرنے کیے لیے کافی ہیں۔

ناولٹ میں واقعہ نگاری، جزیات نگاری، زبان و بیان اور ایک منفرد اسلوب ناولٹ کو قاری کے بہت قریب کر دیتا ہے۔ کہانی پن کو ناولٹ نگار نے جس خوش اسلوبی سے پیش کیا ہے وہ اس کی علمی و ادبی خوبیوں کا عکاس ہے۔

ناولٹ نگار نے عاشق کے ذریعہ ہی ماہناز اور شاہناز کے احساسات و جذبات کو نسوانی تناظر میں بیان کیا ہے جو خواتین میں موجود ہوتے ہیں۔

مجموعی طور پر وقار ناصری کا یہ ناولٹ "خزاں کے دنوں میں محبت" ان کی تخلیقی فکر اور سماجی زندگی میں ان حقیقی محبت کرنے والے افراد کی اپنی کہانی معلوم ہوتی ہے۔ قاری کے اندر تجسس برقرار رہتا ہے اور یک لخت پورا ناولٹ پڑھنے کے بعد ہی اسے سیر حاصل ہوتی ہے اور یہی ایک اچھے ناولٹ کا وصف قرار پاتا ہے۔

☆☆☆

ہندوستان اور چین تعلقات کچھ بہتری کی راہ پر گامزن

قومی سلامتی کے مفادات کو مقدم رکھتے ہوئے چین کے ساتھ آگے بڑھیں گے، راجیہ سبھا میں وزیر خارجہ جے شنکر کا بیان

نئی دہلی (یو این آئی) حکومت نے آج ہندوستان اور چین کے درمیان سرحدی علاقوں میں لائن آف ایکچول کنٹرول پر اپریل 2020 سے پہلے کی صورتحال کی بحالی کو بہتری کی سمت قدم قرار دیا اور واضح کیا کہ ترقی کے لیے دونوں ممالک کے درمیان سرحدی علاقوں میں امن اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنا پہلی شرط ہے اور ہم اپنے قومی سلامتی کے مفادات کو مقدم رکھ کر ہی آگے بڑھیں گے۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے آج راجیہ سبھا میں چین کے ساتھ 21 اکتوبر کو ہوئے معاہدے اور اس کے نتیجے میں ہندوستان اور چین کے درمیان دوطرفہ تعلقات میں ہونے والی پیش رفت کے بارے میں ایک بیان دیا۔ انہوں نے کہا، میں ایوان کو کچھ حالیہ واقعات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو ہندوستان-چین سرحدی علاقوں میں پیش آئے ہیں اور ہمارے مجموعی دوطرفہ تعلقات پر ان کے اثرات ہیں۔ ایوان اس بات سے آگاہ ہے کہ ہمارے تعلقات 2020 سے غیر معمولی ہیں، جب چینی اقدامات کے نتیجے میں سرحدی علاقوں میں امن اور ہم آہنگی متاثر ہوئی تھی۔ حالیہ واقعات، جو اس وقت سے ہماری مسلسل سفارتی مصروفیات کی عکاسی کرتے ہیں، نے ہمارے تعلقات کو کچھ بہتری کی راہ پر گامزن کیا ہے۔

وزیر خارجہ نے مستقبل قریب میں چین کے ساتھ تعلقات کی سمت کے بارے میں اپنی توقعات کا اظہار کرتے ہوئے کہا، ہمارے تعلقات بہت سے شعبوں میں آگے بڑھے ہیں، لیکن حالیہ واقعات سے واضح طور پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ہمارا یہ واضح موقف ہے کہ سرحدی علاقوں میں امن اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنا ہمارے تعلقات کی ترقی کے لیے پہلی شرط ہے۔ آنے والے دنوں میں، ہم اپنی سرگرمیوں کے موثر انتظام کے ساتھ ساتھ سرحدی علاقوں میں کشیدگی کم کرنے پر بھی بات کریں گے۔ سرحدوں پر موجودہ صورتحال نے اب ہمیں اپنے قومی سلامتی کے مفادات کو مقدم رکھتے ہوئے اپنے دوطرفہ تعلقات کے دیگر پہلوؤں پر غور کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ مسٹر جے شنکر نے کہا کہ وزیر خارجہ وانگ یی کے ساتھ میری حالیہ ملاقات میں ہم نے اس بات پر اتفاق کیا کہ خصوصی نمائندے اور خارجہ سکریٹری کی سطح کے انتظامی اجلاس جلد ہی منعقد کیے جائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ حکومت کو اس اہم تعلقات کی پیچیدگیوں کو دور کرنے میں ایوان کی مکمل حمایت حاصل ہوگی۔

غریبوں کے لیے شمسی توانائی کی کئی اسکیمیں دستیاب: حکومت

نئی دہلی، (یو این آئی) حکومت نے کہا ہے کہ غریب اور قبائلی علاقوں کے انتہائی غریب لوگوں کے لیے شمسی توانائی جیسی کئی اسکیمیں دستیاب ہیں اور ایسے لوگوں کو پردھان منتری سوریہ مفت بجلی جیسی اسکیم کا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ لوک سبھا میں ایک ضمنی سوال کے جواب میں یہ اطلاع دیتے ہوئے نئی اور قابل تجدید توانائی کے وزیر پرہلاد جوشی نے کہا کہ حکومت نے غریب سے غریب شخص کو بجلی فراہم کرنے کے لیے پی ایم سوریہ گھر یوجنا بنائی ہے اور اس کے مفت فوائد ملک کے قبائلیوں اور دیگر علاقوں میں تمام غریبوں کو دیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت لوگوں کو پکے مکانات دیے جا رہے ہیں اور اس کے تحت ہر گھر کے لئے ایک کلوواٹ قابل تجدید توانائی پیدا کرنے کی سہولت بھی فراہم کی جا رہی ہے۔ اس سکیم کے ذریعے غریب لوگ بجلی پیدا کر سکتے ہیں اور بقیہ بجلی حکومت کو فروخت کر کے منافع کما سکتے ہیں۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ قبائلی علاقے میں گرام اتکرش یوجنا چلائی جا رہی ہے۔

رکن پارلیمنٹ بننے کے بعد پرینکا نے پہلی بار امت شاہ سے کی ملاقات

وائناڈ لینڈ سلائڈ کے متاثرین کے لیے مانگا خصوصی پیکیج

نئی دہلی۔ کیرالہ کے وائناڈ سے نومنتخب رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے وزیر داخلہ امت شاہ سے ملاقات کی۔ رکن پارلیمنٹ منتخب ہونے کے بعد ان کی وزیر داخلہ سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ انہوں نے ملاقات کے دوران اپنے پارلیمانی حلقہ وائناڈ کے لیے اسپیشل پیکج کی مانگ کی ہے۔ پرینکا گاندھی نے امت شاہ سے خصوصاً وائناڈ میں لینڈ سلائڈ متاثرین کے امداد کی بات کی ہے۔ رواں سال 30 جولائی کو کیرالہ کے وائناڈ میں شدید بارش کی وجہ سے لینڈ سلائڈ کا حادثہ پیش آیا تھا جس کی وجہ سے علاقے میں زبردست تباہی مچ گئی تھی۔ لینڈ سلائڈ کی وجہ سے ہزاروں لوگ متاثر ہوئے اور سینکڑوں لوگ اپنی جان گنوا بیٹھے تھے۔ وزیر داخلہ امت شاہ سے ملاقات کے بعد پرینکا گاندھی نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "وائناڈ لینڈ سلائڈ متاثرین کی مدد کے لیے ہم نے امت شاہ سے ملاقات کی۔ وہاں کی جو صورتحال ہے، ہم نے اس سے ان کو آگاہ کیا۔ انھیں بتایا کہ وہاں کے لوگوں کو کن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہم نے ان کو یہ بھی بتایا کہ حادثے کے بعد وہاں کے لوگ پوری طرح برباد ہو چکے ہیں۔ لوگوں کے پاس کوئی سپورٹ سسٹم نہیں بچا ہے۔" وزیر داخلہ سے ملاقات کے دوران ان کے ساتھ 21 دیگر اراکین پارلیمنٹ بھی موجود تھے۔

پرینکا گاندھی نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ "ہم نے وزیر داخلہ سے کہا ہے کہ سیاسی اختلافات کو الگ رکھتے ہوئے متاثرین کی مدد کے لیے مرکزی حکومت لوگوں کی حتی الامکان مدد کرنے کی کوشش کرے۔ کیوں کہ لینڈ سلائیڈ کی وجہ سے وائناڈ کو کافی نقصان ہوا ہے۔ لوگوں کے گھر، بزنس، اسکول وغیرہ سب کچھ بہہ گئے ہیں۔ ایسے میں انہیں فوری طور پر ریلیف فنڈ کی ضرورت ہے۔" وہ مزید کہتی ہیں کہ "ہم نے ان سے یہ بھی کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی بھی وائناڈ گئے تھے۔ انہوں نے وہاں کے متاثرین سے ملاقات بھی کی تھی۔ ایسے میں وہاں کے لوگوں کو امید ہے کہ وزیر اعظم آئے تھے تو ضرور کچھ مدد ملے گی۔

قرآن نے زندگی کا مقصد تلاش کرنے کا پیغام دیا

قرآن مجید کے مراٹھی ترجمہ کے اجراء کے موقع پر اظہارِ خیال

ممبئی، (یو این آئی) قرآن نے زندگی کا مقصد تلاش کرنے کا پیغام دیا ہے، اس خیال کا اظہار قرآن مجید کے مراٹھی ترجمہ کے اجراء کے موقع پر کیا گیا۔ ڈاکٹر اقبال منے نے مزید کہا کہ "یہ کتاب، جو حضرت آدم اور حوا کے زمانے سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک متعدد انبیاء کے ذکر سے پُر تصنیف ہے، جو کہ صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ پوری نسل انسانی کے لیے نازل کی گئی ہے۔ ممبئی کے پڑوسی شہر نئی ممبئی کے پنویل میں نسیمہ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جیشٹھا سٹیزن ہال میں اے کے شیخ کے قرآن کے مراٹھی ترجمہ الٰہی قرآن' کی رسم اجراء کے موقع پر انہوں نے مزید کہا کہ قرآن نے زندگی کا مقصد تلاش کرنے کا پیغام دیا ہے۔ جبکہ چھترپتی شاہو مہاراج نے قرآن کا سب سے پہلے ترجمہ کیا۔ اقبال نے کہا کہ قرآن کا پیغام ہے کہ جسم کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کریں، شراب، جو اشیطان کا کام ہے، اس سے دور رہیں، خواتین کو پورے جسم کا لباس پہننا چاہیے اور مردوں کو نچی نظر رکھنا چاہیئے۔ اس موقع پر دوردرشن کے پروگرام جاوید شیخ نے اپنی تقریر میں کہا کہ صحیفے ان کی اپنی زبان میں پڑھے تو سب سے بہتر سمجھے جاتے ہیں۔ قرآن خدا کی کتاب ہے۔ اے کے شیخ صاحب نے اس کا درست اور آسانی سے ترجمہ کیا ہے۔ جو کہ قابل رشک کام ہے۔

کے ایم ایس پی پنویل برانچ کے صدر روہیداس پوٹے نے ایک ترجمہ اور موافقت کے درمیان فرق کو واضح کیا۔ اے کے شیخ صاحب نے قرآن پر بہترین کام کیا ہے۔ انہوں نے ترجمہ آسان زبان میں کیا ہے، جسے ہر کوئی سمجھ سکتا ہے۔ غزل نواز بھیم راؤ پنچالے نے کہا کہ "اے کے شیخ ایک اچھے شاعر بھی ہیں، غریبوں کے دکھ جانتے ہیں، انہوں نے مراٹھی ادب میں غزل کو مالا مال کیا ہے۔" تمام مقررین کے بیانات کا جائزہ لیتے ہوئے پنویل میونسپلٹی کے سابق میئر سعید ملانے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ "تمام مذاہب کا حتمی اصول انسانیت کی فلاح ہے۔ مذکورہ مقررین کے ساتھ مہمان خصوصی قیوم مولانا، محمد جاوید شیخ اور محمد اسلم خان صحافی جاوید جمال الدین، اردو اکیڈمی کے سپرٹینڈنٹ شعیب ہاشمی اور جاوید ندیم بھی تشریف فرما تھے۔ جبکہ مقررین نے قرآن مجید کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کیں۔ پروگرام کی نظامت سمیر شیخ نے کی۔ آغاز میں فاطمہ شیخ نے خوبصورت آواز میں الفاتحہ ؐ کی تلاوت کی اور ثانیہ شیخ نے فاتحہ کا مراٹھی ترجمہ پیش کیا اور اے کے شیخ نے تعارف میں قرآن پاک کے ترجمہ کے لیے کی جانے والی کوششوں کے بارے میں حاضرین کو آگاہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ مقدس کتاب ہے۔ انہوں نے یہ نظم اپنی سریلی آواز میں پیش کی۔

راجیہ سبھا میں ملک میں پینے کے پانی کے بحران کا مسئلہ اٹھایا گیا

نئی دہلی (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ڈاکٹر کے لکشمن نے بدھ کو راجیہ سبھا میں ملک میں پینے کے پانی کے بحران کا مسئلہ اٹھایا اور اسے حل کرنے کے لیے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا۔ ایوان میں زیرو آور کے دوران ڈاکٹر لکشمن نے اسپیکر کی اجازت سے اٹھائے گئے مسائل کے تحت کہا کہ ملک میں کروڑوں لوگ پینے کے پانی کی فراہمی سے محروم ہیں۔ اس سے ان کی صحت کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ حکومت کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے اور واٹر ہارویسٹنگ کا انتظام کرنا چاہئے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے مدن راٹھوڑ نے منشیات اور نوجوان نسل پر ان کے اثرات کا مسئلہ اٹھایا۔ نامزد رکن پی ٹی اوشا نے سرکاری ملازمتوں میں کھلاڑیوں کے لیے مخصوص عہدوں پر بھرتی کا مطالبہ کیا۔ بی جے پی کے دنیش شرما نے ماحولیاتی تحفظ کو ترجیح دینے کا مسئلہ اٹھایا۔ بی جے پی کے رامیشور تیلی نے آسام میں سیلاب کی ہولناکیوں اور اس سے متعلق اقدامات کا مطالبہ کیا۔ بی جے پی کے سدانند مہلوٹ شیٹ تانوڈے نے گوا میں چھوٹی صنعتوں کے لیے ناکافی بینکنگ سسٹم کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ مقامی صنعتوں کے فروغ کے لیے بینکنگ سسٹم میں اصلاحات کی جائیں۔

بھارتیہ جنتا پارٹی کی درشنا سنگھ نے کہا کہ طبی سیاحت دنیا بھر میں تیزی سے ترقی کرتی ہوئی بڑی صنعت بن گئی ہے۔ ہندوستان طبی سیاحت کے میدان میں ایک بڑے ملک کے طور پر ابھر رہا ہے، جہاں دوسرے ممالک سے آنے والے مریضوں کو کم قیمت پر اعلیٰ معیار کی خدمات ملتی ہیں۔ غیر ملکی سیاحوں کی ایک بڑی تعداد آیوروید، یوگا، یونانی اور ہومیوپیتھی میں علاج کے لیے ہندوستان آتی ہے۔ ہندوستان میں طبی سیاحت کا بازار بہت بڑا ہے۔ طبی سیاحت کو فروغ دینے کے لیے ہیلتھ انشورنس کمپنیوں کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے دوسرے ممالک سے آنے والے مریضوں کے لیے انشورنس کوریج اور کیش لیس طبی خدمات کو بڑھایا جائے نیز دوسرے ممالک سے آنے والے مریضوں کے لیے زبان سے متعلق مسائل کو دور کرنے کے لئے مختلف زبانوں میں خدمات کسٹمر کیئر سسٹم کو مضبوط کرنے کا نظام تیار کیا جانا چاہیے، تاکہ دوسرے ممالک سے آنے والے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت مل سکے اور ہندوستان کو طبی سیاحت کے ایک بڑے مقام کے طور پر قائم کیا جا سکے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے سکندر کمار نے زراعت میں استعمال ہونے والی کیڑے مار ادویات کی وجہ سے کینسر کے بڑھتے ہوئے کیسز کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ کیڑے مار ادویات کے رابطے میں آنے والے افراد کو بھی کینسر ہو رہا ہے۔ حکومت کو قدرتی کاشتکاری اور آرگینک فارمنگ کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے نریش بنسل نے او ٹی ٹی اور سوشل میڈیا پر سنسر شپ لگانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ثقافتی اور سماجی قدر کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ ڈی ایم کے کے ایم شانموگم نے ٹیکسٹائل سیکٹر میں بے روزگار کاریگروں کو راجیو گاندھی لیبر ویلفیئر اسکیم میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا۔

لوک سبھا میں نمامی گنگے پروجیکٹ کی تحقیقات کا مطالبہ

نئی دہلی، (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سناتن پانڈے نے آج لوک سبھا میں کہا کہ گنگا کی صفائی سے متعلق نمامی گنگے پروجیکٹ کے تحت مناسب کام نہیں کیا جا رہا ہے اور صفائی سے متعلق پورے معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی تشکیل کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ لوک سبھا میں وقفہ صفر کے دوران اس مسئلہ کو اٹھاتے ہوئے مسٹر پانڈے نے کہا کہ اس پروجیکٹ کو شروع ہوئے 10 سال گزر چکے ہیں۔ یہ پروجیکٹ دریائے گنگا کی پاکیزگی اور صفائی کے مسئلہ پر شروع کیا گیا تھا لیکن اتنا وقت گزرنے کے بعد بھی دریائے گنگا صاف اور پاک نہیں ہو سکا ہے۔ جبکہ اس منصوبے پر بھی خطیر رقم خرچ کی گئی ہے۔ انہوں نے مرکزی حکومت سے اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی سے اس معاملے کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

بوائلرز کیلئے حفاظتی معیارات پر سختی سے عمل کیا جانا چاہئے: اپوزیشن

نئی دہلی، 0 (ب یو این آئی) اپوزیشن نے آج راجیہ سبھا میں مطالبہ کیا کہ بوائلرز کے لیے حفاظتی معیارات پر سختی سے عمل کیا جانا چاہیے۔ صنعت اور تجارت کے وزیر پیوش گوئل کے ذریعہ راجیہ سبھا میں بوائلر بل 2024 کو پیش کرنے پر بحث کے دوران اپوزیشن نے یہ مطالبہ کیا۔ بحث میں حصہ لیتے ہوئے کانگریس کے نیرج ڈانگی نے کہا کہ یہ معاملہ وزارت تجارت کا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بوائلر ہر صنعت میں استعمال ہوتا ہے لیکن اس کے حوالے سے کافی مخمصے ہیں۔ بوائلر پھٹنے اور کارکنوں کے زخمی ہونے کی اکثر اطلاعات آتی ہیں، اس لیے حفاظت پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ترنمول کانگریس کی موسم بے نظیر نور نے کہا کہ بوائلرز کے لیے حفاظتی معیارات کو سختی سے نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت اس کے لیے اقدامات کرنا چاہئے۔

سی بی آئی نے سائبر فراڈ معاملے میں دہلی اور آس پاس کے علاقوں میں 10 مقامات پر چھاپے مارے

نئی دہلی، 0 (یو این آئی) مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) نے بڑے پیمانے پر بین الاقوامی سائبر سے چلنے والے دھوکہ دہی کے معاملے کی جاری تحقیقات کے سلسلے میں بدھ کو قومی دارالحکومت اور آس پاس کے علاقوں میں 10 مقامات پر تلاشی لی۔ سی بی آئی کی آج جاری کردہ ایک ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اس نے تعزیرات ہند کی دفعہ 403، 420 اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ 2000 کی دفعہ 66 ڈی کے تحت مقدمہ درج کیا ہے، جو انڈین سائبر کرائم کوآرڈینیشن سینٹر (I4سی) یونین سے موصول ہوا تھا۔ وزارت داخلہ کو موصول ہونے والی تحریری شکایت پر مبنی تھا۔ شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ نامعلوم منظم سائبر مجرم اور مشتبہ غیر ملکی ہندوستان بھر میں منظم مالی فراڈ میں مصروف ہیں۔ سی بی آئی کی اب تک کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بیرون ملک سے کام کرنے والے دھوکہ باز ہندوستان میں متاثرین کو نشانہ بنانے کے لیے ویب سائٹس، واٹس ایپ اور ٹیلی گرام جیسے ڈیجیٹل پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ افراد کو پارٹ ٹائم ملازمت کے گھپلوں، کام پر مبنی دھوکہ دہی اور ابتدائی سرمایہ کاری پر زیادہ منافع کے وعدوں کے ذریعے لالچ دیتے ہیں۔ متاثرین کی طرف سے جمع کرائے گئے فنڈز 'میول اکاؤنٹس' کے نیٹ ورک کے ذریعے تیزی سے منتقل کیے جاتے ہیں۔ یہ رقوم بالآخر اے ٹی ایم کے ذریعے بیرون ملک نکالی جاتی ہیں۔ یہ پے پی ایل جیسے فنٹیک پلیٹ فارمز پر پرائیویٹ ٹاپ اپس کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جو کثیر پی او ایس ٹرانزیکشنز کے بھیس میں بین الاقوامی ادائیگی کے نیٹ ورکس کے ذریعے سہولت فراہم کرتے ہیں۔ ریلیز میں کہا گیا ہے کہ نیشنل سائبر کرائم رپورٹنگ پورٹل پر 01 جنوری 2023 سے 17 اکتوبر 2023 کے درمیان درج کی گئی 3,903 شکایات کے تجزیے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ دھوکہ بازوں نے تقریباً 117 کروڑ روپے کی رقم اپنے جیب میں ڈالی۔ یہ رقم بنیادی طور پر دبئی اور متحدہ عرب امارات جیسی جگہوں سے نکالی گئی تھی۔ تحقیقات میں دھوکہ دہی کے لین دین میں ملوث 3,295 ہندوستانی بینک کھاتوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان اکاؤنٹس کے ذریعے بھیجی گئی رقم کرپٹو کرنسی خریدنے کے لیے بھی استعمال کی گئی۔ سی بی آئی نے آج تلاشی کے دوران دھوکہ دہی میں ملوث 10 افراد کے احاطے سے الیکٹرانک آلات اور مالیاتی ریکارڈ سمیت سنگین ثبوت ضبط کئے۔ سنڈیکیٹ کے دیگر ارکان کی شناخت اور غیر قانونی فنڈز کے پورے بہاؤ کا سراغ لگانے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ سی بی آئی نے شہریوں پر زور دیا ہے کہ وہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر ملنے والی پیشکشوں کے ساتھ مشغول ہونے کے دوران احتیاط برتیں، خاص طور پر ایسی پیشکشیں جو فوری آمدنی یا منافع بخش سرمایہ کاری کا وعدہ کرتی ہیں۔

خانقاہ رحمانی پہنچ کر ایک خاص قسم کے سکون کا احساس ہوا: تیجسوی یادو

مونگیر، (یو این آئی) حزب اختلاف کے رہنما اور انڈیا اتحاد کے اہم لیڈر تیجسوی یادو خانقاہ رحمانی مونگیر پہنچے۔ جہاں سب سے پہلے انہوں نے خانقاہ رحمانی کے بزرگان دین کو خراج عقیدت پیش کیا اور پھر اپنے وفد کے ساتھ امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی سے ملاقات کیں۔ ملاقات کے دوران انہوں نے اپنے والد اور ملک کے ممتاز سیاسی لیڈر لالو پرساد یادو کی بھی فون پر امیر شریعت سے بات کروائی۔ ملاقات بہت ہی خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ ملاقات میں انہوں نے دہرایا کہ ان کے خاندان کا خانقاہ رحمانی کے اکابر سے ہمیشہ گہرا تعلق رہا ہے۔ خاص طور سے ان کے والد صاحب کا مولانا محمد ولی رحمانی صاحب سے بڑا گہرا رشتہ رہا ہے اور ان کے خاندان والے خانقاہ رحمانی میں حاضری دیتے رہے ہیں۔ اسی روایت کو دہراتے ہوئے خانقاہ رحمانی مونگیر میں ان کی بھی حاضری ہوئی ہے۔ اس موقع پر تیجسوی یادو نے اپنے پریس بیان میں کہا کہ خانقاہ رحمانی روحانی اور علمی ورثے کا ایک اہم مرکز، ملک کو آزاد کرانے والے قائدین کا گہوارہ اور ہمارے ریاست کی شان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس دورے کا مقصد امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی، سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر سے ملاقات کر کے موجودہ قومی مسائل پر گفتگو اور سیکولر قوتوں کو مضبوط کرنے کی حکمت عملی طے کرنا تھا۔ اس موقع پر تیجسوی یادو نے اجمیر شریف کی درگاہ پر مندر کے دعوی کی مذمت کی اور کہا کہ اس طرح کے واقعات دستور پر حملہ اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو متاثر کرنے والے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے ملک بھر میں مساجد کے سلسلے میں جاری شر انگیزی پر فوری روک لگانے کا مطالبہ کیا۔

ہندوستان ایک مضبوط سمندری ملک ہے، سمندر ہمارا مقدر، فخر اور شناخت ہے: صدر جمہوریہ مرمو

نئی دہلی، (یو این آئی) صدر دروپدی مرمو نے کہا ہے کہ جغرافیائی محل وقوع نے ہندوستان کو ایک عظیم سمندری ملک بننے کے لئے درکار تمام عناصر فراہم کئے ہیں اور انہیں یقین ہے کہ ہندوستانی بحریہ ان عناصر کی حفاظت کرے گی جو ایک ترقی یافتہ ملک کی تعمیر کے لئے درکار ہیں۔ مسز مرمو نے بدھ کو اڈیشہ کے پوری کے ساحل پر منعقدہ بحریہ کی ایک تقریبات میں شرکت کی اور بحریہ کے اہلکاروں کی ہمت، طاقت اور مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مختلف کارروائیوں کا مشاہدہ کیا۔ صدر مملکت نے یوم بحریہ کے موقع پر ہندوستانی بحریہ کے جوانوں کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ آج 4 دسمبر کو ہم 1971 کی جنگ میں اپنی شاندار فتح کا جشن مناتے ہیں اور مادر وطن کے دفاع میں نیول اہلکاروں کی بے لوث خدمات اور عظیم قربانیوں کو یاد کرتے ہیں۔ قوم ہندوستانی بحریہ کے تمام اہلکاروں کی شکر گزار ہے اور ہر ہندوستانی انہیں عزت اور حوصلے کے ساتھ قوم کی خدمت کرنے پر سلام پیش کرتا ہے۔

مسز مرمو نے کہا کہ ہندوستان کے جغرافیائی محل وقوع نے اسے ایک عظیم سمندری قوم بننے کے لیے درکار تمام عناصر فراہم کیے ہیں۔ طویل ساحلی پٹی، جزیرے کے علاقے، سمندری آبادی اور ترقی یافتہ بحری بنیادی ڈھانچے نے 5,000 سال پہلے سے ساحل اور سمندروں کے پار ہندوستان کی سمندری سرگرمیوں کو فروغ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک قابل فخر سمندری ورثہ اور ایک تاریخ پر نظر ڈالنے اور وعدہ سے بھرا مستقبل کے ساتھ ہندوستان ہمیشہ سے ایک مضبوط سمندری قوم رہا ہے۔ ہماری تقدیر، فخر اور شناخت سمندروں سے متعین ہوتی ہے۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ہندوستانی بحریہ میری ٹائم سکیورٹی کو یقینی بنانا جاری رکھے گی، جو کہ 2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے ضروری ہے۔

ہمیشہ مستقل مزاجی سے تعمیری کام انجام دینا وقت کا تقاضہ ہے

قرآن وعترت فاونڈیشن کے زیر اہتمام مجالس فاطمیہ صوبہ بہار کے مختلف علاقوں میں منعقد

پٹنہ۔ مولانا سید علی رضوی، امام جمعہ بھوراج پور کی رپورٹ کے مطابق، الحمدللہ شروع سے لیکر اس سال تک جو" زیر انتظام قرآن وعترت فاونڈیشن" صوبہ بہار کے مختلف علاقوں میں مجالس فاطمیہ کا انعقاد ہوا اسکا آج بھی سلسلہ جاری ہے، انشاء اللہ کہ شہزادی کونین [س] ضرور قبول فرمائیں گی،، یقینا فعالیت وہی ہوتی ہے جسمیں دوام رہتا ہے مستقل مزاجی ہوتی ہے، بہت سے لوگ کام کو چھیڑتے ہیں مگر اسکے ساتھ چند سال بھی چل نہیں پاتے ہیں، ہمیشہ مستقل مزاجی سے تعمیری کام انجام دینا وقت کا تقاضہ ہے، دنیائے افق بھی ان ہی کارناموں اور سنجیدہ کوششوں کو جگہ دیتی ہے جس میں عزم، بلند ہمتی اور پائیداری شامل ہوتی ہے، تعمیری کام اس سے اچھا کیا ہو سکتا ہے کہ جسکے سبب اہل عزا دنیا میں آئے اسکے غم میں پوری زندگی مشغول رہے۔

مستقل مزاجی کے لئے صبر، ایمان داری اور عظیم خوشخبری ہے۔۔۔ سورہ یوسف کی ۹۰ ویں آیت میں ارشاد رب العزت ہے بیشک اللہ تبارک وتعالی بحسن وخوبی کام انجام دینے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا، یہ حقیقت ہے کہ اجس مقدار میں اس کی محنت اور لگن ہوتی ہے، خداوند عالم انسان کو اتنی ہی بلندی اور سرفرازی سے نوازتا ہے، سورہ نجم کی ۳۹ ویں آیت میں ارشاد ہوا وان لیس للانسان الا ما سعی انسان کو اتنا ہی ملتا ہے جتنی کہ اس نے کوشش کی، اس لئے انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ مخلص ہو کر اپنے کام میں لگ جائے، کیوں کہ جب ہم اپنا ماضی اور ماضی سے وابستہ اکابر و اسلاف کے گراں قدر کارناموں کو دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان کے اندر کسی کام کو انجام دینے کے لئے عزم واستقلال اور دوام واستمرار کا جذبہ موجزن تھا، مجلس کا ماحول کچھ ایسا بنا کہ اسی عنوان سے مقررین نے بھی اپنے مطالب پیش کئے! شعرائے کرام اور مومنین نے وضاحت فرمائی کہ ان ایک روزہ مجالس میں جسکا سلسلہ جاری وساری ہے، اس سلسلے سے قرآن وعترت فاونڈیشن کے ذریعے سے حوزہ علمیہ آیت اللہ خامنہ ای نے صوبہ بہار میں خوب فالیتیں انجام دیں اور یقینا قابل تعریف ہے، حوزہ علمیہ آیۃ اللہ خامنہ ای کے ایام فاطمیہ کے پروگرام سے الحمدللہ کافی بیداریاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔

جب مجالس کا سلسلہ ہوتا ہے تو کسی علاقے میں ایک روزہ پروگرام تو کہیں سہ روزہ تو کہیں خمسہ مجالس کا انعقاد ہے اور تاریخ شہادت کے دوسرے روز شام غربت کا ایک اہم پروگرام منعقد کیا جاتا ہے جس میں علمائے کرام شعرائے کرام اور اور بیرونی انجمن ماتم ونوحہ کرتے ہوئے روضہ حضرت فاطمہ زہرا [س] کی طرف جایا کرتی ہیں، آخری پروگرام ولایت فقیہ کانفرنس کا ہوا کرتا ہے جس میں تقاریر شاعری اور کتاب کا رسم اجراع بھی شامل ہے اس سال کے ایک روزہ پروگرام میں ایک اہم نام فاضل پور علاقے کا ہے جو آج یہ پروگرام منعقد ہوا، اور بنحو احسن کامیاب پایا گیا، اس پروگرام میں بہت سے حضرات شرکت کی، اس پروگرام میں صدارتی تقریر خطیب اہل بیت مولانا فہیم ترابی صاحب قبلہ کی تھی اور تلاوت مولوی مہدی رضا کی اس پروگرام کے مقرر میں مولانا سید علی رضوی صاحب کا نام اور پیش خوانی کے لیے سید وفادار حسین رضوی کا نام شامل ہے اور سوز خوانی اور نوحہ خوانی میں سید غلام نجف رضوی اپنے ہم نوا کے ساتھ شامل تھے۔ آج کی مخصوص مجلس کو خطاب کرنے والوں میں حجت الاسلام والمسلمین مولانا سید صادق حسین رضوی کا نام شامل ہے یہ پروگرام آج ۲ / دسمبر بروز سوموار بعد از نماز مغربین بمقام فاضل پور بہار میں انجام پایا۔

ہمیں اب حقوق نہیں اقتدار میں حصہ داری چاہتے ہیں: شارق انصاری

پٹنہ۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کی قیادت میں آج پٹنہ میں ایک تاریخی اجلاس کا انعقاد کیا گیا، جو پسماندہ برادری کی ترقی اور ان کے حقوق کی لڑائی کو ایک نئی سمت دینے کا پلیٹ فارم بن گیا۔ یہ اجلاس محاذ کے ورکنگ صدر ڈاکٹر نسیم انور کی صدارت میں منعقد ہوا، جبکہ قومی ورکنگ صدر شارق ادیب انصاری مہمان خصوصی تھے۔ پروگرام میں مہمان خصوصی شارق ادیب انصاری کا شاندار استقبال کیا گیا۔ پھولوں کے ہاروں سے استقبال کیا۔ اس تقریب میں پسماندہ سوسائٹی کے مستقبل کے حوالے سے دوررس منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

شارق ادیب انصاری نے اپنے پرجوش خطاب سے محفل میں نئی توانائی پیدا کی۔ انہوں نے کہا کہ پسماندہ سماج صرف ووٹ بینک نہیں رہے گا۔ یہ تحریک اب مساوات، انصاف اور شناخت کے لیے ایک اہم موڑ پر ہے۔ "ہمیں اب حقوق نہیں چاہیے، ہم اقتدار میں حصہ داری چاہتے ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ لڑائی صرف سماجی اصلاح کی نہیں بلکہ سیاسی طاقت کا مرکز بننے کی ہے۔ پسماندہ تحریک کا ہر قدم اس سمت میں ہے جہاں سماج کا ہر استحصال زدہ طبقہ اپنی آواز اٹھائے گا اور اپنا حصہ طے کرے گا۔ شارق ادیب انصاری نے اپنی شخصیت اور قائدانہ صلاحیتوں سے اس ملاقات کو خاص بنایا۔ اپنی تقریر میں، انہوں نے کہا، "یہ تحریک صرف ایک برادری کی لڑائی نہیں ہے، یہ ہر انسان کی لڑائی ہے جو مساوات اور انصاف چاہتا ہے، ہمیں ہر سطح پر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

بہار کے کارگزار صدر ڈاکٹر نسیم انور نے پسماندہ تحریک کی تاریخی اہمیت اور ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اتحاد اور سماجی، معاشی اور سیاسی شراکت کے ذریعے پسماندہ معاشرے کو مزید مضبوط کرنا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ پسماندہ سماج کی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب ہم منظم رہیں اور پسماندہ سماج کے لوگوں کو اس تحریک سے جوڑیں۔ اس اجلاس میں مولانا عاصم بہاری کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر مولانا عاصم بہاری کی خدمات اور نظریات ہمیں اس تحریک کو مزید آگے لے جانے کی ترغیب دیتے ہیں۔

اس میٹنگ میں پٹنہ کے دانشوروں اور سماجی کارکنوں نے شرکت کی۔ جس میں محمد۔ پرویز عالم نائب صدر، سہیل الدین انصاری، محمد۔ شمیم اختر (ضلع صدر، اروال)، محمد۔ شبیر عالم (ترجمان، بہار)، رفیع احمد قادری، محمد۔ فرقان، محمد۔ عامر وغیرہ موجود تھے۔

بی کے یو کا نوئیڈا مارچ: پولیس نے مغربی یوپی کے کسانوں کو روکا، جم کر ہنگامہ

کئی کارکنوں کو گھروں میں کیا گیا نظر بند

نوئیڈا: 4 دسمبر (پی این ایس) گریٹر نوئیڈا میں دلت پریرنا استھل سے کسانوں کو ہٹانے اور انہیں جیل بھیجنے سے ناراض بھارتیہ کسان یونین نے آج گریٹر نوئیڈا کے زیرو پوائنٹ پر مہا پنچایت بلائی۔ یونین لیڈر راکیش ٹکیت بھی اس میں ملوث بتائے جا رہے تھے۔ تاہم علی گڑھ میں ہی پولیس نے انہیں نوئیڈا جانے سے روک دیا۔ مغربی اتر پردیش سے بڑی تعداد میں کسان جمع ہوئے اور نوئیڈا کے لیے روانہ ہوئے۔ لیکن پولیس نے اسے نوئیڈا جانے سے روک دیا۔ پولس نے میرٹھ، مظفر نگر، بجنور اور سہارنپور سے آنے والے کسانوں کو ٹول پر روک دیا۔ کسان ٹول پر ہی ہڑتال پر بیٹھ گئے۔ دراصل یونائیٹڈ کسان مورچہ کے لیڈروں کے ساتھ یونین کے مغربی یوپی صدر پون کھٹانہ اور دیگر کسانوں کو جیل بھیجنے کی خبر تنظیموں کے ہائی کمان تک پہنچی۔ اس کے بعد راکیش ٹکیت نے سوشل میڈیا پر شام 4 بجے سیسولی میں تمام ضلع صدور اور عہدیداروں کی میٹنگ بلائی۔ اس میٹنگ میں غور و خوض کے بعد مہا پنچایت بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس میں بتایا گیا کہ راکیش ٹکیت، بی کے یو کے عہدیدار اور ضلع صدر اور دیگر کسان لیڈر پہنچیں گے۔ متحدہ کسان مورچہ کی کال پر ریاست کے پانچ ڈویژنوں سہارنپور، میرٹھ، علی گڑھ، آگرہ اور مرادآباد کے کسانوں نے آج گریٹر نوئیڈا تک مارچ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جب میرٹھ اور سہارنپور ڈویژن کے کسان پرتاپور میں جمع ہوئے اور نوئیڈا جانے کے لیے نکلے تو پولیس نے انہیں روک دیا۔ اس دوران کن کارکنوں نے ہنگامہ کھڑا کیا؟ اس کے ساتھ ہی، پولس نے بڑے کسان لیڈروں کو مغربی یوپی کے مختلف شہروں میں ان کے گھروں اور رہائش گاہوں پر نگرانی میں رکھا۔

پانچ ممبران پارلیمنٹ نے کیا اے ایم یو کا دورہ

علی گڑھ: 4 دسمبر (پی این ایس) جنگی پور لوک سبھا حلقہ سے معزز ممبر پارلیمنٹ خلیل الرحمن سمیت پانچ ممبران پارلیمنٹ، مرشد آباد لوک سبھا حلقہ سے معزز ممبر پارلیمنٹ ابو طاہر خان، آرام باغ لوک سبھا حلقہ سے معزز ممبر پارلیمنٹ میتالی بیگ، بول پور لوک سبھا حلقہ سے معزز ممبر پارلیمنٹ آسیت کمارل اور معزز ممبر پارلیمنٹ (راجیہ سبھا) ندیم الحق نے دورہ کیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے منگل کو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون کے ساتھ اے ایم یو سنٹر مرشد آباد، مغربی بنگال۔ کو مزید ترقی دینے کے طریقوں پر بات چیت کی۔ وائس چانسلر نے معزز ممبران پارلیمنٹ کا خیر مقدم کیا، جنہوں نے علاقے کی تعلیمی ترقی میں اے ایم یو کے کردار کو بڑھانے کے بارے میں قیمتی تجاویز دیں۔ وائس چانسلر نے انہیں مرشد آباد سنٹر کے کام کاج کی موجودہ صورتحال سے آگاہ کیا اور اس سلسلے میں ہر ممکن کوشش کرنے کا یقین دلایا۔ واضح رہے کہ اے ایم یو مغربی بنگال میں اپنے مرشد آباد سینٹر میں تین کورسز (بی اے ایل ایل بی، بی ایڈ اور ایم بی اے) چلا رہی ہے۔ سنٹر 2010 میں قائم کیا گیا تھا۔ میٹنگ میں یونیورسٹی کے دیگر افسران بشمول ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر، پروفیسر رفیع الدین، رجسٹرار، مسٹر محمد عمران آئی پی ایس، پراکٹر، پروفیسر ایم وسیم علی، امتحانات کے کنٹرولر ڈاکٹر مجیب اللہ زبیری، کوآرڈینیٹر اے ایم یو سینٹرز، پروفیسر محمد طارق، ڈائریکٹر مرشد آباد سنٹر، ڈاکٹر ایم محبوب الرحمن، اور او ایس ڈیز نے شرکت کی۔

مناصر حسن خان کے انتقال پر دعائیہ جلسہ کا اہتمام

امروہہ۔ مناصر حسن خان ابن مناظر حسن خان مرحوم ساکن دربار کلاں کے گزشتہ روز ہوئے انتقال پر دعائیہ جلسہ مغفرت کا اہتمام نواب منزل میں کیا گیا جسمیں اراکین کاروان خلوص نے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی۔ صدر کاروان خلوص سید محبوب حسین زیدی نے اس سلسلہ میں کہا کہ مرحوم مناصر حسن خان ہمارے کلب کے رکن مرثیہ خواں سید محمد علی افضال کے ماموں اور شیعہ امام جمعہ مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی کے بہنوئی تھے، اراکین کاروان خلوص مرحوم کے انتقال پر محمد علی نقوی "افضال" کی خدمت میں تعزیت پیش کرتی ہے۔ محبوب حسین زیدی نے بتایا کہ مرحوم بہترین اخلاق کے انسان تھے، ہمیشہ خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے اور سماج میں ہر ایک انسان کے ساتھ ہمدردانہ رویہ رکھتے تھے۔ پروفیسر ناشر نقوی نے کہا کہ مرحوم کی شخصیت ایک بہترین سرپرست کی طرح تھی جنہوں نے ہمیشہ رہنمائی کی۔ اس دوران مرحوم کے لیئے دعائے مغفرت کی گئی۔ ماہر قانون ایم اسلام عالمی، بھون شرما، محمد علی نقوی افضال، رضا تحسین نقوی، استجاب حسین زیدی، ناز اختر، حکیم حامد حسین، ذیشان حیدر نقوی، علی عباس خان، گمان حسین، شجاع الحسن نقوی، مہتاب زیدی، شفاعت حسین، ارمان حسین زیدی، عالمگیر خسرو، حسین محمد جان، نواب مراد علی، اکرام حسین زیدی، نواب ارمان، خلیل مجتبیٰ، اختر العباس گلزار امروہوی، علی عابدی امروہوی وغیرہ و دیگر افراد موجود تھے۔ دوسری جانب شیعہ سنی یونیٹی فورم کی جانب سے علوی مطب میں بھی ایک جلسہ کا اہتمام مرحوم کی مغفرت کے لیے کیا گیا جسمیں فورم کے رکن رشید نقوی کے والد مناصر حسن خان مرحوم کے انتقال پر دعائے مغفرت کی گئی۔ اس دوران فورم کے بیشتر اراکین بالخصوص حکیم امیر الدین علوی، نواب مراد علی خان، ساجد رؤف، فروز خان، ڈاکٹر ضیاء البدر، خالد نعیم، بابر جعفری، اسد الرحمن صدیقی، سعود خان وغیرہ و دیگر افراد موجود تھے۔ مناصر حسن خان کے انتقال پر دعائیہ جلسہ کا اہتمام

آستانہ حضور شیخ العالم کے عرس کی تقریبات کا آغاز

ردولی، ایودھیا (نامہ نگار): جمادی الثانی کو مخدوم شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس سرہ کا مہینہ کہا جاتا ہے، کیونکہ اسی مہینے میں آپ کا وصال ہوا اور عرس کی تقریبات نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منائی جاتی ہیں۔ اسی سلسلے میں 30 جمادی الاولی 1446ھ مطابق 3 دسمبر 2024ء کو چاند دیکھتے ہی خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ، ردولی شریف میں محفل سماع اور عطر پوشی کے ساتھ تقریبات کا آغاز ہوا۔ عرس کی تمام تقریبات خانقاہ کے سجادہ نشین شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں صاحب قبلہ کی سرپرستی میں منعقد ہو رہی ہیں۔ زائرین کی بڑی تعداد روضہ شریف کی زیارت کے لیے حاضر ہو رہی ہے اور ان تقریبات میں شرکت کر رہی ہے تاکہ روحانی فیض اور برکات حاصل کر سکیں۔ ان یومیہ تقریبات کے علاوہ عرس کے موقع پر چار روزہ مختلف دینی، روحانی اور علمی پروگرام ترتیب دیے گئے ہیں، جن کا سلسلہ 12 جمادی الثانی سے 15 جمادی الثانی تک جاری رہے گا۔ شیڈول کے مطابق تقریبات کی تفصیل کچھ یوں ہے: 12 جمادی الثانی مطابق 15 دسمبر کو بعد نماز فجر قرآن خوانی اور جلسہ عید میلاد النبی ﷺ ہوگا۔ بعد نماز مغرب مولانا مزمل حسین کلیمی خطاب کریں گے، جس میں وہ سیرت طیبہ پر اہل باطل کے اعتراضات کے علمی جوابات دیں گے۔ اس کے بعد بعد نماز عشاء محفل سماع منعقد ہوگی۔ 13 جمادی الثانی مطابق 16 دسمبر کو بعد نماز مغرب مولانا شرافت حسین سعیدی خطاب کریں گے، جن کا موضوع تعلیمات مشائخ چشت کی عصری معنویت ہوگا۔ بعد نماز عشاء محفل سماع ہوگی۔ 14 جمادی الثانی مطابق 17 دسمبر کو بعد نماز ظہر سے عصر تک محفل سماع ہوگی۔ بعد نماز مغرب درگاہ شریف میں چراغاں ہوگا اور بعد نماز عشاء تقریب رسم اجرا کے ساتھ محفل سماع منعقد ہوگی۔ 15 جمادی الثانی مطابق 18 دسمبر کو بعد نماز فجر غسل مزار شریف اور چادر پوشی کی رسم ادا کی جائے گی۔ بعد نماز ظہر محفل سماع اور وصالی قل ہوگا۔ اس کے بعد سجادہ نشین شاہ عمار احمد احمدی نیر میاں صاحب کی اقتدا میں عصر کی نماز ادا کی جائے گی، جس کے بعد زیارت خرقہ شریف اور اختتامی دعا کے ساتھ عرس کی تقریبات کا اختتام ہوگا۔ ان تقریبات میں زائرین کی بڑی تعداد کی شرکت متوقع ہے، جو خانقاہ کی قدیم روایت کا حصہ بننے اور روحانی فیوض حاصل کرنے کے لیے حاضر ہو رہے ہیں۔ خانقاہ اپنی صدیوں پرانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے دین کی خدمت اور روحانی رہنمائی کے فرائض انجام دے رہی ہے۔

ادبی تنظیم ادراک و نظر میموریل سوسائٹی کے تحت محفلِ مشاعرہ

ایک شام خوش فکر شاعر آفتاب کامل وارثی کے نام

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) ادبی تنظیم ادراک اور نظر میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام گزشتہ شب وارثی کوچنگ سینٹر پر علی گڑھ کے شاعر آفتاب کامل وارثی و ممبئی کے عارف محمود آبادی کے اعزاز میں محفلِ مشاعرہ بعنوان ایک شام خوش فکر شاعر آفتاب کامل وارثی کے نام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت سینئر شاعر عظیم شاہجہاں پوری نے کی۔ مہمانِ خصوصی شاعر آفتاب عالم کامل وارثی اور مہمانِ اعزازی عارف محمود آبادی، صدر عظیم شاہجہاں پوری کا گل پوشی و شال اوڑھا کر اعزاز کیا گیا۔ مشاعرے میں پیش کئے گئے منتخب اشعار نذر قارئین ہیں۔

مری زباں پہ جو سچائیاں نہیں ہوتیں
زمانہ میری بہت قدر و منزلت کرتا
عظیم شاہجہاں پوری

دل کی راہوں سے تیری یادوں کے قافلے جب گزرنے لگتے ہیں
ذہن کے کینوس میں جان من مختلف رنگ بھرنے لگتے ہیں
آفتاب کامل وارثی، علی گڑھ

جس پہ تم کو یقیں زیادہ ہو
اس سے امید کم سے کم رکھنا
عارف محمود آبادی، ممبئی

برا تم کو یہ ہنگامہ لگے گا
ہمارے بعد سناٹا لگے گا
اصغر یاسر

ملیں جو فرصتیں تم کو کبھی تو یہ لکھنا
تمہیں یہاں کی رتیں یاد کس قدر آئیں
حمید خضر

جیسے جی چاہے لوگ اسے پڑھ لیں
زندگی ایسی بھی کتاب نہیں
راشد ندیم

چاندنی رات کو کم تر تو نہیں لکھ سکتے
کچھ بھی ہو دن کے برابر تو نہیں لکھ سکتے
حسیب چمن

خاموش طبیعت ہے معصوم نظر اپنی
یوں آنکھ میں رکھتا ہے مجھ کو یہ نگر اپنی
راشد حسین راہی

تو کیا یہ مسئلہ سر کو جھکا لینے سے حل ہوگا
نئی تاریخ میں اس کو خدا لکھوں وہ کہتا ہے
گلستاں خان ایڈوکیٹ

خوبصورت سا محبت کا اک انجام تو ہے
تیرے ہاتھوں کی لکیروں میں مرا نام تو ہے
فہیم بسمل

عشرت کہاں روکے رکیں گے یہ قدم
میں کیا کروں گا وہ اگر آواز دے
عشرت صغیر

لوگ کچھ کریں لیکن مجھ کو غم نہیں ہوتا
تم اگر ہنسانا تو اشک بار مت کرنا
قاسم اختر وارثی

ان کے علاوہ گیانیندر موہن گیان، شاہینہ خاتون شبنم علیگ، آتش مرادآبادی، ریحان قادری، پیوش شرما پارس، وکاس سونی ریتو راج، ایم رضوان، ڈاکٹر ملک عصمت علی، منیب شاہجہاں پوری نے بھی غزلیں پیش کیں۔ مولانا بہار عالم رضوی، صوفی خلیق احمد خاں صابری کا گل پوشی کر خیر مقدم کیا گیا۔ آخر میں صدر مشاعرہ عظیم شاہجہاں پوری نے کہا کہ ایسی محفلیں ہماری تہذیب وتمدن کو فروغ دینے میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے کامیاب مشاعرے کے لئے شعرا، سامعین اور منتظمین کو مبارکباد دی۔ محفل کا آغاز حافظ قاسم اختر نے تلاوت قرآن اور ریحان قادری نے نعت پاک سے کیا۔ اس موقع پر عبدالصمد خان، فیروز احمد خان، عرفان احمد انصاری، شکیل احمد خان، فیصل ریاض خاں، سدھاکر تیواری، فرید خان، محمد جاوید، ریحان دانائی، ریحان مصور، عبداللطیف، عمران سعید، عبدالصمد خان، عمران الدین، فیروز احمد خان، محمد یاسین، فیض ریاض، شاہنواز خاں شانو وغیرہ شائقین ادب موجود رہے۔ نظامت عشرت صغیر نے کی۔ آخر میں کنوینر محمد تقی ادریسی و راشد حسین راہی نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

حافظ ملت کا منایا گیا عرس پاک، طلبہ کو اعزاز سے نوازا گیا

گورکھپور، دینی تعلیم کے حوالے سے ایشیا میں ایک الگ پہچان رکھنے والی عربی یونیورسٹی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے بانی حافظ ملت حضرت شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ کا 50واں عرس پاک ترکمان پور کے مکتب اسلامیات میں ادب و احترام کے ساتھ بدھ کو منایا گیا، بچوں نے قرأت، تقریر، نعت اور منقبت پیش کی، مہمانوں نے بچوں کو انعامات سے نوازا۔ علمائے کرام نے حافظ ملت کی دینی و دنیوی خدمات پر روشنی ڈالی، مفتی شہر اختر حسین منانی نے کہا کہ حافظ ملت مکمل طور پر شریعت کے پیروکار تھے، آپ ہی تھے جنہوں نے لوگوں کو شریعت سمجھائی اور اس پر عمل کر کے بھی دکھایا، اپنی پوری زندگی اللہ، رسول اور انسانوں کی خدمت میں گزار کر دین و دنیا دونوں میں اپنا نام روشن کیا، آپ کا پیغام تھا کہ "زمین کے اوپر کام، زمین کے نیچے آرام" یعنی جب تک انسان زندہ ہے دین اسلام، ملک اور انسانیت کی خدمت کرتے ہوئے نیک اعمال کرتا رہے تاکہ مرنے کے بعد اس کی قبر میں سکون اور اطمنان ہو سکے۔ مفتی محمد اظہر شمسی نے کہا کہ حافظ ملت نے قوم کو دینی و دنیاوی رہنمائی فراہم کی، مدرسہ مصباح العلوم کو عربی یونیورسٹی الجامعۃ الاشرفیہ میں تبدیل کر دیا، آپ نے توحید، اتحاد اور اتفاق کا پیغام دیا، تاکہ پوری دنیا میں توحید، اتحاد اور اتفاق کی فضا قائم ہو اور قیام امن کو عملی صورت بخشی جا سکے، حافظ ملت 20ویں صدی کی نمایاں شخصیت ہیں، انہوں نے تعلیم و تربیت کے میدان میں عظیم کارنامے سرانجام دیے۔ آخر میں قل شریف کی رسم ادا کی گئی، صلوٰۃ و سلام پڑھ ملک میں امن و امان اور سلامتی کے لیے دعائیں مانگی گئیں، شیرینی تقسیم ہوئی۔ تقریب میں مولانا دانش رضا اشرفی، حافظ اشرف رضا، شفا خاتون، فضا خاتون، گل افشاں، ثنا، محمد زیب، معراج احمد، نسیم احمد، رحمت علی، محمد علی، ثانیہ، عبدالصمد، سفیان، محمد سلیم، ادیبہ، ثنا خان، عفیفہ خاتون، محمد شاد، اشرف علی، محمد توصیف، شازیہ، کنیز، نور فاطمہ وغیرہ نے شرکت کی۔

گرام پنچایت لوکاہی میں سروس سیچوریشن کیمپ کا انعقاد

بہرائچ 04 دسمبر۔ ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی کی اختراعی پہل پر چلائی جارہی سروس سیچوریشن مہم کے دوسرے مرحلے کے تحت ضلع کے ہر اہل گاؤں کے باشندوں کو مختلف محکموں کے ذریعے چلائی جارہی عوامی فلاحی اسکیموں سے سیر کرنا اور عوامی مسائل کو حل کرنا ہے۔ بلاک حضور پور پیاگ پور کے ایم ایل اے سبھاش ترپاٹھی، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مونیکا رانی، بلاک چیف اجیت پرتاپ سنگھ، ایم ایل اے کے نمائندے نشانک ترپاٹھی، ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ گورو رنجن سریواستو اور دیگر عہدیداروں، معززین اور اشرافیہ کے لوگوں کے ساتھ چراغ جلا کر اور ربن کاٹ کر افتتاح کیا۔ اس موقع پر تعلیمی اداروں کی بچیوں کی جانب سے سرسوتی وندنا، خیر مقدمی گیت اور دیگر ثقافتی پروگرام پیش کیے گئے۔ کیمپ کے افتتاح کے بعد ایم ایل اے شری ترپاٹھی نے عوامی نمائندوں اور عہدیداروں کے ساتھ مختلف محکموں کے ذریعہ لگائے گئے اسٹالوں کا معائنہ کیا اور ضروری معلومات حاصل کیں۔ آئی سی ڈی ایس ڈپارٹمنٹ کے اسٹال کے معائنہ کے دوران 05 حاملہ خواتین کی بے بی شاور کی گئی اور 05 بچوں کی انا پرشانا بھی کی گئی۔ اس کے علاوہ ایم ایل اے شری ترپاٹھی نے آیوشمان کارڈ، بڑھاپا پنشن سرٹیفکیٹ، منریگا جاب کارڈ، 03 سیلف ہیلپ گروپوں کو کمیونٹی انویسٹمنٹ فنڈ کی منظوری کا خط، ٹی بی کے 05 مریضوں کو نیوٹریشن کٹ، کوڑھ کے مریضوں کو جوتے، 10 روپے کے تحت تقسیم کیا۔ کنیا جنم آسو لڑکیوں میں بے بی جانسن کٹس کی تقسیم، کنیا سمنگلا کے تحت 03 لڑکیوں کو منظوری کے خطوط، بے سہارا اور بیوہ پنشن سے فائدہ اٹھانے والوں کو منظوری کے خطوط اور دیگر اسکیم۔ مستحقین میں منظوری نامہ وغیرہ بھی تقسیم کئے گئے۔ خاندانی منصوبہ بندی کے بیداری پروگرام کے لیے ایم ایل اے شری ترپاٹھی نے 03 سارتھی گاڑیوں کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا جو ضلع میں خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق اسکیموں کو فروغ دیں گی۔ سیچوریشن کیمپ سے خطاب کرتے ہوئے ایم ایل اے شری ترپاٹھی نے کہا کہ کیمپ کے انعقاد سے گاؤں والوں کو ایک ہی چھت کے نیچے مختلف قسم کی اسکیموں کے فائدے مل رہے ہیں۔ شری ترپاٹھی نے کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومت کی طرف سے چلائی جانے والی اسکیموں کے فوائد کے ساتھ ساتھ کیمپ میں آنے والے دیہاتیوں کو بھی ان کے مختلف مسائل کا حل مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے عزت مآب وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی اور ریاست کے معزز لوگ۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ جی سماج کے آخری مقام پر کھڑے شخص کے چہرے پر مسکراہٹ لانا چاہتے ہیں اور یہ کیمپ اس سمت میں ایک بامعنی کوشش ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ کیمپ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ڈی ایم نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ اسٹال پر آنے والے گاؤں والوں کو اسکیم کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے انہیں اہلیت، درخواست دینے کے طریقہ کار، درخواست دیتے وقت درکار دستاویزات وغیرہ کے بارے میں بھی بتایا جائے۔

ڈی ایم کی موثر قیادت میں آئی جی آر ایس رینکنگ میں بہتری

رائے بریلی، 04 دسمبر 2024 اتر پردیش حکومت کی اولین ترجیح عام لوگوں کے مسائل کا بروقت اور معیاری حل ہے تاکہ لوگوں کے مسائل جلد حل ہوں اور تنازعات پیدا نہ ہوں اور لوگوں کو ادھر ادھر بھٹکنا نہ پڑے۔ مذکورہ بالا کو دیکھتے ہوئے چارج سنبھالنے کے بعد ضلع مجسٹریٹ ہرشیتا ماتھر نے عام لوگوں کے مسائل کے حل کو اولین ترجیح دیتے ہوئے موصول ہونے والے مقدمات کا جائزہ لیا اور متعلقہ افسران کو بروقت اور معیاری حل کے لیے ہدایات دیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عوام کی شکایات کے ازالے اور معیار میں بہتری آئی اور ضلع کی رینکنگ 61ویں سے بڑھ کر 20ویں نمبر پر آگئی۔ اس کے علاوہ مہاراج گنج تحصیل نے آئی جی آر ایس کی درجہ بندی میں ریاست میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ ہرشیتا ماتھر نے وقتاً فوقتاً جائزہ میٹنگیں کیں اور آئی جی آر ایس کو ٹھکانے لگانے کے لیے سخت ہدایات جاری کیں۔ جس میں IGRS سپر نوڈل/چیف ڈیولپمنٹ آفیسر ارپت اپادھیائے، نوڈل انچارج/ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (فنانس) امرتا سنگھ، ڈپٹی اسسٹنٹ انچارج نوڈل فرید احمد نے بروقت مسائل کو حل کیا۔

ڈی ایس ایم لائنس پبلک اسکول میں سالانہ تقریب

بچوں کو مختلف سرگرمیوں میں شامل کرنا ہمہ جہت ترقی کی راہ ہموار کرتا ہے: ایس ڈی ایم

ردولی، ایودھیا (شاید صدیقی): ثقافتی ورثہ، روحانیت، حب الوطنی، اخلاقی اور سماجی اقدار پر مبنی ڈی ایس ایم لائنس پبلک اسکول کے بچوں کی پریزنٹیشن نے اسکول کے سالانہ تقریب پروگرام میں موجود مہمانوں اور والدین کے دل جیت لیے۔ مہمان خصوصی ایم ایل اے رام چندر یادو، ایس ڈی ایم پروین کمار اور سی او آشیش نگم نے سالانہ فیسٹیول میں بچوں کے مختلف ثقافتی پروگراموں کی خوب تعریف کی جس میں بجلی کے غلط استعمال، پلاسٹک کا استعمال نہ کرنے، ماحولیاتی تحفظ، موبائل کی لت، بزرگ شہریوں کے ساتھ شائستہ برتاؤ کے خلاف اپیلیں شامل ہیں۔ اسکول میں منعقدہ سالانہ تقریب کا افتتاح مہمان خصوصی ایم ایل اے رام چندر یادو اور اسکول کے چیئرمین ڈاکٹر نہال رضا نے چراغ جلا کر کیا۔ ایم ایل اے رام چندر یادو نے کہا کہ یہ کامیاب اور عظیم الشان ایونٹ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ یہ اسکول اور بچے یقینی طور پر مزید بلندیوں کی طرف بڑھنے کے لیے روزانہ کوششیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے اسکول میں دو کمروں کی تزئین و آرائش کا اعلان کیا۔ ایس ڈی ایم پروین کمار نے کہا کہ بچوں کو مختلف سرگرمیوں میں شامل کرنا ہمہ جہت ترقی کی راہ ہموار کرتا ہے۔ سی او آشیش نگم نے اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ مسلسل محنت ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ اسکول کے چیئرمین ڈاکٹر نہال رضا نے سندیپ شرما کے ساتھ اسکول کے قیام کے ابتدائی ایام کو یاد کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح انہوں نے علاقے کے بچوں کی بہترین تعلیم کے لیے اس اسکول کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس نے بچوں کو ورسٹائل بننے کا منتر دیا۔ ڈاکٹر واصف رضا اور ڈاکٹر اسنا زہرہ نقوی نے بھی بچوں کو کامیابی کے طریقے بتائے۔ والدین نے پلوامہ، کوویڈ وبائی بیماری، چندریان مشن جیسے موضوعات پر پیش کیے گئے پروگراموں کی تعریف کی۔ مہمانوں کا استقبال اسکول کی چیف ایڈوائزر ہما نہال اور پرنسپل بھاونا مشرا نے کیا۔ اس موقع پر انسپکٹر سنجے موریہ، استاد آشیش شرما، لائن انیل کھرے، سرکاری وکیل ابھے ویش، ڈاکٹر نذیر عباس وغیرہ موجود تھے۔ اساتذہ جیتندر مشرا، انتیا، الیزا اور ثنا کے ذریعہ چلایا گیا۔

فیضان شاہ ولایت کمیٹی کی جانب سے لحاف کی تقسیم

امروہہ۔ فیضان شاہ ولایت کمیٹی کی جانب سے آج صدر عالم وارثی کی رہائش گاہ محلہ جعفری میں ضرورت مند افراد کو لحاف تقسیم کیے اس موقع پر عالم وارثی اویس خان پٹو شوزب نواز مزمل خان سکندر علی اشرف، زاہد علی قریشی زاہد خان عرف کاکو مجیب وارثی ندیم شارق انصاری کمیٹی کے تمام لوگ موجود تھے۔ فیضان شاہ ولایت کمیٹی کی جانب سے اس سلسلہ میں کہا گیا کہ مذہب اسلام ایک دوسرے کی مدد کرنے کا پیغام دیتا ہے ہمارا یہ قدم بھی اسی پیغام کو عمل میں لانے کی ایک کوشش ہے۔ سردی کے موسم میں اس طرح کے عمل سے عام انسان کو کچھ راحت محسوس ہوگی۔

ہمہ گیر ترقی نظم وضبط سے ہی ممکن ہے: سی ایم یوگی

مہارانا پرتاپ (ایم پی) ایجوکیشن کونسل کے 92 ویں بانی ہفتہ تقریب کے افتتاحی پروگرام میں وزیر اعلیٰ کا خطاب

گورکھپور/لکھنؤ۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ آج پوری دنیا ہندوستان کی طرف دیکھ رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں نئے ہندوستان پر پوری دنیا کا اعتماد تیزی سے بڑھا ہے۔ ایک وقت تھا جب ہندوستان دنیا کے کسی گروپ میں نہیں تھا۔ ملک اس تذبذب کا شکار تھا کہ اس کی سمت کیا ہوگی اور اسے کیا کرنا ہے۔ لیکن آج کا نیا ہندوستان دنیا کے پولرائزیشن کی سمت طے کرتا ہے۔ ہندوستان جہاں بھی ہے دنیا پولرائزڈ ہے۔ سی ایم یوگی بدھ کو مہارانا پرتاپ (ایم پی) ایجوکیشن کونسل کے 92 ویں بانی ہفتہ تقریب کے افتتاحی پروگرام کی صدارت کر رہے تھے۔ مہارانا پرتاپ انٹر کالج کیمپس میں تقریب کے مہمان خصوصی مدھیہ پردیش قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر نریندر سنگھ تومر تھے اور مہمان خصوصی پروفیسر ممبر سکریٹری آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن تھے۔ راجیو کمار کا خیر مقدم کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ دنیا صرف ان لوگوں کی پیروی کرتی ہے جو خود کو اس کے مطابق تیار کرنے کی ہمت رکھتے ہیں۔ جو خود کھڑا نہیں ہوسکتا وہ دوسروں کو کھڑے ہونے کی ترغیب کیسے دے گا؟ پی ایم مودی کی قیادت میں نئے ہندوستان نے خود کو اسی کے مطابق تیار کیا ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ آج دنیا کی سمت کا ہندوستان کی سمت کے بغیر تصور نہیں کیا جاسکتا۔ ہندوستان دنیا میں انسانیت کو درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کرنے میں اعتماد کی علامت بن گیا ہے۔ G-20 سربراہی اجلاس اس کا ثبوت ہے۔ آج دنیا میں کوئی بھی بڑا واقعہ ہندوستان کے بغیر نہیں ہوتا۔ آج ملک دنیا کی پانچویں بڑی معیشت بن کر خود انحصاری کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مہارانا پرتاپ ایجوکیشن کونسل کے قیام کے حالات اور اس کے اب تک کے سفر کو یاد کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ کونسل کا 92 سالہ سفر اس بات کا ایک جامع جائزہ لینے کا ایک موقع ہے کہ ادارے کو نئے ہندوستان کے لیے کس طرح تیار کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ 1932 میں جب برہملن مہنت ڈگ وجے ناتھ نے اس کونسل کا چھوٹا سا بیج لگایا تھا، اس وقت ذرائع اور وسائل نہیں تھے۔ ملک پھر غلامی کی بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ ایک طرف آزادی کی لڑائی زور پکڑ رہی تھی اور دوسری طرف آزاد ہندوستان کی قیادت کے لیے قابل شہریوں کو آزادی حاصل کرنے کے لیے اعتماد کے ساتھ تیار کرنے کا چیلنج تھا۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے برہملن مہنت ڈگ وجے ناتھ جی نے مہارانا پرتاپ ایجوکیشن کونسل قائم کی اور اسی کے مطابق برہملن مہنت ایودیا ناتھ جی نے اسے آگے بڑھایا۔ مہارانا پرتاپ ایجوکیشن کونسل کے بانی ہفتہ تقریبات کے افتتاح کے موقع پر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ آج کا دن نظم وضبط کا تہوار ہے۔ زندگی میں ہمہ گیر ترقی کے لیے نظم وضبط ناگزیر ہے۔ طلباء کو کامیابی کا منتر دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مقابلے کے ایک میدان میں ارتکاز اور محنت ضروری ہے جبکہ ایک گروپ میں انفرادی ارتکاز اور محنت کے ساتھ ٹیم اسپرٹ کا ہونا بھی ضروری ہے۔ بانی کی تقریب کے افتتاحی پروگرام میں سب سے پہلے چیئرمین، مہمان خصوصی، مہمان خصوصی اور دیگر معززین نے ماں سرسوتی، گرو گورکھ ناتھ، مہارانا پرتاپ، برہملن مہنت دگ وجے ناتھ اور مہنت ایودیا ناتھ کی مورتیوں پر پھول چڑھائے۔ اس کے بعد استقبالیہ خطاب میں مہارانا پرتاپ ایجوکیشن کونسل کے چیئرمین پروفیسر یو پی سنگھ نے کونسل کے ترقی کے سفر پر روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی، مدھیہ پردیش اسمبلی کے اسپیکر نریندر سنگھ تومر نے افتتاح کے موقع پر نکالے گئے عظیم الشان جلوس کی سلامی لی۔ پروگرام کے آغاز میں مہمان خصوصی نے مہارانا پرتاپ انٹر کالج کے بلرام پور ہال میں منعقدہ نمائش کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد انہیں این سی سی کیڈٹس کی جانب سے گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ تقریب میں میئر ڈاکٹر منگلیش سریواستو، ریاستی حکومت کے سابق وزیر ڈاکٹر مہیندر سنگھ، دین دیال اپادھیائے، گورکھپور یونیورسٹی کے وائس چانسلر، پروفیسر صاحبان موجود تھے۔ پونم ٹنڈن، مہیوگی گورکھ ناتھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر، پروفیسر۔ سریندر سنگھ، ماوندھیا واسینی یونیورسٹی مرزا پور کے وائس چانسلر پروفیسر۔ شوبھا گوڑ، ماںپٹیشوری یونیورسٹی بلرام پور کی وائس چانسلر، پروفیسر۔ روی شنکر سنگھ، گورکھ ناتھ مندر کے چیف پجاری یوگی کمل ناتھ، ایم ایل سی ڈاکٹر دھرمیندر سنگھ، ایم ایل اے فتح بہادر سنگھ، وپن سنگھ، مہندر پال سنگھ، پردیپ شکلا، سرون نشاد، ریاستی خواتین کمیشن کی وائس چیئرمین چارو چودھری، کالی باڑی کے مہنت رویندر داس، گورکھ ناتھ مندر کے چیف پجاری، ایم ایل اے فتح بہادر سنگھ۔ مہارانا پرتاپ ایجوکیشن کونسل کے تمام افسران اور ممبران، کونسل سے منسلک تعلیمی اداروں کے سربراہان، اساتذہ اور طلباء نے شرکت کی۔ اس کی نظامت ڈاکٹر شری بھگوان سنگھ نے کی اور شکریہ کا ووٹ ایم پی انٹر کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ارون سنگھ نے دیا۔

یوپی: سی ایم یوگی امن وامان کی صورتحال کا جائزہ لیں گے

لکھنؤ۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ اب سے جلد ہی مختلف محکموں کے عہدیداروں کے ساتھ جائزہ میٹنگ کریں گے۔ اجلاس میں امن وامان کے امور پر بھی بات چیت کی جائے گی۔ اس کے لیے تمام اضلاع کے کمشنر اور کپتانوں کو بھی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے جوڑا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اب سے جلد ہی ایک میٹنگ میں ریاست میں امن وامان کی صورتحال کا جائزہ لیں گے۔ اس میٹنگ میں ریاست کے تمام اے ڈی جی، پولس کمشنر اور کپتان ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے شامل ہوں گے۔ بتایا جارہا ہے کہ 6 دسمبر کو ریاست میں امن وامان کا جائزہ لیا جائے گا۔ سنبھل میں تشدد کے بعد ریاستی حکومت امن وقانون کو لے کر اپوزیشن کی جانب سے تنقید کی زد میں ہے۔ ایسے میں خاص احتیاط برتی جارہی ہے۔ اس دوران وزیر اعلیٰ یوگی کئی دیگر محکموں کا بھی جائزہ لیں گے جس کے لیے میونسپل کمشنر، سی ایم او اور سپرنٹنڈنگ انجینئر بھی میٹنگ میں شامل ہوں گے۔ اجلاس شام سات بجے شروع ہوگا۔ میٹنگ میں ضلع پنچایتی راج افسر، میونسپل ایگزیکٹو آفیسر بھی ویڈیو کانفرنسنگ سے شامل ہوں گے۔

سپا۔کانگریس لا اینڈ آرڈر کو خراب کرنا چاہتے ہیں: برجیش پاٹھک

ووٹوں کی فصل کاٹنے سنبھل جارہے تھے راہل گاندھی

لکھنؤ:4 دسمبر (پی این ایس) نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ راہل گاندھی ووٹوں کی فصل کاٹنے سنبھل جارہے تھے۔ اکھلیش یادو چاپلوسی کرنے کی سیاست کرتے ہیں۔ دونوں لیڈروں کا ریاست کے امن وسکون سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ صرف اپنی سیاست چمکا کر ریاست کا امن وامان خراب کرنا چاہتے ہیں۔ عوام کو ان کا اصل طرز عمل بھی معلوم ہے، نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ سنبھل میں دفعہ 144 نافذ ہے۔ دونوں لیڈروں سے گزارش ہے کہ وہ ریاست کے امن وامان کے ساتھ نہ کھیلیں۔ آج کا اتر پردیش تیزی سے ترقی یافتہ ریاست بننے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ دونوں لیڈروں کو یہ بات ہضم نہیں ہورہی۔ جب سنبھل میں مکمل امن ہو تو دونوں لیڈروں کو جانا چاہئے اور عوام سے ملنا چاہئے۔ ڈپٹی سی ایم نے کہا کہ سنبھل کے مجرموں کا تعلق اپوزیشن پارٹی سے ہے۔ ریاست کے عوام ایس پی اور اس کے لیڈروں کو کبھی نہیں بخشیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کی جارہی ہیں۔ ایس پی اور کانگریس کے لیڈر ریاست کے عام لوگوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں۔ آگ میں گھی ڈالنے کے لئے یہ لوگ سنبھل جانا چاہ رہے ہیں۔ انہیں ریاست کے امن سے کوئی سروکار نہیں اور وہ صرف سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ بی جے پی کی ترجیح ریاست کے 25 کروڑ عوام ہیں۔ آج ریاست میں امن وامان کی حکمرانی ہے۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے والوں کو بخشا نہیں جائے گا۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے کہا کہ 2017 سے پہلے ریاست میں لاء اینڈ آرڈر کی کیا صورتحال تھی۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ اتر پردیش کی شناخت بیمارو ریاست کے طور پر کی گئی تھی۔ آج انفراسٹرکچر کے میدان میں کام تیز رفتاری سے جاری ہے۔ بیرونی سرمایہ کاری آرہی ہے۔ عام لوگوں کو ہماری حکومت پر بھروسہ ہے۔

چارباغ ریلوے اسٹیشن پر پارکنگ شروع

لکھنؤ:4 دسمبر (پی این ایس) راجدھانی کے چارباغ ریلوے اسٹیشن پر کار اور بائیک کی پارکنگ شروع ہوگئی ہے۔ یہ پارکنگ پچھلے چند ماہ سے کسی کو الاٹ نہیں تھی۔ یہاں مسافروں کو اپنی گاڑیاں اپنی ذمہ داری پر کھڑی کرنی پڑتی تھیں۔ اس دوران ایک درجن سے زائد موٹر سائیکلیں چوری ہو گئیں۔ اس کے بعد ناردرن ریلوے انتظامیہ حرکت میں آئی اور جلد از جلد پارکنگ شروع کرنے کا عمل شروع کردیا۔ پارکنگ ریٹ حسب ذیل رہے گا اب تمام پارکنگ کا ٹھیکہ دے دیا گیا ہے اور اس کا آپریشن بھی شروع کردیا گیا ہے۔ اب پرائیویٹ کمپنی اپنا کام سنبھالے گی۔ جہاں عام پارکنگ میں آپ کو کار پارک کرنے کے لیے 20 روپے اور موٹر سائیکل کو دو گھنٹے کے لیے پارک کرنے کے لیے 5 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ پریمیم پارکنگ میں اپنی کار پارک کرنے کے لیے آپ کو 25 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی اگر 24 گھنٹے بعد بھی گاڑیاں پارکنگ لاٹ میں کھڑی کی جائیں تو ہر گھنٹے پیسے میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ مثال کے طور پر، 24 گھنٹے کے بعد پریمیم پارکنگ میں، ہر دو گھنٹے بعد 20 روپے اضافی چارج ادا کرنا ہوگا۔ سائیکل میں 24 گھنٹے کے بعد ہر 12 گھنٹے بعد 10 روپے کا اسٹرا چارج ادا کرنا ہوگا۔ دو پہیوں کی پارکنگ کے لیے 15 روپے کا اسٹرا چارج اور تھری وہیلر پارکنگ کے لیے 30 روپے کا ایسٹرا چارج اور کار پارکنگ کے لیے ہر 12 گھنٹے بعد 30 روپے کا آسٹرا چارج ادا کرنا ہوگا۔ پریمیم پارکنگ ٹکٹ کاؤنٹر کے بالکل سامنے ہے۔ سامنے کا پلیٹ فارم یہاں سے نظر آتا ہے۔ یہاں سے پلیٹ فارم تک پہنچنے میں سب سے کم وقت لگتا ہے۔ اسے پریمیم پارکنگ بنایا گیا ہے۔ اس کی شرح بھی زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ جی آر پی کے بالکل سامنے عام پارکنگ ہے۔ اب تک ان تمام پارکنگ لاٹس کو ریلوے خود چلاتا تھا لیکن اہلکاروں کی کمی کی وجہ سے وہ پیچھے ہٹ گئے۔ معاہدہ تو ہو گیا لیکن پارکنگ ریٹ کے حوالے سے تنازعہ پیدا ہو گیا اور پارکنگ پر عمل درآمد نہ ہوسکا۔ اس کے بعد نئے معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اس میں چھ ماہ سے زیادہ کا عرصہ لگا۔ اب ٹھیکیدار اسے چلائے گا۔ شمالی ریلوے لکھنؤ ڈویژن کے سینئر ڈی سی ایم کلدیپ تیواری نے کہا کہ ان پارکنگ لاٹس میں پری پیڈ آٹو بکنگ کی سہولت بھی دستیاب ہوگی۔ پک اینڈ ڈراپ کی سہولت مفت ہوگی۔ ان پارکنگ میں ماہانہ پاس بھی درست ہوگا۔ تاہم یہ سہولت پریمیم اور کار پارکنگ میں دستیاب نہیں ہوگی۔

عازمین حج: ٹرینروں کے انتخاب کیلئے آن لائن درخواستیں مطلوب

لکھنؤ:04 دسمبر۔ حج کمیٹی آف انڈیا کے جاری کردہ سرکلر کے مطابق عازمین حج کو تربیت فراہم کرنے کے لیے ٹرینروں کے انتخاب کے لیے آن لائن درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں سکریٹری اتر پردیش اسٹیٹ حج کمیٹی جناب ایس پی تیواری نے یہ اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ آن لائن درخواست 04 دسمبر 2024 کو صبح 11 بجے شروع ہوگی جو 13 دسمبر 2024 تک رات 11:59 بجے تک جاری رہے گی۔ آن لائن درخواست حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ hajcommittee.gov.in//:https پر کی جائے گی۔ جناب تیواری نے بتایا کہ حج کمیٹی آف انڈیا دسمبر 2024 کے تیسرے ہفتے میں تحریری امتحان منعقد کرے گا۔ دہلی میں جنوری 2025 کے پہلے ہفتے میں ٹرینروں کی دو روزہ تربیت ممکن ہے۔ صرف آن لائن درخواستیں قبول کی جائیں گی۔ آف لائن درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ ہر 150 حج درخواست گزاروں کے لیے 01 انسٹرکٹر کا انتخاب کیا جائے گا۔ تمام اضلاع سے ٹرینروں کی نمائندگی ہونی چاہیے۔ کسی بھی ضلع میں حج کے درخواست گزاروں کی تعداد 150 سے کم ہونے کی صورت میں بھی 01 انسٹرکٹر کا انتخاب کیا جائے گا۔ سابق ٹرینروں کا انتخاب کیا جائے گا جن کے پاس قبل میں تجربہ اور علم ہے۔ جو لوگ گزشتہ سالوں میں بار بار منتخب ہوئے اور مایوس کن کارکردگی دکھائی انہیں منتخب نہیں کیا جائے گا۔ تعلیم یافتہ، دیانتدار، ہنر مند، محنتی اور نرم گفتار والے افراد کو بطور ٹرینر منتخب کیا جائے گا۔ جناب تیواری نے کہا کہ آن لائن درخواست کے وقت مقررہ فارم کو اپ لوڈ کرنا ضروری ہوگا۔ ٹرینروں کی عمر 30 نومبر 2024 تک 25 سال سے کم اور 60 سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے (تاریخ پیدائش 01 دسمبر 1964 سے پہلے ہونی چاہیے) تاکہ خواتین تربیت فراہم کرسکیں حج درخواست گزاروں کو اگر درخواست گزار کے خلاف کوئی مجرمانہ ریکارڈ دستیاب ہے تو اسے منتخب نہیں کیا جائے گا۔ درخواست دہندہ کے لیے لازمی ہے کہ وہ پچھلے پانچ سالوں میں حج کرچکا ہو۔ انگریزی/اردو/ہندی اور مقامی زبان بولنے اور سمجھنے میں ماہر ہو۔ حج اور عمرہ کے اصولوں اور اس پر عمل درآمد کا مکمل علم ہو۔ ذہنی اور جسمانی طور پر مکمل صحت مند ہو۔ ہجوم/گروپ سے خطاب اور کنٹرول کرنے کا تجربہ ہو۔ کمپیوٹر کا علم ہوتا کہ وہ حج سے متعلق معلومات کا تبادلہ کرسکے، ای میل، واٹس ایپ وغیرہ جیسی سہولیات کا استعمال اور حاجیوں سے بات چیت کرسکے۔ حج سویدھا ایپ سے پوری طرح واقف ہو۔ جن امیدواروں کی درخواستیں درست پائی گئی ہیں ان کا ریاستی حج کمیٹی کے ذریعہ انٹرویو کیا جائے گا۔

مسلم مجلس کل یوم عہد منائے گی: عرفان قادری

لکھنؤ ۴/دسمبر (پریس ریلیز) مسلم مجلس کے ریاستی جنرل سکریٹری عرفان قادری نے ایک پریس ریلیز کے ذریعہ بتایا کہ 6 دسمبر 2024 کو بعد نماز جمعہ دفتر مسلم مجلس میں بابری مسجد کی ۳۲ ویں شہادت کو یاد کرتے ہوئے یوم عہد منایا جائے گا۔ اس موقع پر مسلم مجلس کے کارکنان عہد کریں گے کہ سروے کے نام پر اب بابری مسجد جیسا دھوکہ نہیں کھائیں گے۔ موجودہ وقت میں بی جے پی حکومت اور سنگھ پریوار کی سازش سے پورے ملک میں سروے کے نام پر نچلی عدالتوں کو شامل کر کے جس طرح سے لگاتار کبھی سنبھل، کبھی بدایوں، اجمیر شریف جامع مسجد، گیان واپی متھرا کو نشانہ بنایا جارہا ہے یہ مسلمانوں کیلئے قابل تشویش ہے۔ مسلمان ماضی کی طرح اب دھوکہ کھانے کیلئے تیار نہیں ہیں اسی سلسلے میں مسلم مجلس نے ٹھوس حکمت عملی بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ جس کے سلسلے میں ۶/دسمبر بروز جمعہ کو بڑے پیمانے پر قیصر باغ واقع مسلم مجلس کے دفتر میں میٹنگ کا انعقاد کیا جارہا ہے۔

کامیاب زندگی کیلئے طلباء اپنے وقت کا صحیح استعمال کریں: پروفیسر عبدالقوی

اسٹیٹ تکمیل الطب کالج، لکھنؤ میں پی۔جی۔ویو۔جی۔ انڈکشن پروگرام اختتام پذیر

لکھنؤ 4 دسمبر راجکیہ تکمیل الطب کالج، لکھنؤ میں پی۔جی۔ ۲۰۲۴ء بیچ کے لیئے پندرہ روزہ انڈکشن پروگرام آج بروز بدھ ۴ دسمبر ۲۰۲۴ء کو اختتام پذیر ہوا۔ اختتامی پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا آزاد میموریل اکادمی لکھنؤ کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی وصدارت کالج کے پرنسپل پروفیسر عبدالقوی نے کی۔ پروگرام کا تحفظی وسماجی طب کے ریڈر ڈاکٹر ابصار احمد کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ پروگرام کے کو۔آرڈینیٹر پروفیسر عطا اللہ خان آئے ہوئے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے پندرہ روزہ پروگرام کی تفصیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ نیشنل کمیشن فار انڈین سسٹم آف میڈیسن کی ہدایت کے مطابق نئے یو۔جی، پی۔جی۔ طالب علموں، بی۔یو۔ایم۔ایس، ایم۔ڈی یونانی یا ایم۔ایس یونانی کے اصولوں اور اس کے اہم پہلوؤں سے انہیں روشناس کرانا اور ان کے تعلیمی سفر کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرنا ہے۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر عبدالقوی اپنے صدارتی و ناصحانہ کلمات پیش کرتے ہوئے پروگرام کی کامیابی پر سبھی اسٹاف اور اور طلباء و طالبات کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ کامیابی کی ضمانت اتحاد میں ہے۔ اور بچوں کو ہدایت دی کہ کیمپس میں اور کالج میں کامیاب زندگی گزارنے کے لیے اپنے وقت کا استعمال کیسے کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے بہت اہم قیمتی مشورہ دیے اور کہا آپ ایمان داری سے ریسرچ کریں اور میں میں تحقیق سے طب یونانی کے فروغ میں اضافہ کر پریشان دنیا کو کچھ دے سکیں۔ 'پروگرام کے مہمان خصوصی ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے سماجی وطبی تجربات ومشاہدات کی روشنی میں طلباء وطالبات سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپکو طب یونانی کے فروغ اور تحقیق کے عظیم کام کے لیے منتخب کیا ہے، تاکہ آپ مختلف اور مہلک بیماریوں سے پریشان لوگوں کے درد کا مداوا بنیں۔، لوگوں کو کم خرچ میں بہتر علاج مہیا کرانا آپکا مقصد ہو۔ انہوں نے طلباء کو حوصلہ مندی کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ حرکت میں برکت ہے، جمود موت کی نشانی ہے۔ ریسرچ کرتے وقت اپنے گردوپیش وزمینی حقیقت کو آپ سمجھیں اور آگے بڑھیں۔ طب کی ترویج و اشاعت میں پورے خلوص سے لگیں۔ میں سبھی کو اپنی مدد اور تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔ اس کے علاوہ پروفیسر کاظمی، ڈاکٹر رخشندہ بیگ، ڈاکٹر شمیم ارشاد، نے اپنے اپنے خطابات میں طلبہ وطالبات کو مفید مشورے اور نصیحتیں کیں۔ اور سبھی نے اس بات پر زور دیا کامیابی کی کنجی اپنے وقت کے صحیح استعمال میں ہے۔ اس پندرہ روزہ پروگرام میں تقریباً ۲۲ ماہرین کے لیکچرز ہوئے اور ۸ لوگوں نے ورکشاپ ری کریشنلا یکٹوٹیز میں اپنا کردار ادا کیا۔ آخر میں ڈاکٹر ابصار احمد نے سبھی طلباء وطالبات اور شامل اسٹاف کا شکریہ ادا کیا۔ اس پورے پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر رخشندہ بیگ نے بحسن و خوبی انجام دئے۔

غیر قانونی اسلحہ بنانے والی فیکٹری کا پردہ فاش

اعظم گڑھ:4 دسمبر (پی این ایس) سدھاری پولیس اسٹیشن اور سوات ٹیم کی مشترکہ کارروائی میں ایک غیر قانونی اسلحہ بنانے والی فیکٹری کا پردہ فاش کیا گیا ہے۔ پولیس نے موقع سے پانچ شر پسندوں کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ موقع سے بھاری مقدار میں اسلحہ بنانے کا سامان اور آلات برآمد ہوئے ہیں۔ اعظم گڑھ کے سدھاری پولیس اسٹیشن اور سوات ٹیم کی مشترکہ کارروائی میں ایک غیر قانونی اسلحہ بنانے والی فیکٹری کا پردہ فاش کیا گیا ہے۔ پولیس نے موقع سے پانچ شر پسندوں کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ موقع سے بھاری مقدار میں اسلحہ بنانے کا سامان اور آلات برآمد ہوئے ہیں۔ ایس پی ہیمراج مینا نے بتایا کہ سدھاری تھانہ علاقہ کے بھدولی میں مونی بابا کی جھونپڑی کے قریب کل رات چھاپہ مار کر پانچ مجرموں کو گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے ایک مسروقہ لائسنس یافتہ SBBL بندوق، 5 مکمل طور پر تیار شدہ غیر قانونی پستول، 68 زندہ اور 69 خرچ شدہ کارتوس، 315 بور کے 30 کارتوس، 32 بور کے 16 زندہ کارتوس سمیت مختلف اقسام کے کارتوس اور گولے برآمد کرلیے۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے 8 ڈوریاں (12 بور)، 9 ریپیٹ پن، 13 کھٹکا چشمے اور 2 کھٹکے بھی برآمد کیے ہیں۔

یوگی نے افسران کو عوام کے ہر مسئلے کے فوری ومعیاری ازالے کی ہدایت دی

گورکھپور: 4 دسمبر (یواین آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کی صبح گورکھناتھ مندر میں جنتا درشن میں آئے لوگوں سے ملاقات کی اور فریادیوں کے مسائل کو سننے کے بعد افسران کو ہر مسئلے کا فوری اور معیاری ازالے کا حکم دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہر مظلوم کے مسائل حل کئے جائیں گے اور ہر کسی کو انصاف ملے گا، اس حوالے سے انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ ہر ایک کے مسائل کا فوری، معیاری اور شفاف حل یقینی بنایا جائے۔ جنتا درشن میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ خود گورکھ ناتھ مندر کمپلیکس میں منعقد جنتا درشن میں وزیر اعلیٰ کرسی پر بیٹھائے گئے فریادیوں کے پاس خود پہنچے اور ایک ایک کر کے سبھی کے مسائل سنا۔ اور تیقن دیا کہ کسی کو بھی پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہر کسی کی پریشانی کو دور کیا جائے گا۔ عوام کی درخواستوں کو متعلقہ حکام کے حوالے کرتے ہوئے انہوں نے فوری اور تسلی بخش ازالے کی ہدایات دیں اور عوام کو یقین دلایا کہ حکومت ہر متاثرہ کے مسائل حل کرنے کے لیے تیار اور پرعزم ہے۔ اس دوران انہوں نے افسران سے کہا کہ وہ ہر متاثرہ شخص کے ساتھ حساس رویہ اپنائیں اور ان کے مسائل حل کر کے انہیں مطمئن کریں۔ اس میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ زمینی تنازع کی شکایات پر یوگی نے کہا کہ اگر تنازع خاندانی ہو تو متعلقہ فریقین کے درمیان بات چیت کرائی جائے اور بات نہ بننے پر قانونی کاروائی کی جائے۔ اگر کوئی دبنگ کسی کی زمین پر غیر قانونی قبضہ کررہا ہے تو اسے کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔ ریونیو پولیس سے جڑے معاملات کو انہوں نے پوری شفافیت وغیر جانبداری کے ساتھ ازالہ کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ کسی کے ساتھ بھی ناانصافی نہیں ہونی چاہئے۔

قطب اللہ شخصیت اور صحافتی وادبی خدمات کے اعتراف میں تعزیتی جلسہ آج

لکھنؤ:4 دسمبر آل انڈیا تعلیم گھر و بزم خواتین کے تحت قطب اللہ شخصیت اور صحافتی وادبی خدمات کے اعتراف میں ایک تعزیتی جلسہ مدرسہ حیات العلوم نظامیہ فرنگی محل چوک لکھنؤ میں بتاریخ پانچ دسمبر بروز جمعرات بوقت پونے دو بجے دن میں ہوگا۔ پروگرام کی صدارت معروف صحافی محترم احمد ابراہیم علوی کریں گے۔ جبکہ مولانا ذکی نور عظیم ندوی، بیگم شہناز سدرت، ڈاکٹر اکبر علی بلگرامی، ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی، عبیداللہ ناصر، مولانا انیس احمد ندوی، ڈاکٹر عبیدالرحمن ندوی، وسیم حیدر، شکیل گیاوی، منصور حسن خاں، اشرف فردوسی، کلام خاں، غفران نسیم، ڈاکٹر مسیح الدین خاں مسیح، محمد طارق اشرف، احرار الہدی شمس، سید معراج الحسن ندوی، ضیاء اللہ صدیقی، ذوالفقار ندوی، نثار احمد ندوی اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

ہردوئی: ٹرک اور ای رکشہ تصادم میں نوجوان سمیت دو کی موت

ہردوئی:4 دسمبر (پی این ایس) سانڈی ہرپال پور روڈ پر ای رکشہ اور ٹرک میں تصادم ہوا۔ ٹرک سے ٹکرانے کی وجہ سے ای رکشہ کے پرخچے اڑ گئے اور ٹرک میں پھنسنے کے بعد ای رکشہ تقریباً 100 میٹر تک گھسیٹتا چلا گیا۔ ڈرائیور گلشن پوروا کے قریب ٹرک چھوڑ کر بھاگ گیا۔ حادثے میں لڑکی اور ای رکشہ ڈرائیور کی موت ہوگئی، جبکہ جوڑے سمیت چار دیگر زخمی ہو گئے۔ سانڈی تھانہ علاقہ کے چودھری پور گاؤں کے رہنے والے پرمود کی بیٹی ویشنو دیوی کا فرخ آباد کے پٹیا گاؤں میں سسرال ہے۔ اہل خانہ نے بتایا کہ ویشنو دیوی کی بھابھی پرینکا کی شادی (آج) جمعرات کو ہے۔ بدھ کے روز منی مؤ کے رہنے والے غفران (19) کے پرمود نے ایک ای رکشہ بک کرایا تھا۔ پرمود کی بیوی سودھا (45) بیٹی مہما (14) اور بیٹا دیو (12) اور اس کے بھائی مہیش پال کی بیوی سودھا (35) اور بیٹا شوبھت (15) ای رکشا میں فرخ آباد جارہے تھے۔ سانڈی۔ہرپال پور روڈ پر بکریا گاؤں کے موڑ کے قریب خالی ڈرم سے لدے ٹرک نے ای رکشہ کو ٹکر ماردی۔ جس کے بعد ڈرائیور نے ٹرک روکنے کی بجائے بھگانے کی کوشش کی۔ جس کی وجہ سے ای رکشہ ٹرک میں پھنس گیا اور اسے تقریباً 100 میٹر تک گھسیٹتا گیا۔ جس کی وجہ سے ڈرائیور غفران اور ای رکشہ پر سفر کرنے والے افراد میں شامل خاتون کی موت ہوگئی۔ دیگر چار افراد شدید زخمی ہو گئے۔ تھانہ انچارج چھوٹالال پولیس فورس کے ساتھ پہنچے۔ زخمیوں کو مرکز صحت لایا گیا۔

غیر ٹیکس محصولات میں مالی سال 2024-25 کے نومبر کے مہینے میں کل 18389.80 کروڑ روپئے کی حصولیابی

لکھنؤ: 04 دسمبر۔ اتر پردیش کے وزیر خزانہ اور پارلیمانی امور جناب سریش کمار کھنہ نے کہا کہ ریاست کی اہم غیر ٹیکس محصولات میں مالی سال 2024-25 کے نومبر کے مہینے میں کل 18389.80 کروڑ روپے کی حصولیابی ہوئی، جبکہ مالی سال 2023-24 میں نومبر کے مہینے میں 16610.53 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی تھی۔ اس طرح مالی سال 2024-25 کے نومبر کے مہینے میں گزشتہ سال کے نومبر کے مقابلے میں 1779.27 کروڑ روپے زیادہ ریونیو حاصل ہوئے ہیں۔ جناب کھنہ نے کہا کہ ٹیکس محصول کے تحت جی ایس ٹی کے تحت نومبر 2024 کے مہینے میں مجموعی طور پر 7793.48 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی تھی، جب کہ اسی مہینے میں وصولی 6652.20 کروڑ روپے تھی۔ ویٹ کے تحت نومبر 2024 کے مہینے میں 2685.19 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی تھی جبکہ گزشتہ سال نومبر 2023 کے مہینے میں 2737.13 کروڑ روپے کی وصولی ہوئی تھی۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ نومبر 2024 کے مہینے میں ایکسائز کے تحت کل 4071.27 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی تھی جبکہ گزشتہ سال اسی مہینے میں یہ وصولی 3788.55 کروڑ روپے تھی۔ ماہ نومبر، 2024 کے لیے اسٹامپ اور رجسٹریشن کے تحت آمدنی کی وصولی 2263.77 کروڑ روپے ہے، جب کہ پچھلے سال نومبر، 2023 میں یہ وصولی 1961.94 کروڑ روپے تھی۔ نقل و حمل کے تحت، نومبر 2024 کے مہینے کی آمدنی کی وصولی 1205.28 کروڑ روپے ہے جبکہ پچھلے سال اسی مہینے کی وصولی 1065.08 کروڑ روپے تھی۔ انہوں نے کہا کہ کریکٹر ریونیو، ارتھ عناصر اور کان کنی کے اہم آئٹم کے تحت نومبر 2024 کے مہینے میں وصولی 370.81 کروڑ روپے ہے، جب کہ گزشتہ سال اسی مہینے میں وصولی 405.63 کروڑ روپے تھی۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ریاستی ٹیکس کے تحت مالی سال 2024-25 کے نومبر تک جی ایس ٹی اور وی اے ٹی کی مد میں 74582.01 کروڑ روپے موصول ہوئے ہیں، جو نومبر کے مہینے تک مقرر کردہ ہدف کا 73.1 فیصد ہے۔ نومبر کے مہینے تک ایکسائز آئٹم کے تحت 30403.28 کروڑ روپے موصول ہوئے ہیں، جو مقررہ ہدف کا 83.3 فیصد ہے۔

فیروزآباد کے خواتین اسپتال میں بے ضابطگیاں آگئیں سامنے

خواتین کمیشن کی چیئر پرسن نے ڈاکٹروں کی عدم موجودگی پر کیا برہمی کا اظہار

فیروزآباد:4 دسمبر (پی این ایس) یوپی کے فیروزآباد گورنمنٹ میڈیکل کالج کے مہیلا اسپتال میں مریضوں کو علاج کے لیے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا لیکن ڈاکٹر ڈیوٹی سے غائب رہے۔ یہ بات بدھ کو اس وقت سامنے آئی جب ریاستی خواتین کمیشن کی چیئرپرسن اچانک اسپتال پہنچیں۔ انتظامات کو درست کرنے کی عجلت میں کوشش کی گئی لیکن بدانتظامی ڈاکٹر ببیتا چوہان کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی۔ جس پر انہوں نے برہمی کا اظہار بھی کیا۔ خواتین کمیشن کی چیئرپرسن نے بھی اعتراف کیا کہ افراتفری کو چھپانے کے لیے میری توجہ ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ آپ کو بتادیں کہ یوپی اسٹیٹ ویمن کمیشن کی چیئرپرسن ڈاکٹر ببیتا سنگھ چوہان بدھ کو فیروزآباد کے دورے پر تھیں۔ جہاں انہوں نے شری چھدامی لال جین مندر میں جین برادری کی طرف سے منعقدہ پروگرام میں حصہ لیا۔ اس کے بعد انہوں نے میڈیکل کالج کے 100 بستروں پر مشتمل زچہ، بچہ ہسپتال کا اچانک معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران انہوں نے ہر وارڈ کا دورہ کیا اور ان کی حالت کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ انہوں نے آیوشمان سنٹر کا دورہ کر کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لیے آیوشمان کارڈ بنانے کی ہدایات بھی دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کا عوامی فلاحی پروگرام ہے اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ ببیتا چوہان نے اچانک معائنہ کے دوران کئی ڈاکٹروں کی غیر حاضری پر برہمی کا اظہار کیا اور چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سے یہ بھی کہا کہ اگر ڈاکٹر بروقت دستیاب نہیں ہوں گے تو مریضوں کا بروقت علاج کیسے ہوگا۔